جنسی بے راہ روی

اسباب و نتائج



مولانا قاضی محمد عبدالحیؒ قاسمی

(ایم اے، ایم فل، یونیورسٹی آف حیدرآباد)

ناشر: عروۃ الوثقیٰ فاؤنڈیشن، حیدرآباد

جنسی بے راہ روی

اس کتاب میں نئی نسل کی جنسی بے راہ روی، شہوت وخواہشات کی غلامی، فحاشی وعریانی، میڈیا کی گندگی، موبائل کے مضر اثرات، نگاہ وشرمگاہ کی حفاظت، زناکاری کی قباحت، لواطت اور خودلذتی کی مذمت، بے پردگی ومخلوط تعلیم کے مضر اثرات، جنسی بے راہ روی سے بچنے کی تدابیر ومشورے اور بھی بہت کچھ دلچسپ اور مستند مضامین کا مجموعہ شامل کیا گیا ہے۔

مولانا قاضی محمد عبدالحیٔ قاسمی

(ایم اے، ایم فل، یونیورسٹی آف حیدرآباد)

ناشر

عروۃ الوثقیٰ فاؤنڈیشن، حیدرآباد

طبع اول ۱۴۴۶ھ — ۲۰۲۵ء

کتاب	:	جنسی بے راہ روی، اسباب ونتائج
تالیف	:	مولانا قاضی محمد عبدالحئ قاسمی
صفحات	:	۱۷۶
کمپیوٹر کتابت	:	لُؤلُؤ گرافکس
طباعت	:	لُؤلُؤ پرنٹرس، مادنا پیٹ، حیدرآباد (فون:9848057810)
سن طباعت	:	رجب المرجب ۱۴۴۶ھ جنوری ۲۰۲۵ء
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
قیمت	:	۱۰۰/روپے

ناشر: عــروۃ الوثقیٰ فاؤنڈیشن حیدرآباد

12-1-925/11/4/A.6 قدیم ملے پلی، فیل خانہ، نزد مسجد مسکین شاہ حیدرآباد، تلنگانہ 500001

qazimohdabdulhai@gmail.com

ملنے کے پتے

عروۃ الوثقیٰ فاؤنڈیشن، آصف نگر، حیدرآباد، فون نمبر :9391359715

مولانا قاضی محمد عبدالحئ قاسمی، آصف نگر، حیدرآباد، فون نمبر :9441383281

فضل بک ڈپو، نزد مرکز ملے پلی، حیدرآباد، فون نمبر :9440039231

ہدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرس، پرانی حویلی، حیدرآباد، فون نمبر :040-66481637

دکن ٹریڈرس، مغلپورہ/چار مینار، حیدرآباد، فون نمبر :040-24521777

فہرست



کلمات تبریک

حضرت مولانا شاہ جمال الرحمن صاحب۔مفتاحی دامت برکاتہم

(صدر: دینی مدارس بورڈ تلنگانہ وآندھرا پردیش)

خواہشات نفسانی، مادہ پرستی، آزادفکری، مذہب بیزاری نے زندگی کی روش ہی کو بدل کرر کھ دی ہے، اس روش نے مفاسد، بگاڑ کو اس قدر عام کر دیا ہے کہ فکر مند علماء بے چین ہیں اور وہ تصنیفات وتالفات، مواعظ وخطبات، تعلیم وتربیت کے ذریعہ اصلاحی جدوجہد کر رہے ہیں، اسی سلسلہ کی ایک کڑی زیر نظر کتاب ہے، یہ کتاب اصلاح معاشرہ، تعمیر سیرت واخلاق سے متعلق بیش قیمت مضامین کا مجموعہ ہے، فحاشی عریانی اور جنسی بے راہ روی جیسے حساس موضوع پر مولانا قاضی محمد عبدالحئ صاحب نے قابل قدر کتاب مرتب فرمائی ہے، جنسی بے راہ روی اور ان کے نقصانات اور بچنے کی تدابیر پر مشتمل یہ کتاب آج کی اہم ترین ضرورت ہے، بندہ متعدد مقامات سے چیدہ چیدہ دیکھا اور پڑھا بہت مفید پایا ضرورت ہے کہ اس کو عام کیا جائے تا کہ لوگ دنیوی وآخروی نقصانات سے محفوظ رہ سکیں، مولانا کی قبل ازیں چند مفید کتابیں شائع ہوئی ہیں، لوگوں نے استفادہ بھی کیا ہے۔ بندہ مولانا کی اس محنت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ مولانا کی صحت وزندگی میں برکتیں نصیب فرمائے اور اللہ تعالیٰ موصوف کی اس محنت وکاوش کو قبول فرمائے، اور بندوں کے لئے ہدایتکا ذریعہ بنائے۔آمین

۹ر جمادی الاول ۱۴۴۶ھ
محمد جمال الرحمن مفتاحی

۱۱ر نومبر ۲۰۲۴ء

ابتدائیہ

بے شک سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد مطلب کرتے ہیں اور اس سے ہم معافی کے طلبگار رہیں۔ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اپنے نفس کی شرارتوں سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے۔ جسے اللہ سیدھی راہ کی ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ جس نے ہمیں دین فطرت پر پیدا فرما کر تمام عالم پر فضیلت اور برتری بخشی۔

اسلام میں بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی بڑی تاکید آئی ہے جب تک یہ کام ہوتا رہے گا امت اصلاح پر رہے گی، اس کام کو چھوڑ دینا بگاڑ اور فساد کا باعث بنے گا، اگر لوگ برائیوں سے نہیں روکیں گے، حدیث میں آتا ہے کہ انہی برائیوں میں وہ مبتلا ہو جاتا ہے۔

معارف القرآن سورہ آل عمران، آیت نمبر ۱۰۵ کے ضمن میں حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں کہ جس طرح اسلام میں اچھی باتوں کی تلقین کا حکم ہے اسی طرح برائیوں سے روکنے کا عمل ایک مستقل فریضہ ہے، ایک حدیث میں ہے کہ جب لوگ منکرات میں پھنس جائیں اور کوئی روکنے والا نہ ہو تو عام عذاب آنے کا اندیشہ ہے۔آج اس فرضیت کی غفلت کی وجہ سے ہم اپنی آنکھوں سے اپنی اولاد کو اپنے گھروں کو غلط راستے پر جاتے

ہوئے دیکھ رہے ہیں ۔نوجوانوں میں جنسی لذت کا شوق فطرت سلیمہ کی حد پار کرتا جارہا ہے۔فحاشی کے عفریت نے انسان کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔لوگ سر عام گناہ کا ارتکاب کر رہے ہیں اور یہ رجحان دن بہ دن بڑھتا جارہا ہے۔مغربی معاشرہ کی وہ تمام لعنتیں رفتہ رفتہ تباہ کن رفتار سے سرائیت کررہی ہیں، بے حیائی،شہوت پرستی اور جنسی بے راہ روی کے فتنہ کی آبیاری ہورہی ہے،نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو حیا سوز فلمیں، ٹی وی سیریلس دکھادکھا کر اخلاق وشرافت کو داغدار کیا جارہا ہے ۔اس کے علاوہ مزید بہت ساری برائیاں رائج ہوگئی ہیں جنھیں ہم معمولی سمجھ رہے ہیں جبکہ وہ انتہائی خطرناک اور مہلک ہیں لیکن افسوس کہ ان کی قباحت کا تصور بھی ختم ہوتا جارہا ہے۔دیندار گھرانوں میں بھی اس کا احساس روز بروز گھٹ رہا ہے۔ ایک گھر میں جانے کا اتفاق ہوا وہاں ٹی وی چل رہا تھا،ٹی وی پر لمبا وقفہ تھا، مسلسل اشتہار چل رہے تھے اور آدھی ننگی لڑکیاں مسلسل دکھائی جارہی تھیں اور گھرانہ مکمل باپردہ نمازی تھا۔

بلاشبہ حالات تشویشناک ہیں۔ ہوس پرستی کے ایسے ایسے مناظر دکھائے جاتے ہیں کہ اللہ کی پناہ، جنسی بے راہ روی کے دروازے کھل گئے ہیں ،شہوت پرستی کا رجحان روز بروز قوت اختیار کررہا ہے ۔ ماں باپ کی کمزور پکڑ کی وجہ سے لڑکے اور لڑکیاں ہوٹلوں میں، پارکوں میں غلط حرکتیں کرتے ہوئے پکڑے جارہے ہیں۔فحاشی اور عریانیت کا بازار گرم ہے۔خواہشات کی پیروی کی جارہی ہے،نتیجہ میں نوجوان روحانی ،جسمانی اور اخلاقی طور پر تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں ۔ نیک لوگوں کی صحبت کے بجائے ٹی وی موبائل پر وقت گزر رہا ہے۔

بچے اور بچیاں قرآن وحدیث کی تعلیم چھوڑ کر صرف اسکولوں، کالجوں اور کوچنگ سنٹرس کا رخ کررہے ہیں۔نوجوان جوڑے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر یا کمر اور کاندھے پر ہاتھ رکھ کر دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کچھ وقت گزار کر، جوس پی کر،

ہوٹلوں میں کھانا کھا کر ایک دوسرے کو سب کچھ سونپ دیتے ہیں اور غلط حرکتیں کرتے ہوئے پکڑے جارہے ہیں۔ بے حیائی کو پرموٹ کیا جارہا ہے۔

ہم پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ فحاشی اور عریانی کے خلاف نوجوانوں میں شعور پیدا کریں۔ اگر ہم پورے معاشرے کو درست نہیں کر سکتے تو کم از کم ہمیں اپنے بچوں کی نگرانی کرنی ہوگی۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جنسی بے راہ روی، مردوزون کی مساوات اور آزادی نسواں کی دین ہے۔

دوسری طرف میڈیا عورت کو ماں، بہن، بیٹی کے روپ میں نہیں جنسی شہوت کو پورا کرنے والے آلہ کے طور پر پیش کرتا ہے ایسے اشتہار، ایسی فلمیں اور ایسے پوز دکھائے جاتے ہیں کہ دیکھنے والوں کی جنسی بھوک میں اور اضافہ ہوجاتا ہے۔ موبائل فون ان کے ہاتھ میں ہے ایک بٹن دبانے سے سب کچھ ان کے سامنے آجاتا ہے۔ اس طریقے سے آج ذہنی فکری حملے ہورہے ہیں۔ آپ موبائل میں کچھ پڑھنا بھی چاہیں تو فوراً ایک ننگی عورت سامنے آکر کھڑی ہوجاتی ہے۔ میڈیا کے ذریعہ نوجوانوں میں گندگی ڈالی جارہی ہے جس کو دیکھ کر موجودہ نسل ان سب چیزوں سے واقف ہے جن چیزوں کو ان کے والدین، دادا، دادی، نانا، نانی واقف ہیں۔ اس کے نتیجہ میں جرائم اور ریپ کے کیس بڑھ رہے ہیں، بچوں کے ساتھ زیادتی ہورہی ہے حتیٰ کہ قبروں میں نعشوں کی عزت بھی محفوظ نہیں ہے۔

موجودہ دور میں جنسی بے راہ روی اور فحاشی نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ یوروپ میں بن بیاہی ماؤں کی کثرت، طلاقوں کی بھرمار، جنسی امراض، بالخصوص ایڈس جیسی وبائیں پھیل رہی ہیں۔ طبی ماہرین ایک طویل عرصہ سے ایڈز کو جنسی بے راہ روی کا شاخسانہ قرار دیتے آرہے ہیں جو انسانیت کیلئے ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔ قرآن واحادیث میں فحاشی کو سختی کے ساتھ روکا گیا اور کہا کہ جب تم علانیہ فحاشی پر اتر آؤ گے تو پھر اللہ

تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے ایسی ایسی بیماریوں کا نزول ہوگا جس کے نام بھی تم نہیں جانتے اور علاج بھی نہیں جانتے، لہذا ان برے اعمال کے خوفناک اسباب ونتائج سے معاشرہ کو آگاہ کیا جائے ۔ یہ دور جس سے ہم گزر رہے ہیں اسے ماڈرن اورترقی یافتہ خیال کیا جاتا ہے۔ درحقیقت یہ آزمائشوں کا دور ہے۔ آج ہمارے گھروں میں دینی ماحول نہیں رہا۔ بچوں کو برباد ہونے سے بچانا والدین کی ذمہ داری ہے ۔ خصوصاً اس دور میں جہاں ٹکنالوجی کا عروج ہے، فیس بک، یوٹیوب پر ننگی لڑکیاں اعلانیہ سیکس کی جانب راغب کررہی ہیں۔

دورحاضر کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے نوجوانوں کی جنسی بے راہ روی سے متعلق ایک مضمون لکھنے جارہا تھا بظاہر کوئی ایسی نئی تخلیق کی کوشش نہیں تھی بلکہ چند معروف کتابوں سے موضوع کے مطابق قرآنی آیات واحادیث واقوال بزرگان کو نقل کردیا گیا ہے۔ یہ چند ٹوٹی پھوٹی باتیں تھیں امید ہے کہ شاید دنیا میں میری اس تحریر سے کسی ایک مسلمان کی زندگی بدل جائے، کیا پتہ کسی کے لیے یہ تحریر مفید ثابت ہوجائے اور گناہوں سے بچنے کا ذریعہ بنے تو میرا مقصد پورا ہوجائے کہ کوئی گمراہی کے راستے پر جانے سے رک جائے نہ بھی رکے تو سوچ میں ضرور پڑ جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے، دورحاضر کے نفسانی وشیطانی حملوں سے بچا کر عصمت وعزت سے بھرپور زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین وایمان کو تباہ کرنے والے فتنوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین

قاضی محمد عبدالحئی قاسمی
(ایم اے، ایم فل یونیورسٹی آف حیدرآباد)

یکم رجب المرجب ۱۴۴۶ھ
جنوری ۲۰۲۵ء

فرمانِ الٰہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا
فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝۳۰
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ
فُرُوْجَهُنَّ

آپ اہلِ ایمان مردوں سے فرما دیجئے کہ اپنی نگاہیں پست رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے، اللہ ان کے اعمال سے پوری طرح باخبر ہیں۔ آپ مومن عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔



فرمان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع انفسہ ھواھا وتمنی علی اللہ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

ترجمہ: عقلمند شخص وہ ہے جو اپنے آپ کو پہچان لے (تواضع اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرے) اور موت کے بعد کی زندگی کے لیے عمل کرے (تقویٰ کا توشہ اپنے ساتھ لے لے) اور احمق بیوقوف شخص وہ ہے جو نفسانی خواہشات کے پیچھے لگے (شہوت اور لذات میں زندگی برباد کرے) اور اللہ تعالیٰ سے (بے محل) امیدیں باندھے (گناہ کرتا رہے اور کہے اللہ غفور الرحیم ہے)



نہ عشق با ادب رہا، نہ حسن میں حیا رہی
ہوس کی دھوم دھام ہے، نگر نگر گلی گلی

(مولانا عامر عثمانی مرحوم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موجودہ دور کی جنسی بے راہ روی لمحہ فکر

آج ہر طرح کی برائیوں کا بڑھتا ہوا سیلاب ہے اس دور کو دور جاہلیت کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کیونکہ کوئی ایسی برائی معاشرہ میں نہیں ہے جو آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے پائی جاتی تھی وہی قتل و غارت گری، بے حیائی، بے پردگی، عریانی، فحاشی، شراب نوشی کا اُمڈتا ہوا سیلاب ہے۔ آج نہ ماں کی عزت ہے نہ بہن کی نہ بیوی کی پھر سے دور جاہلیت فروغ پا رہا ہے۔ جنسی ضرورت کے لیے شادی کے بجائے جانوروں کی طرح اپنی ہوس مٹانا، مردوں کی ذہنیت کو ناجائز پیار و محبت سے معمور کیا جا رہا ہے۔ ایسا ماحول بن چکا ہے کہ ایک مرد و عورت کا شہوت کو کنٹرول کرنا محال ہوتا جا رہا ہے لیوان ریلیشن میں رہنے والی خواتین کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اب یہ بڑے شہروں کا معاملہ نہیں رہا چھوٹے موٹے گاؤں میں بھی ایسے واقعات پیش آ رہے ہیں، روزانہ کتنی عورتوں کے ساتھ جنسی زیادتی ہو رہی ہے، کتنی ہی عورتیں اغوا ہوتی ہیں، ہزاروں ناجائز اولاد جنم لیتے ہیں، نابالغ لڑکیاں زنا سے حاملہ ہو رہی ہیں، بغیر نکاح کے ایک مرد اور خاتون جنسی تعلق بنائیں اور کہیں پر بھی رہیں ایسا ماحول بنایا جا رہا ہے۔ مغربی تہذیب و ثقافت کو اہمیت دی جا رہی ہے۔ قوم کے نوجوانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد لغویات اور فضولیات میں وقت گزار رہی ہے۔ نوجوانوں کے ہاتھوں میں قرآن کے بجائے کرکٹ اور موبائل تھما دیا گیا، وہ اپنا قیمتی وقت اور قیمتی جوانی لہو و لعب، فحاشی اور بے حیائی میں گزار رہے ہیں، سگریٹ نوشی، شراب نوشی، افیم، گانجہ، چرس، گٹکھا ایک فیشن بن گیا ہے۔ زبان پر ماں بہن کے جنسی اعضاء پر مشتمل

گالیاں، عاشقی کرنا ،لڑکیوں کو چھیڑنا ،جنسی زیادتی کرنا، موبائل اور لیپ ٹاپ میں فحش اور بے حیائی کے مناظر دیکھ دیکھ کر خواتین زنا بالجبر اور وہ بھی اپنے ہی دوستوں یا رشتہ داروں کی ہوس کا شکار ہو رہے ہیں۔

اخبارات میں جنسی جرائم کی خبریں شائع ہونا روز کا معمول بنتا جا رہا ہے۔ کچھ سرخیاں یوں تھیں ''ہاسٹل میں لڑکیوں کے ساتھ فحش حرکت کرنے والا پرنسپل گرفتار، نابالغ طالبہ نے ہاسٹل میں دیا بچے کو جنم، ہاسٹل وارڈن نے معصوم کے ساتھ کیا جنسی استحصال، زنا بالجبر کے بعد ان کے قتل کی وارداتیں اب عام بات ہو گئی ہیں۔

یونیسیف سروے رپورٹ میں انکشاف ہوا کہ دنیا بھر میں سالانہ ۱۸ سال سے کم عمر ۷۳ کروڑ سے زائد لڑکیوں کی عزت و عصمت مردوں کی بے قابو شہوت کی نذر ہو جاتی ہے۔ آج کا مرد جنسی بے راہ روی میں پتھر کے زمانے والے غیر مہذب انسان سے ہزار گنا گیا گزرا ہے۔ اگر اسے عصر حاضر کی عورت کا سب سے بڑا دشمن کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کیونکہ آدمی آوارہ کتوں سے زیادہ شہوت پرست اور خنزیر سے زیادہ بے حیا و بے مروت واقع ہوا ہے۔ ان بے ضمیر مردوں کی بدکاریوں اور بے حیائیوں کے پیچھے عموماً ان کی نشہ بازی ،عیاشی ،دولت کی ریل پیل، الحادی سوچ، وقت پر شادی بیاہ نہ کرنا، برہنہ فلموں اور ٹی وی شوز وغیرہ زیادہ تر کارفرما ہوتے ہیں۔

دوسری وجہ اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور کوچنگ مراکز میں لڑکے اور لڑکیوں کا اختلاط، تیسری وجہ والدین کی اپنے بچوں کی نقل و حرکت پر عدم توجہی، شراب اور ڈرگس کی بآسانی حصولیابی ان چیزوں سے نہ صرف جنسی استحصال میں اضافہ ہوا ہے بلکہ معاشرتی اور تہذیبی روایات کو بھی زبردست نقصان پہنچا ہے۔ معاشرہ بگڑتا جا رہا ہے، شریفوں کے لیے رہائش کے قابل نہیں۔ جرائم پیشہ لوگوں کی بہتات ہے۔ والدین کو اس کی فکر ہی نہیں کہ ان کی

اولاد کے شب وروز کیسے گزر رہے ہیں محلہ میں، گھروں کے باہر بیٹھے نوجوان گپیں ہانکتے ،گانے سنتے ،فحش ویڈیوز دیکھتے اورآنے جانے والی خواتین کوتاڑتے ہوئے نظرآتے ہیں۔

اس کی وجہ سے گزرنے والی طالبات اورخواتین کوکس قدرتکلیف اور پریشانی کا سامنا ہوتا ہوگا اوراگرہم ایسے نوجوانوں کونظرانداز کرتے رہیں گےتو ان کی مزیدحوصلہ افزائی ہوگی۔

کلکتہ میڈیکل کالج اور ہاسپٹل کے ایک جونیئر ڈاکٹر کے زنا بالجبر اور بہیمانہ قتل کئے جانے کی حیوانیت نے پوری انسانیت کوشرمسار کیا ہے۔ اتراکھنڈ کی ایک نرس کی اجتماعی آبروریزی کی گئی اور بڑی اذیت ناک طور سے اسے موت کے گھاٹ اتاردیا گیا۔ ایک گاؤں میں گھر کے باہراپنی ماں کے ساتھ سوئی ہوئی ایک نابالغ بچی کوگاؤں کے ہی چند غنڈے زبردستی اٹھاکرلے گئے اوراجتماعی عصمت ریزی کے بعدموت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ مدھیہ پردیش کے ایک شہراجین میں ایک عورت کی سرراہ آبروریزی کی گئی اورلوگ چھپ چھپاکراس وحشیانہ عمل کی ویڈیو بناتے رہے، کسی نے بھی اس غنڈے کوروکنے کی کوشش نہیں کی۔ انسانیت کس درجہ گرگئی ہے ایمبولینس میں اپنے شوہرکودواخانہ منتقل کرنے کے دوران ایمبولینس ویان کا ڈرائیوراوراس کا ساتھی اس کی بیوی کے ساتھ زیادتی کرتے رہے ،عورت کے شورمچانے پر بدمعاش مریض وعورت کوایمبولینس سے نیچے ڈھکیل کرراہ فراراختیارکرتے ہیں توکہیں زنا بالجبر کے مرتکبین کوجیل سے رہائی کے بعد پھول کے ہاروں سے سواگت کیاجاتاہے۔

جنسی استحصال کے مرتکبین کوو ہی سزادی جائے جواسلامی قانون کے تحت سنگسار یاموت، اگرایسا ہوتا ہےتو ایسے ہولناک جرائم کرنے والوں میں خوف ودہشت فطری طور پر پیداہوگا ،فطری طور پرایسے سانحات میں کمی آئےگی۔

نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کے مطابق ہندوستان میں عصمت دری کے روزانہ تقریباً ۹۰/واقعات ہوتے ہیں لیکن صرف گیارہ فیصد معاملات ہی کی رپورٹ درج ہوتی ہے۔ بعض مرتبہ متاثرین اپنی مصلحتوں سے اس معاملہ کو پولیس میں لے جانا پسند نہیں کرتے۔

انسانیت جہاں زنا بالجبر پر کراہ اٹھتی ہے وہیں اسے زنا بالرضا پر بھی بے چین ہونا چاہئے۔ سماج میں زنا بالرضا کو مکمل تائید حاصل ہے۔ خواتین کی عصمتیں ان کی اپنی رضا مندی کے ذریعہ بھی تارتار ہورہی ہیں۔ زمانے جاہلیت میں بھی عورت عزت واحترام سے محروم تھی۔ عورت سے لونڈیوں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا تھا۔ مرد اپنی منکوحہ بیوی سے کہتا تو پاکی حاصل کرنے کے بعد فلاں مرد کے پاس چلی جا جب تک حمل نہ ٹھہرے اتنی مدت شوہر اپنی بیوی سے علیحدہ رہتا، اعلانیہ بدکاری عام تھی جوا اور قمار بازی میں عورتوں کی بازی لگادیتے۔ اسلام نے ان تمام قبیح رسوم کا قلع قمع کردیا جو عورت کے وقار کے منافی تھیں۔ اس وقت پوری دنیا اس بات پر محنت کررہی ہے دور جاہلیت میں جتنی برائیاں تھیں وہ پھر سے معاشرہ میں پیدا ہوجائیں۔ اسلام کا پیدا کیا ہوا انقلاب پھر سے سرد پڑ جائے۔ خواتین کو اس راہ پر لے جایا جارہا ہے کہ ان کا نہ کوئی مقام رہے اور نہ عزت، دور جاہلیت میں عورتوں کو کام پر بھیجا جاتا تھا۔ مرد عورتوں کی کمائی پر گزارہ کرتے تھے۔ آج پھر وہی دور لوٹ آرہا ہے کہ عورت ملازمت کرکے گھر کے اخراجات پورے کررہی ہے۔ دور جاہلیت میں جہالت کے ساتھ ساتھ بے حیائی شباب پر بھی، آج پھر سے اس بے حیائی کو زندہ کیا جارہا ہے۔ کل تک معزز گھرانوں میں ایک دوسرے سے پردہ کیا جاتا تھا آج ان گھرانوں کے اندر بھی حیا کی چادر اتر آ گئی ہے۔

کہتے ہیں کہ فیشن وقت کا تقاضہ ہے نوجوانوں کو عیش وعشرت کا عادی بنایا جارہا ہے۔ میڈیا کے ذریعہ فحاشی، عریانی اور بے دینی کو عام کیا جارہا ہے۔ موسیقی، رقص وسرور کو روح کی غذا بتایا جارہا ہے الغرض تعلیم کے نام پر بے دینی، تہذیب کے نام پر بے حیائی اور میڈیا کے

نام پر عریانیت پھیلائی جارہی ہے۔

مسلمانوں کی تباہی اور معاشرہ کی بربادی کے چند بنیادی وجوہات یہ بھی ہیں، نمازوں کا جان بوجھ کر چھوڑنا، قرآن وسنت کے خلاف زندگی گزارنا، سود کھانا، نشہ کرنا، موبائل میں گندی گندی فلمیں اور سیریل دیکھنا، بائک پر گھومنا، ہوٹلوں میں کھانا ، آن لائن کھانا منگوانا، غیر ضروری شاپنگ کرنا، خوب پیسے اڑانا، لڑکیوں کو مخلوط اسکولس کالجس کی تعلیم دے کر بے حیا اور بے دین بنانا، نوجوانوں کا پڑھائی پر کم اور عشق بازی میں زیادہ ٹائم دینا، کرکٹ، فٹبال اور موبائل گیمس میں زیادہ اوقات برباد کرنا، شادی بیاہ میں بیجا رسومات ،حد سے زیادہ فضول خرچی کرنا، معاشرہ میں خیر کے کاموں کے مقابلہ میں شر اور برائی کے کام تیزی سے بڑھ رہے ہیں جس پر ہمیں دکھ اور افسوس بھی نہیں ہوتا۔ ایک مومن ہونے کے ناطے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ہم پر بڑی ذمہ داری ہے۔ ہم اپنی ذمہ داری محسوس کریں اور معاشرہ کو تباہی سے بچائیں۔

آج مسلم معاشرہ کی جو صورت حال ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے، نوجوان طبقہ بے حیائی اور فحاشی کا شکار ہے، آزادی کے نام پر ناجائز تعلقات فروغ پارہے ہیں، آج عزت وآبرو خطرہ میں ہے ماڈرن ازم کے نام پر جو چاہے کرے، جو چاہے دیکھے، ان گنت شیطانی طاقتیں مسلم نوجوانوں کو اخلاقی اعتبار سے بالکل کھوکھلا کرنے کی کوشش ہورہی ہیں، نئی نسل ایسے ماحول میں پرورش پارہی ہے جو غیر دیندارانہ، ملحدانہ ہے، والدین کے اندر غلط باتوں پر بچوں کو ٹوکنے کا رواج بھی ختم ہوگیا ہے۔

○○

دورحاضر کا نوجوان اور شہوت

دورحاضر میں نوجوانوں کے سینکڑوں مسائل ہیں جن میں شہوت پرستی ایک بہت بڑا پیچیدہ مسئلہ ہے ۔ اس عمر میں خواہشات نفسانی کا دباؤ اور طرح طرح کی امنگیں ابھرنی شروع ہوجاتی ہیں، نوجوانوں کے لیے یہ زمانہ نہایت ہی خطرناک اوراہم موڑ ہوتا ہے ۔ خصوصاً اس دور میں جبکہ ٹکنالوجی عروج پر ہوتی ہے، تنہائی کے گناہ بہت بڑھ گئے ہیں ۔ ٹی وی، موبائل، کمپیوٹر، لیاپ ٹاپ جیسے محرکات عام ہو گئے ہیں ۔ بے حیائی، عریانی، فحاشی انتہا کو پہنچ چکی ہے ۔ جن نوجوانوں کو اپنے مستقبل کے بارے میں سوچنا چاہئے تھا وہ آج فحش فلمیں پھیلانے کے بارے میں سوچ رہے ہیں ۔ ایک رپورٹ کے مطابق ۳۵ر فیصد ننگی فلمیں دیکھنے والے ٹین ایج ہیں ۔ اکثر عشقیہ میسج اور میل شہوت سے متعلق ہوتی ہیں ۔ نوجوان حرام ریلیشن میں اپنی قیمتی جوانی تباہ کررہے ہیں ۔ گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈس کے ساتھ کلبوں اور پارکوں میں وقت گزار رہے ہیں ۔ آزادی کے نام پر ناجائز تعلقات فروغ پارہے ہیں ۔ ایک مرد عورت کا شہوت کو کنٹرول کرنا محال ہوتا جارہا ہے ۔ نوجوان ہرقسم کے قیود سے آزاد ہوکر بے لگام زندگی گزارنا چاہتے ہیں ۔ تہذیب وتمدن کے اصول وضوابط سے بغاوت عام ہوگئی ہے ۔ شادی کے بندھن میں بندھے بغیر اپنی مرضی سے لڑکا اور لڑکی ایک چھت کے نیچے زندگی گزار رہے ہیں ۔ باہمی رضامندی سے کوئی بھی مرد عورت کسی بھی طرح کا تعلق قائم کرسکتے ہیں ۔ مسلمان لڑکیاں دیگر مذاہب کے لڑکوں کے ساتھ دوستی اور عاشقی میں گرفتار ہو کر ارتداد کا شکار ہورہی ہیں ۔ شہوت کو کنٹرول کرنا محال ہوتا جارہا ہے ۔ اخباری رپورٹ کے مطابق ایک کافی بار اوراسپا سنٹر پر جب پولیس نے چھاپہ مارا جس میں پچاس لڑکیاں پکڑی

گئیں جن میں چوالیس (۴۴) مسلم لڑکیاں تھیں، دوسری طرف نوجوانوں کی بے روزگاری، غربت، افلاس فقر وفاقہ بھی انسان کو جرائم اور غلط راستے پر جانے کی راہ ہموار کر رہا ہے۔ لڑائی جھگڑا، مار دھاڑ، ماں بہن کے حوالے سے بے معنی گالیاں دینا بھی ایک فیشن بن گیا ہے۔ایک سے بڑھ کر ایک چنندہ گالی آناً فاناً برآمد ہونے لگتی ہے۔اس فیشن میں بعض خاندانی سفید پوش حضرات، اعلیٰ تعلیم یافتہ عہدیدار بھی شامل ہیں جب ایک مرتبہ بے ہودہ گفتگو کی عادت پڑ جائے تو پھر جنسیات پر گفتگو کرنا عادت ثانیہ بن جاتی ہے۔

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دنیا کی ہر چیز رو بہ تنزل ہے سوائے شر کے، کہ اس میں برابر اضافہ و ترقی ہوتی رہے گی۔(مسند احمد) آج کے اس پر آشوب دور میں نئی نسل کی حفاظت ایک بہت بڑا چیلنج بنا ہوا ہے اور یہ سب سے مشکل کام ہے۔

آج دنیا میں بے حیائی اور بے شرمی کا ایک طوفان برپا ہے،نوجوانوں کو شرم وحیا کے ماحول سے نکال کر بے حیائی کا سبق پڑھایا جا رہا ہے۔فحش مناظر دیکھ دیکھ کر نوجوان نسل جنسی بے راہ روی کی دنیا میں کھوتی جا رہی ہے۔نوجوان بے حیا اور بے شرم ہوتے جا رہے ہیں۔ لڑکیوں کو چھیڑنا اور ان کا پیچھا کرنا اور زبردستی اپنی ہوس کو مٹانے کی کوشش کرنا ایک عام بات ہوتی جا رہی ہے۔نوجوان نسل جنسی بے راہ روی کی لعنت میں گرفتار ہو کر اپنی قیمتی جانیں گنوا رہے ہیں۔آدھے سے زیادہ قتل کے واقعات صرف ناجائز تعلقات کے باعث پیش آ رہے ہیں۔عاشق مزاج، آوارہ بھولی بھالی لڑکیوں کو بہلا پھسلا کر اپنی ہوس کا شکار بنا رہے ہیں۔آزادی کے نام پر جنسی بے راہ روی فروغ پا رہی ہے اس میں نوجوان نسل ہی نہیں بلکہ کم عمر نابالغ بچے بھی شامل ہیں۔بڑی عمر کے مرد حضرات بھی اس میدان میں پیچھے نہیں ہیں۔ وہ بھی چوری چھپے غیر عورتوں سے جنسی تعلق قائم کر رہے ہیں۔ہم گہری نیند سو رہے ہیں۔

ہمارے بچوں کے جنسی جذبات بھڑکائے جارہے ہیں، بے پردگی، بے حیائی، گھرگھر ٹی وی ،انٹرنیٹ جس میں مردوعورت کے پوشیدہ اعضاء کے مناظر،مخرب اخلاق وجنسی جذبات ابھارنے والی فحش فلمیں اور ذہنوں کو پراگندہ کرنے والے شہوانی خیالات مسلط ہورہے ہیں۔اپنی خواہشات پر قابو پانا آج کسی بھی نوجوان کے لیے سب سے مشکل کام ہے۔

مسلم معاشرہ کا المیہ یہ ہے کہ آج مغربی تہذیب وثقافت کو اہمیت دی جارہی ہے۔ مغربی تقلید وشہوت پرستی نے مسلم نوجوانوں کو اس قدر کمزور کردیا ہے کہ اعمال وافعال کے اعتبار سے مسلم اور غیر مسلم میں تمیز کرنا دشوار ہوتا جارہا ہے۔

خواتین کا چست اور تنگ لباس، دواخانوں،شاپنگ مال اوردکانوں پر مسکراتی لڑکیاں ہونٹوں پرلپ اسٹک، بیوٹی پارلر،اجنبی مرد کا دوسری عورت کوشہوت کی نظر سے دیکھنا،جنسی شہوت کی باتیں کرنا، ایک دوسرے کا بوسہ لینا، ہروقت شیطانی،شہوانی خیالات میں گم رہنا، بے حیائی اور بے پردگی اس دور کا عظیم فتنہ ہے جس نے انسان کوشہوت اور ہوس کا دیوانہ بنادیا ہے۔مسلم نوجوانوں کا دین سے دوری اورسوشیل میڈیا کا آزادانہ استعمال باعث تشویش ہے ۔میڈیا خواتین اورنوجوانوں کو بے حیائی کے مناظر دکھادکھا کر کہا جارہا ہے کہ غیر محرموں سے تعلقات بڑھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔آج نہ صرف مرد جنسی بے راہ روی پر چل پڑے ہیں بلکہ عورتوں کو بھی آزادخیالی کی طرف دعوت دی جارہی ہے۔پوری نسل کو یہ پیغام دیا جارہا ہے کہ اس فحش اور گھٹیا دنیا کی طرف آؤ تو اس میں پیسہ ملے گا،شہرت ملے گی، آپ کوراتوں رات اسٹار بنادیا جائے گا۔پورا معاشرہ جنسی پاکیزگی اوراخلاقی قدروں سے دور ہوتا جارہا ہے۔آج مسلم معاشرہ کا تانا بانا بکھر گیا نہ وہ آن ہے نہ شان، بچوں کی کرتوتوں سے ہمارا سر جھک رہا ہے ۔ایک زمانہ تھا مسلم نوجوان عزت وآبرو کے محافظ تھے، پاکیزہ کرداراوراخلاق میں اپنی مثال آپ تھے۔اس کی سب سے بڑی وجہ ہمارے گھروں میں

دینی ماحول نہیں رہا جہاں بچے واقعی مثالی انسان بن سکیں۔ باعزت گھرانے کی لڑکیاں بھی عشق ومحبت کے راستہ پرچل کرلومیرج تک پہنچ رہی ہیں۔ ماں باپ کو چاہئے کہ بچوں کے جوان ہوتے ہی ان کی خوب دیکھ بھال کریں، غلط قسم کے دوستوں اورساتھیوں سے دوررکھنے کی کوشش کریں، جوانی اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن جوانی کا بھی حساب ہوگا۔

قرآن کریم نے حضرت یوسفؑ کا کردار پیش کرکے یہ پیغام دیا ہے کہ ہرنوجوان کو اپنا دامن پاکیزہ رکھنا اوراپنی عصمت کا تحفظ کرنا فرض ہے۔ قرآن کریم میں بڑی صراحت کے ساتھ یہ قصہ نقل کیا گیا ہے کہ عزیز مصر کی بیوی حضرت یوسفؑ سے ناجائز تعلقات قائم کرنے پرمصرتھی، مگر یوسفؑ اللہ کی مدد سے اس گناہ سے دور بھاگے، ان پرترغیب نسوانی وشہوانی کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ آج شہوت کے معاملہ میں جوحال مردوں کا ہے کم وبیش وہی حال عورتوں کا ہے۔ آج جس نوجوان کو دیکھواس کے اعصاب پرعورت سوار ہے۔ دلوں میں شہوت کی آگ ہے۔ اگرعورت گزررہی ہوتو مردحضرات اسے تب تک گھورتے رہیں گے جب تک کہ وہ آنکھوں سے اوجھل نہ ہوجائے۔ نئی نسل کو یہ احساس ہی نہیں کہ بدنظری بھی کوئی گناہ کی چیز ہے۔ بدنگاہی اورشہوانیت سے لت پت اس ماحول میں جنسی بے راہ روی عام ہوتی جارہی ہے۔ تعلیم کے نام پر ملازمت کے نام پر، بے روزگاری کے نام پر، اپنے پیروں پہ آپ کھڑے ہونے کے نام پر، مردوزن کا اختلاط جس کے نتیجہ میں آبرو کی بربادی ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، ہرشخص شریف نہیں ہوتا خودکو برباد ہونے سے بچائیں۔

○○

آزاد شہوت رانی کے مضر اثرات

امتوں کے زوال کا بنیادی سبب اخلاقی بے راہ روی اور جنسی آوارگی ہوتا ہے۔ تاریخ اٹھا کر دیکھئے یونانیوں کا زوال، رومیوں کا سقوط اور موجودہ تہذیب کا کھوکھلا پن ان سب کے پس پردہ جنسی بے راہ روی کا طوفان بلاخیز کارفرما ہے۔ اہل یونان پر شہوت پرستی کا غلبہ اس قدر شدید تھا کہ ان کے یہاں زنا اور فحاشی کو قابل فخر سمجھا جاتا تھا اور وہ قوم لوط کے عمل کی بناء پر قہر الٰہی کا شکار ہو گئے اہل روم کا حال بھی یونانیوں سے کچھ کم نہ تھا جہاں مرد و عورت کی تمیز ہی ختم کر دی گئی اسی طرح ظہور اسلام سے پہلے بھی سماج جنسی بے راہ روی اور بے حیائی کے دلدل میں پھنسا ہوا تھا، اس دور کا عظیم فتنہ عریانیت بے حیائی، فحاشی ہے جس نے انسان کو شہوت اور ہوس کا دیوانہ بنا دیا ہے۔ کچھ خواتین لیبرل اور اوپن مائنڈ کا سہارا لے کر خود کو غیر مردوں کے لیے نمائش کا ذریعہ بن گئی ہیں، نکاح کے بغیر آزاد شہوت رانی کو فروغ دیا جا رہا ہے، یوروپی ممالک میں آزاد شہوت رانی کی وجہ سے تباہ ہو رہے ہیں وہاں نہ کوئی بیٹی ہے، نہ بہن، نہ ماں نہ بیوی، لڑکی کو بغیر نکاح کے ساتھ رہنے اور بچہ پیدا کرنے کی تو اجازت ہے اس کو کسی بھی قسم کی سزا کا حقدار نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس کے اس عمل کا تحفظ کیا جاتا ہے۔ ٹین ایج کے دوران محبت میں گرفتار ہو کر جسمانی تعلق استوار کرنے والی لڑکی کو مانع حمل کی دوائیں مفت دی جاتی ہیں یا پھر ان تعلقات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ان ناجائز بچوں سے نجات کی کوشش شروع ہو جاتی ہے۔ یہ خوفناک رجحان دنیا بھر میں بڑھتا جا رہا ہے۔ یوروپی معاشرہ کی طرح دیگر مقامات پر بھی جنسی بے راہ روی اور شہوت پرستی کا عمل تیزی سے جاری

ہے۔لاکھوں لڑکیاں محبت کے نام پر مردوں کی ہوس کا شکار ہو گئیں۔ان کی پورن ویڈیو بنائی گئیں۔بعد میں ان پورن ویڈیو کے ذریعہ بلیک میل کیا گیا۔بار بار ہوس پوری کی، پیسے لیے اور دوستوں کی بھی ہوس پوری کروائی۔ان حالات کے پیش نظر کتنی ہی لڑکیوں نے خودکشی کی کوشش کی۔افسوس کے ہر دن ایسے کیس ہونے کے باوجود بھی لڑکیوں کو ہوش نہیں آتا جو مسلسل اپنی عزت نیلام کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔

ایک جملے کے آسرے پر کہ میرے والا ایسا نہیں ہے اور جب سب کچھ لٹا بیٹھتی ہیں تو سمجھ میں آتا ہے کہ میرا والا بھی ویسا ہی گھٹیا ہے۔اس دنیا کی سب سے خطرناک ایجاد عارضی تعلقات ہیں۔لوگ دوسرے کے دلوں میں محبت پیدا کر کے اور ہمیشہ کے وعدے کر کے الگ ہو جاتے ہیں۔تنہا انسان کی زندگی میں خلل ڈال کر اسے دوبارہ تنہا کر دینا بہت اذیت ناک ہے، اگر آپ کسی کو بھی اچھا سمجھ کر دوستی یا محبت کر رہی ہیں تو یہ آپ کی ذمہ داری ہے، مرد کے مقابلہ میں عورت کی ذمہ داری زیادہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو بچائے رکھے، کیونکہ کچھ لوگ جیسے نظر آتے ہیں ویسے نہیں ہوتے، جس کی وجہ سے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

آج لڑکیوں کا سب سے بڑا جہاد اپنی خواہشات پر قابو پانا ہے مگر آج نوجوانوں کے لیے یہ سب سے مشکل کام ہے مسلمان بچے اور بچیوں کی ایک تعداد ایسی ہے جو سوشل میڈیا پر دوستی قائم کر کے آنکھ لڑا کر شادی کے لیے تیار ہو رہی ہیں، آزادی کے نام پر ناجائز تعلقات فروغ پا رہے ہیں، آپس میں ایسا ماحول بن چکا ہے کہ ایک مرد وعورت کا شہوت کو کنٹرول کرنا محال ہوتا جا رہا ہے۔ ۱۳۔۱۴ سال کی عمر میں جنسیات کی طرف راغب کیا جا رہا ہے۔اس کم عمر میں جذبات کو آگ لگا دی گئی ہے۔اگر مرد وعورت آپس میں رضامندی سے جنسی تسکین کرنا چاہیں تو ان پر کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔اسلام اور اس کی تعلیمات میں اجنبی مرد وعورت کے درمیان دوستی کا کوئی تصور نہیں ہے۔شادی سے پہلے محبت کی اسلام میں کوئی

حیثیت نہیں ہے۔ شادی کے بعد جتنا چاہے محبت کرو، میاں بیوی کا رشتہ ہی ہے محبت کے لیے، آج کمسن طلبہ و طالبات کے درمیان گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ کی ملعون روایت کو روشن خیالی اور مہذب ہونے کی علامت سمجھا جا رہا ہے۔ لبرل ازم اور روشن خیالی کی اس دنیا میں گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ کا مطلب آزاد شہوت رانی ہے، جب چاہے جہاں چاہے جنسی ہوس پوری کرنے میں کوئی حرج نہیں، اسلام میں میاں بیوی کے علاوہ اجنبی عورت و مرد کے درمیان جنسی تعلق زنا کہلاتا ہے۔ زنا عظیم گناہ اور بدترین جرم ہے، مگر افسوس کہ آج شادی شدہ غیر مرد اور عورت کے ناجائز تعلقات کو زنا کے زمرے سے ہٹا دیا گیا۔

یہ یورپ وامریکہ میں ہوتا ہے سنتے آئے تھے مگر آج ہندوستان میں ایسے واقعات پیش آ رہے ہیں کیا وجہ ہے کہ شادی شدہ ہونے کے باوجود دوسروں کی بیوی اپنی بیوی سے اچھی لگتی ہے، شوہر کسی دوسرے کی بیوی کے ساتھ اور بیوی کسی دوسرے کے شوہر کے ساتھ ایسے سیکڑوں واقعات سننے اور پڑھنے کو ملتے ہیں، آئی ایس این ایس کی ایک سروے رپورٹ میں انکشاف ہوا ہے کہ ۵۳ فیصد مردوں کی بہ نسبت ۴۳ فیصد شادی شدہ خواتین غیر مردوں سے ناجائز تعلقات رکھتی ہیں، ۲۶ ر فیصد مردوں نے ۴۰ فیصد سے زائد شادی شدہ خواتین سے جنسی تعلقات قائم کرنے کا اعتراف کیا ہے۔ (ماخوذ روزنامہ منصف ۲۷ ر فروری ۲۰۲۰ء)

چند سالوں پہلے تک بھارت میں ایک عورت اس لئے ستی ہوجاتی تھی تاکہ ایک مرد کی صورت دیکھنے کے بعد دوسرے مرد کی صورت دیکھنا نہ پڑے پھر کیوں آج ایسے باحیا سماج کو شادی شدہ غیر مرد وعورت کے ناجائز تعلقات کو زنا کے زمرے سے ہٹا دیا گیا۔

○○

جوانی کی حفاظت کیجئے

زندگی کی بہترین عمر جوانی کی عمر ہوتی ہے ۔ انسان اسی میں سنورتا بھی ہے اور بگڑتا بھی ہے۔ انسانی زندگی کے مختلف مدارج جیسے شیرخوارگی ،بچپن ،لڑکپن پھر جوانی کا مرحلہ آتا ہے۔آخر میں انسان بڑھاپے کی طرف مائل ہوجاتا ہے۔ان تمام ادوار میں جوانی کا دور بڑا نازک ہوتا ہے۔بھوک اور پیاس کے مانند شہوت کا جنسی تقاضہ محسوس ہوتا ہے۔اسی لیے حدیث میں آیا کہ جب بچے باشعور اور سمجھدار ہوجائیں (جس کی عمر سات سے دس سال ہے) ان کو نماز کا حکم کیجئے اور الگ الگ بستر پر سونے کی عادت ڈالنی چاہئے ، وہ بہن بھائی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ کہیں وہ جنسی بے راہ روی کا شکار نہ ہوجائیں۔ اگر بچہ جوانی کی ابتداء ہی میں بگاڑ کی راہ پر چل پڑا تو مستقبل کی پوری زندگی برباد ہوجائے گی۔ جوانی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کی قدر ان نوجوانوں سے پوچھو جو اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی تباہ کر چکے ہیں۔حدیث میں آتا ہے کہ ہرروز ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اے جوانو اپنی جوانی ضائع نہ کرو ورنہ پچھتاؤ گے۔

آج کا نوجوان مغربی تہذیب کے زیراثر اپنی حقیقت بھول گیا ہے۔خواہش نفس کے ہاتھوں مجبور ہوکر شہوت پرستی اور جنسی بے راہ روی کا شکار ہے۔نوجوان پڑھائی پر کم عشق ومحبت پر زیادہ ٹائم دے رہے ہیں۔نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو مخلوط ماحول میں تعلیم دے کر بے دین بنایا جارہاہے۔موبائل میں گندے فوٹوز اور ویڈیوز نوجوانوں کے حواس میں شدید ہیجان پیدا کررہے ہیں جس کے نتیجے میں نوجوان جنسی بے راہ روی کے طوفان میں پھنس

رہے ہیں۔

امتوں کے زوال کا بنیادی سبب نوجوانوں کا اخلاقی بے راہ روی اور جنسی آوارگی ہوتا ہے۔نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو شرم وحیا کے ماحول سے نکال کر جنسی آزادی اور بے حیائی کا سبق پڑھایا جارہا ہے۔یعنی جنسی بے راہ روی عام ہے۔آج ہمارے نوجوانوں کے لیے اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنا اور پاک دامنی والی زندگی گزارنا ایک بہت بڑا مجاہدہ بن گیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ قدرت نے محبت وعشق کا مادہ انسان کی فطرت میں ودیعت کر رکھا ہے۔اس کے ضمن میں خواہشات نفسانی کا دباؤ اس کے ساتھ لگا ہوا ہے۔اخلاق سوز ماحول میں وہ دن رات رہتا ہے۔مخرب اخلاق تصاویر وجنسی جذبات ابھارنے والے مناظر جن میں عورت مرد کے جنسی محبت کا پرچار کیا جاتا ہے ایسے ماحول میں نوجوانوں کا اپنے آپ کو کنٹرول کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ یہ دنیا یہ انسانی زندگی بے شمار لذتوں سے معمور ہے مگر مومن ان لذتوں سے لطف اندوز ہونے میں آزاد نہیں ہے۔ایمان کے بعد لازم ہے کہ مسلمان اپنی پوری زندگی میں ان پابندیوں کو اپنے اوپر لازم کرلے جو اللہ ورسولؐ نے ان پر عائد کی ہیں۔ مومن دنیا میں بے لگام زندگی بسر نہیں کرتا جو بھی شرعی حدود سے ہٹ کر شہوت پوری کرنے کی کوشش کرے گا وہ خدا کے قہر اور عذاب کا موجب بنے گا۔

اس وقت نوجوانوں کو رہنمائی کی ضرورت ہے۔اگر درست رہنمائی اور تربیت نہ کی جائے تو بے راہ رویوں میں مبتلا ہوکر گناہوں کا خوگر ہوجاتا ہے۔آج کل معاشرے کے بدلتے رجحانات کے باعث اکثر والدین اپنے بچوں کو مغرب زدہ ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ مشرقی اور مغربی اقدار اپنی الگ الگ پہچان رکھتی ہیں اس سے نوجوان طبقہ اتنا متاثر ہوا کہ وہ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔ روزانہ اخبارات میں نوجوان نسل کی اخلاقی بے راہ روی کی خبریں سامنے آرہی ہیں جن کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے

ہوجاتے ہیں، ہمارے وطن عزیز میں سزا و جزا کا ایسا ناقص انتظام ہے کہ جس کی بدولت برائیاں بڑھتی جارہی ہیں۔ عام جاہل لوگوں کے ساتھ ساتھ پڑھا لکھا طبقہ بھی برائی کی طرف تیزی سے گامزن ہے۔ اسکول کا پرنسپل آٹھویں جماعت کے طلبہ کو بلیک میل کرتا رہا اسی کرب میں بچی نے ایک خط لکھا جس میں تمام تر تفصیلات لکھیں اور پھر خودکشی کرلی۔ آج کا نوجوان عشق و محبت کے رنگ میں رنگا ہوا ہے۔ تربیت نہ ہونے کی وجہ سے نوجوان خواہشات کے پیچھے چل پڑا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کا نوجوان غیر تعلیم یافتہ نہیں ہے لیکن یہ بات بھی درست ہے کہ آج کا نوجوان تربیت یافتہ بھی نہیں ہے۔ عشق بازی، اسکول کالج مارکٹ، بازار، ٹرین، جہاز، بس اسٹیشن، ایئرپورٹ، شادی بیاہ کی تقاریب میں اجنبی عورتوں سے بے مہابہ اختلاط اور ان سے گھل مل جانا عموماً نوجوانوں میں پایا جارہا ہے جس سے پاؤں پھسلنے، بھٹکنے اور بگڑنے کے امکانات زیادہ پائے جاتے ہیں۔ بسا اوقات زندگی تباہی کے دہانے پر پہنچ جاتی ہے اور آخرت بھی برباد ہوجاتی ہے۔

مغربی لباس، مغربی زبان اور ان کے طور طریقے اختیار کرکے ہم فخر کررہے ہیں، مغرب ہمارے دل ودماغ پر چھا چکا ہے، ہر شعبہ زندگی میں ہم مغرب کے محتاج ہیں ہمارے نوجوانوں کو سگریٹ، شراب و کباب، شہوت انگیز تصاویر ہیجان خیز زنا کے مناظر دکھا دکھا کر ان کی مردانگی کی جڑ کاٹ دی ہے، تو پھر معاشرہ میں کوئی خالد، کوئی طارق، کوئی صلاح الدین، اور کوئی ٹیپو کیسے پیدا ہوگا۔

○○

نوجوانو اپنے آپ کو پہچانو

ہر قوم اور ہر معاشرہ کا سرمایہ اس کی جواں سال اور جواں ہمت نسل ہوا کرتی ہے کہا جاتا ہے کہ نوجوان کسی بھی قوم کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ قوموں کا مستقبل ان سے وابستہ ہوتا ہے۔ انقلابات انہیں کے دم سے آتے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ نوجوانی میں ہی اپنی قوم کے برے عقائد، بت پرستی اور بدکرداری کے خلاف علم بغاوت بلند کیا، اگرچہ ان کی حق گوئی کی سزا آگ میں ڈال کر دی گئی۔ حضرت اسماعیلؑ جو حضرت ابراہیمؑ کے فرزند تھے، حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے فرزند حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کر رہے ہیں۔ یہ اللہ کا حکم تھا حضرت اسماعیلؑ نوجوان تھے ان کے دل میں اطاعت الٰہی کا جذبہ موجزن تھا۔ انہوں نے خود حضرت ابراہیمؑ سے کہا "يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ (صافات ۱۰۲) ابا جان آپ حکم الٰہی کی تعمیل کیجئے، ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے۔ حضرت لوطؑ، حضرت ابراہیمؑ پر سب سے پہلے ایمان لائے اس وقت وہ نوجوان تھے۔ حضرت یوسفؑ نوجوانی میں مختلف مصائب سے گزرے، قید و بند کی زندگی گزاری بالآخر اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے انہیں سرفراز فرمایا۔ ملک کے خزانے ان کے سپرد کر دیئے گئے۔ سورہ کہف میں جن نوجوانوں کا ذکر ہے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پوری جوانی صبر و عزیمت کے کارناموں سے لبریز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نوجوانوں کی اخلاقی و روحانی تربیت پر اولین توجہ فرمائی تھی۔ حضرت

عبداللہ بن عباسؓ سے آپؐ نے فرمایا:

اے لڑکے اللہ کو یاد کرو، اللہ تم کو محفوظ رکھے گا۔ اللہ کے احکام کی پابندی کرو، وہ ہر وقت تمہارے مدد کرے گا۔ جب بھی مدد مانگنا ہو اللہ سے مانگو۔ اللہ کے سوا کوئی نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ (مسند احمد)

قرن اول کے نوجوان حضرت خالد بن ولیدؓ، حضرت علی ابن طالبؓ، حضرت مصعب بن عمیرؓ، حضرت اسامہ بن زیدؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ یہ وہ نوجوان صحابہ کرامؓ تھے جن کی قربانیوں سے اسلامی فتوحات وجود میں آئیں، فاتح سندھ محمد بن قاسم سترہ سال کی عمر میں سندھ فتح کیا تھا۔ تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہر دور میں نوجوانوں نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ رسول اللہؐ نے مکہ مکرمہ سے دعوت کا آغاز فرمایا تو جن خوش نصیب افراد نے اسلام کی دعوت کو گلے لگایا اس میں نوجوان ہی پیش پیش تھے۔

رسول کریمؐ اکثر نوجوانوں کو بہت اہم کام بھی سونپتے تھے۔ آپؐ نے مصعب بن عمیرؓ کو اسلام کا پہلا سفیر مقرر کر کے لوگوں کو قرآن پاک کی تعلیم دینے کے لیے مدینہ منورہ بھیجا۔ اسلامہ بن زیدؓ کو اٹھارہ سال کی عمر میں رومیوں سے لڑنے کے لیے لشکر کی قیادت سونپی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ قوم کی ترقی کا راز نوجوانوں کے حوصلہ پر مضمر ہے۔ لہٰذا مسلم نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ ہر طرح کی برائی اور بے راہ روی سے خود کو دور رکھیں۔ صحابہ کرامؓ اور اسلاف کے عمل و کردار کو اپنائیں، کسی بھی کٹھن اور مشکل حالت میں دامن اسلام ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ اسلام تمام انسانوں کو خاص طور پر نوجوانوں کو یہ پیغام دیتا ہے کہ وہ فسق و فجور سے دور رہیں۔ اللہ کی اطاعت کی طرف راغب ہوں، حدیث میں ہے کہ عبادت گزار نوجوان قیامت کے روز عرش الٰہی کے سایہ میں ہوگا، لہٰذا مسلم نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ ہر طرح کی برائی اور بے راہ روی کے اسباب سے خود کو دور رکھیں۔ مشکل سے مشکل حالات

میں بھی دامن اسلام ہاتھ سے نہ چھوٹے۔

افسوس کہ آج نوجون دین سے دور ہوتے جارہے ہیں۔ مسجدیں ویران ہیں، نائٹ کلب آباد ہیں، پارٹیاں ہورہی ہیں شراب پی جارہی ہے۔ جس کو قرآن نے حرام بتایا تھا اس کو کرتے ہوئے نیا جنریشن فخر محسوس کررہا ہے پھر بھی ہم کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں ہم کس طرح کے مسلمان ہیں، نماز سے دور دین سے دور قرآن سے دور تو پھر اللہ کے عذاب کو کون ٹال سکتا ہے۔

پہلے ہم اپنے بزرگوں سے علم سیکھتے تھے پھر یہ کام کتابوں نے لیا، آج کل یہ کام سوشیل نٹ ورک نے سنبھالا ہے اور آگے چل کر یہ کام مصنوعی ذہانت سنبھالے گی۔ ذرا تصور کیجئے روزانہ دس بارہ گھنٹے اسمارٹ فون پر گزارنے والا، نوجوان نسل کو اپنا من پسند اسلام سکھایا جائے گا، ایک نوخیز ذہن جو ابھی ابھی جوانی میں قدم رکھا ہے وہ کیسے اپنے آپ کو بچا پائے گا۔

آج پوری امت کی نظریں ملت کے نوجوانوں پر ہیں وہی دور حاضر کے روح رواں اور مستقبل کے معمار ہیں، جوانی کے قیمتی لمحات بہت انمول ہوتے ہیں۔ ہمہ وقت نفسانی اور شیطانی خواہشات کا غلبہ رہتا ہے ۔ یہ مرحلہ انسان کی زندگی کا آزمائشی مرحلہ ہوتا ہے اور خواہشات کی فراوانی ہوتی ہے ۔ ایسے وقت میں اگر نوجوانوں کی درست رہنمائی اور تربیت نہ کی جائے تو بے راہ روی اور برائیوں میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے اور جس قوم کی نئ نسل بگڑ جائے تو قوم کا سارا نظام بگڑ جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ اسلام سے دور ہوتے جارہے ہیں اور سوشیل میڈیا سے قریب ہوتے جارہے ہیں۔ نوجوان نسل کا زیادہ تر وقت سوشیل میڈیا اور فیس بک پر لگا ہوا ہے۔ وہ اردگرد لوگوں کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں کہ وہ کیا کررہے ہیں، کس کے ساتھ ہیں، سوشیل میڈیا ایک ایسا نشہ بن چکا ہے جس کے نہ

ملنے پرنوجوان ڈپریشن کا شکار ہوکراوراپنوں سے کٹ کرزندگی گزاررہے ہیں۔ یہ نشہ نوجوانوں کوتنہائی کا عادی بنارہاہےاورتنہائی مختلف برائیوں کی طرف راغب کررہی ہے۔ بے دینی، بداخلاقی ، بے حیائی ،آوارہ گردی ، جھوٹ ،فراڈ ،زنا ،چوری ، والدین کی نافرمانی جیسی معاشرتی بیماریوں میں مبتلا ہوکرتباہ وبرباد ہوچکی ہے جوسرمایہ ہمارے لیے سب سے قیمتی تھاوہی لٹ رہاہے ،برباد ہورہاہےاورہم سب بےبسی کا نشان بنے ہوئے ہیں، ہم کدھرجارہے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ کہیں قوم جاہلیت کی طرف رواں دواں تونہیں ہیں۔ خواہشات اورشہوات کی تسکین کے لیے رشتے ، ناطے کے حدود اورمعاشرہ اورسماج کی پابندیوں کا بھی لحاظ نہیں ،جنسی خواہشات کی تسکین کےجنون میں بھی وہ حد سےتجاوزکرجاتا ہے۔ بےحیائی کوفروغ دیا جارہاہے۔تعلقات اور رشتے مکدر ہورہے ہیں، رشتوں کی پاکیزگی ختم ہورہی ہے،نوجوانوں کوخواہشات کے پیچھے بھاگنےاورشہوانی خیالات وفکر سے دوررکھنے کے لیےشریعت نے یہ تعلیم دی ہے کہ معاشرہ کوان تمام مناظر سے پاک صاف رکھا جائے جوجنسی جذبات بھڑکانے والے، غلط خیالات پیدا کرنے و ابھارنے والے ہوں۔

اسلام جنسی جذبات کودبانے کا قائل نہیں ہےوہ جنسی جذبہ کونکاح کےذریعہ صحیح سمت عطا کرتا ہے، جب یہ جائز طریقہ سے پوری نہیں ہوتی توجنسی مریض بن کرنوجوان جہاں عورت یالڑکی ملی دبوچ لیا جاتا ہے، اسلام کی نظر میں نکاح کا اولین مقصدمردوعورت کی عصمت وعفت کی حفاظ ہے، جب خواہشات جائزطریقے سے پوری نہیں ہوگی توشیطان ناجائزطریقے پرلےجائےگا۔

○○

شہوات اور خواہشات انسانی فطرت

شہوت کا لفظ اشتہاء سے نکلا ہے اس کے معنی شریعت میں بہت وسیع ہیں۔ اپنی شرمگاہوں کا غلط استعمال یا مرد وعورت کے اختلاط کی آرزو ہی کو شہوت نہیں کہتے، ہر چیز کی الگ الگ شہوت ہے، یوں تو شہوت بھی ایک خداداد نعمت ہے اس نعمت سے نہ صرف انسان بلکہ حیوان بھی فائدہ اٹھاتے ہیں، شہوات ولذات انسانی فطرت کا تقاضہ ہے۔ انسان ان تقاضوں کو تھوڑی دیر تو روک سکتا ہے مگر ان کو پورا کیے بغیر آرام وسکون نہیں ملتا، جوانی کا وہ وقت جب انسان پر جنسی وابستگی کا گہرا اثر ہوتا ہے انسان کا نفس چاہتا ہے کہ کسی بھی طریقے سے اپنی شہوت کو پورا کیا جائے۔ بھوک و پیاس اور نیند کے مانند شہوانی ضرورت بھی انسانی فطرت کا حصہ ہے جو موت تک انسان کے ساتھ رہتا ہے۔ انسانی خواہشات میں سب سے زیادہ خواہش عورتوں کی خواہش ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ '' زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ '' (آل عمران ۱۴) اس آیت سے معلوم ہوا کہ مرد کی فطرت میں سب سے زیادہ شدید طلب عورت کے ساتھ شہوت پوری کرنے میں رکھی گئی ہے۔ اسی طرح جب انسانی بالغ ہوجائے تو اسے اپنے اندر شہوت کا جنسی تقاضہ محسوس ہوتا ہے۔ مرد وعورت کے درمیان جنسی کشش بیدار ہوجاتی ہے۔ طبیعت میں انتشار پیدا ہوتا ہے جی چاہتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح شہوت پوری کرنا چاہئے تو یہ بے تاب ہوجاتا ہے حد سے زیادہ شہوت و خواہشات کی طرف مائل ہوجاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت کے اوپر دو باتوں کا بڑا خوف ہے فرمایا ایک شرک میں مبتلا ہوجائیں گے دوسری چھپی ہوئی شہوت کا شکار ہوجائیں گے۔ چھپی ہوئی شہوت

کا مطلب یہ ہے کہ انسان اندر سے اپنی خواہش پوری کرنا چاہتا ہے۔ ہر وقت اس کی سوچ اسی خیال میں گزر جاتی ہے یعنی اس کے اندر شہوت کا خیال غالب رہتا ہے۔ اس کی طبیعت کے اندر ایک ہیجانی کیفیت طاری رہتی ہے، اگر اس کو لگام نہ دی جائے تو وہ برائی میں ڈوبتا چلا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جنسی جذبہ کو انسانوں کے لیے اتنا پرکشش بنایا کہ انسان اس کی خواہش میں زندگی کی مشکل ذمہ داریوں کو خوشی خوشی برداشت کرتا ہے۔ جنسی خواہشات بھی دیگر جبلتوں کی طرح ایک جبلت ہے۔ جیسے انسان کو بھوک لگتی ہے، کھانا کھاتا ہے اور کھانے سے پہلے یہ چیک کرتا ہے کہ یہ کھانا جانوروں کا تو نہیں تھا بھوک کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ہوٹل میں کسی اور کی آرڈر کی گئی پلیٹ پر ٹوٹ پڑیں، آپ اپنے ہی کیے ہوئے آرڈر کا انتظام کرتے ہیں بالکل اسی طرح جنسی خواہش بھی پورا کرنے کے لیے آپ اسی کے قریب ہوتے ہیں جس سے آپ کا نکاح ہوا ہے۔ جائز حدود کا خیال اسی کو کہتے ہیں۔ مختلف جگہوں سے اپنی شہوت پوری کرنا، یہ انسان کی شخصیت کی تباہی کا باعث ہے لہٰذا خواہشات کی پیروی سے بچنا بہت ضروری ہے کیونکہ خواہشات وشہوات کی تکمیل کا جنون بہت ساری برائیوں کو ساتھ لاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں خاندانی خلفشار، ہوس اور جنسی آگ بجھانے کے لئے ہر وقت تیار، شرط صرف صنف نازک کی رضامندی ہے، جب کہ عفت وعصمت انسان کا سب سے قیمتی جوہر ہے، لڑکیوں کو اس سے واقف کروانا ہوگا تاکہ وہ ہوس پرستوں کی نگاہ سے محفوظ رہیں۔

○○

اتباع خواہشات کی مذمت

نفس کی خواہشات میں سب سے زیادہ ہلاکت خیز جنسی خواہشات ہیں جو انسان کو گمراہی اور ہلاکت کی راہوں پر لے جاتی ہیں۔ خواہش نفس وہ قوت ہے جو انسان کو شر پر آمادہ کرتی ہے، وہی ہر گناہ کا باعث اور سرکشی کا سرچشمہ ثابت ہوتی ہے۔ تمام جرائم کے پس پردہ خواہش نفس کا عنصر کارفرما ہوتا ہے۔ ہم بھول جاتے ہیں کہ کلمہ پڑھنے کے بعد خواہشات کی قربانی دینی پڑتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''

وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ (سورۃ ص۔ آیت ۲۶)'' اور خواہش کی پیروی مت کرو ورنہ یہ تجھے اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی اور ایک جگہ قرآن میں خواہش پرست انسان کو اس کتے سے تشبیہ دی گئی ہے جس کی زبان ہر وقت لٹکتی رہتی ہے اور رال ٹپکتی رہتی ہے۔''

ایسے ہی نفس پرست انسان جب نفس کی خواہشوں کے قبضہ میں چلا جاتا ہے تو پھر کتے کی حالت کو پہنچے بغیر دم نہیں لیتا۔ شکم پرور اور شہوت پرست ہو جاتا ہے۔ ''وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ (سورہ اعراف ۱۷۶) جس نے اپنی خواہش کی پیروی کی اس کی مثال کتے کی طرح ہے۔ ایک اور جگہ یوں ارشاد ہوا کہ'' اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ (الجاثیہ ۲۳) کیا تم نے ایسے شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ سب سے بڑا بت آدمی کی خواہش نفس ہے بلکہ یہی اصلی بت ہے۔ خواہش نفس کو اپنا رہبر بنانے کے بعد انسان جانوروں کی سطح پر آ جاتا ہے۔ جانور سوچ

سمجھ کر کوئی کام نہیں کرتا صرف جبلی تقاضے کے مطابق کرتے ہیں۔ اگر انسان بھی سوچنے کی صلاحیت کو کام میں نہ لائے اور صرف خواہش نفس کے تحت چلنے لگے تو اس میں اور جانور میں کیا فرق باقی رہا۔(تذکرۃ القرآن صفحہ ۹۷۵)

جب انسان اپنے اوپر شہوت نفس حاوی ہونے دیا تو سمجھو وہ اشرف المخلوقات کے درجہ سے گر گیا۔ انسان کے دو بڑے دشمن ہیں پہلا دشمن شیطان، دوسرا خواہشات نفس وشہوات ہیں جو نفس اور شیطان کے مکر وفریب کے ضمن میں آتی ہیں اس میں وہی آدمی ملوث ہوتا ہے جو اپنے نفس پر قابو نہیں رکھ پاتا۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا دوزخ خواہشات نفسانی سے ڈھک دی گئی ہے''یعنی خواہشات انسانی کو روکنے کے لیے جو مشکلات سے گزرتا ہے وہ دوزخ سے نجات پاتا ہے''(بخاری)

نوجوانو بیدار ہو جاؤ اپنے نفس کو قابو میں رکھو، خواہشات کے پیچھے مت بھاگو، نفس کی غلامی چھوڑ دو، نفس کی خواہشات انسان کو جہنم کی طرف لے جاتی ہیں۔

مثنوی مولانا روم کے چند اشعار کا مفہوم جس میں مولانا روم خواہش نفس کو شیطانی دوست بتلا کر اس سے ہر وقت خبر دار اور ہوشیار رہنے کی تلقین کی ہے۔ فرماتے ہیں'' تمام بتوں کی اصل نفس کا بت ہے، دیگر بت اگر سانپ کی طرح ہیں تو نفس اژدھے کی مانند ہے۔ بت توڑنا آسان ہے مگر نفس کے بت کو توڑنے کو آسان سمجھنا جہالت ہے۔ نفس کا بت توڑنا آسان نہیں البتہ اس کو زیر کرنا ہی کامیابی ہے۔ نفس کو زیر کرنا آسان نہیں یہ باطن کا شیر ہے جو خرگوش کے قبضہ میں نہیں آسکتا۔ اسی لیے رسول اللہؐ نے فرمایا نفس کی خواہش کے مطابق نہیں بلکہ اس کے خلاف چلو۔ نفس گناہوں کو شکر جیسی میٹھی بنا کر پیش کرتا ہے، اس شکر کے اندر معاصی کا زہر پوشیدہ ہوتا ہے۔ اگر تجھے گناہوں کی شکر پیش کرے تو تو اس کو زہر سمجھ، اپنے نفس کو خیر میں مصروف رکھ نہیں تو یہ تمہیں شر میں مصروف کر دے گا۔ خبر دار نفس کے پیچھے

ہرگز نہ چلو کیونکہ وہ کوے کی طرح ہے جو باغ کی طرف نہیں بلکہ قبرستان کی طرف لے جاتا ہے ۔جس طرح کوے کی پسندیدہ غذا غلاظت اور مردار چیز ہوتی ہے اسی طرح نفس بھی گناہوں کومحبوب رکھتا ہے۔تمہیں گناہوں میں مبتلا کر کے ہلاک کر دے گا۔نفس کا ہر حال پرکشش دکھائی دیتا ہے مگراصل میں اس کے اندر خسارہ ہی خسارہ ہے ۔ اس کی ہر چال میں کوئی نہ کوئی دھوکہ چھپا رہتا ہے، نفس اگرمہربانی ظاہر کرے تو اس کے پیچھے قہراور عذاب الٰہی مخفی ہے ۔نفس فرعون صفت ہوتا ہے اس کو اپنے قابو میں رکھنا چاہئے ۔ایک حدیث میں ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے عقل مند آدمی وہ ہے جو اپنے آپ کو پہچان لے اور موت کے بعد کی زندگی کے لیے عمل کرے اور احمق و بے وقوف شخص وہ ہے جو نفسانی خواہشات کے پیچھے لگے۔شہوات ولذات میں زندگی برباد کرے اور اللہ تعالیٰ سے امیدیں باندھے (ترمذی ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہؐ نے تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنی خواہشات کو میرے لائے ہوئے احکام کے تابع نہ کرے (درمنشور)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے بڑے خطرہ کی چیز جس کے بارے میں تمہارے لیے ڈرتا ہوں وہ تمہارے پیٹ اور شرمگاہ کی گمراہ خواہشات ہیں اور اتباع نفس کی گمراہیاں ہیں (مجمع الزوائد مسند احمد)

نتیجہ یہ کہ اگر خواہش نفس سے اتفاق کیا تو دائمی رسوائی اور عذاب الٰہی میں پھنسے گا۔

○○

تکمیل خواہش کا جائزہ طریقہ

جنسی خواہش اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی فطرت میں ودیعت فرمائی ہے۔ اس فطری تقاضے سے ہر انسان بلوغیت کو پہنچنے کے بعد اس کی شدید خواہش رکھتا ہے کہ اس کا کوئی ہمسفر، رازداں اور خلوت وجلوت کا ساتھی ہو جس سے وہ جسمانی، روحانی سکون حاصل کر سکے۔ یہ ایک انسانی فطرت ہے جسے کبھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انسانی فطرت کے اس تقاضہ کو جائز طریقہ سے پورا کرنے کے لیے شریعت نے نکاح کا نظام رکھا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ بھوک اور پیاس کے بعد شہوت، انسان کی تیسری اہم ضرورت ہے۔

قرآن مجید میں نکاح کا حکم دیا گیا۔ ''فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ (النساء۔ ۳) عورتوں میں جو تمہیں بھلی لگتی ہوں ان سے نکاح کرو، نکاح کے ذریعہ مرد وعورت آپس میں ملاپ کر کے شہوت کا بہترین علاج کر سکتے ہیں۔ طبیعت میں عجیب طرح کا انتشار واضطراب تھا میاں بیوی کے ملاپ کے بعد وہ نشہ ختم ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ ''وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا (سورۃ روم ۲۱) اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ پیدا کیا ہے تمہارے نفسوں میں سے تمہارے جوڑے تا کہ تم ان سے سکون حاصل کرو، مرد وعورت ایک دوسرے کے لیے عطیہ خداوندی ہیں۔ شوہر اور بیوی کا رشتہ نہایت ہی اہم ہوتا ہے۔ جسمانی اور نفسانی سکون دونوں حاصل کر سکتا ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں اور یہ محبت زندگی کے آخری سانس تک قائم رہتی ہے۔ مغربی مفکرین کا خیال ہے کہ یہ محبت جنسی کشش کی وجہ سے ہوتی ہے لیکن یہ غلط ہے۔ یہ محبت اس وقت بھی باقی رہتی ہے جب میاں بیوی کی آپس

میں جنسی کشش باقی نہیں رہتی بلکہ بڑھاپے میں ایک دوسرے کا خیال بڑھ جاتا ہے۔اسلام جنسی جذبہ کو دبانے کا قائل نہیں ہے بلکہ وہ نکاح کے ذریعہ صحیح سمت عطا کرتا ہے۔جنسی خواہش کی تکمیل ہرانسان کی فطری خواہش ہےاس سے بڑا پیغمبر، بڑے بزرگ اور ولی بھی مستثنٰی نہیں ہیں۔قرآن نے یوں ارشاد فرمایا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً (رعد۔۳۸) ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور ہم نے ان کو بیوی بچوں والا بنایا اور ایک جگہ ارشاد ربانی ہے'' وَاللهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً (سورۃ النحل ۷۲)اللہ نے تمہارے لیےتم میں سے ہی تمہاری بیویاں پیدا کیں اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لیے بیٹے اور پوتے پیدا کیے۔

شہوت کی مصیبت سے نجات پانے کے لیے نکاح کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔ آج صحیح وقت پر نکاح نہ ہونے کی وجہ سے نوجوانوں کا شہوت کو کنٹرول کرنا محال ہوتا جارہا ہے۔اس مصیبت میں نوجوان نسل ہی نہیں کم عمر نابالغ بچے بھی شامل ہیں۔ ہر طرف شہوت کی آگ لگی ہوئی ہے۔اگر صرف شہوت رانی کو مقصود بنایا جائے گا اور کسی ذمہ داری کے بغیر موج ومستی کی اجازت دی جائے گی تو انسان اور جانور میں کوئی فرق نہ رہے گا۔مغربی تصور کے مطابق صنف نازک استعمال کرو اور پھینک دو کا مصداق بن جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے مرد وعورت کے درمیان فطری طور پر کشش رکھی ہے اس کشش کے تقاضوں کو لگام دینا بہت سارے فتنہ وفساد کا سبب ہے۔لہٰذا معتدل راستہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فطری تقاضوں کا رخ پاکیزہ نکاح کی طرف موڑ دیا جائے اور تجربہ سے یہ بات صادق آتی ہے کہ نکاح عفت اور پاک دامنی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور انسان کی اہم ترین فطری ضرورت بھی ہے۔

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نکاح کرلیا اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا۔ اب وہ آدھے باقی ماندہ دین میں اپنے پروردگار سے ڈرتا رہے (مشکواۃ۔ ۲۶۸،۲) نکاح کو نصف دین قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ گناہوں کا زیادہ تر صدور انسان کے منہ اور شرمگاہ سے ہوتا ہے اگر وہ نکاح کر کے شرمگاہوں کو گناہوں سے بچالے تو گویا اس نے معاصی کے آدھے راستے کو بند کردیا بشرطیکہ بیوی نیک اور دیندار ہو۔

اسلام نے جنسی خواہش کی تکمیل کو نکاح کا پابند بنایا ہے اس سے ہٹ کر کسی طرح کا تعلق رکھنے کو حرام قرار دیا ہے۔ مردوں اور عورتوں دونوں پر سخت پابندی عائد کی ہے کہ نکاح کے علاوہ کسی طرح کا جنسی تعلق نہ رکھیں۔ جوان ہوتی اولاد کو شریعت سکھائیں، انہیں بتائیں کہ ان کے پاس حلال آپشنز نکاح کی صورت میں موجود ہیں تو پھر جذبات کو حرام تعلقات میں ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ انہیں بتائیں کہ حرام حلال کی لذت کو ختم کردیتا ہے۔ اسلام کی نظر میں نکاح کا اولین مقصد مرد وعورت کی عصمت وعفت کی حفاظت ہے۔ یعنی مرد وعورت جنسی خواہش کی تکمیل کا جائز راستہ چھوڑ کر غلط راستہ اختیار کرنے کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔

نکاح عورت کے مقام کو بلند کرتا ہے، نکاح کے ذریعہ ایک عورت ماں، بیٹی، بہو اور بیوی بن جاتی ہے، ساس بن جاتی ہے، اور یہی عورت نکاح کے بغیر کسی سے تعلق قائم کرتی ہے، تو طوائف اور فاحشہ بن جاتی ہے، کتنا فرق ہے نکاح اور بغیر نکاح میں۔

○○

شہوت پر قابو پانے کا نبوی نسخہ

شہوت پر قابو پانے کا ایک نبوی نسخہ ہے کہ کبھی کبھی نفس کو بھوک کی سزا بھی دینی چاہئے۔اس سے شہوت ٹوٹ جاتی ہے اس لیے کہ جب بندے کا شکم سیر ہو جاتا ہے تو سب اعضاء شہوت کے بھوکے ہو جاتے ہیں پھر بندے کا اپنا نفس اپنے قابو میں نہیں رہتا، نظریں قابو میں نہیں رہتیں، جنسی بے راہ روی کا شکار ہو جانے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم کچھ نوجوان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے جنہوں نے شادیاں نہیں کی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو شادی کرنے کی طاقت رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ ضرور نکاح کرے اس لیے کہ شادی کرنا نظر کو جھکانے اور شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے اور جو شادی کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اس پر لازم ہے کہ وہ کثرت سے روزے رکھے۔ یہ روزے رکھنا اس کی شہوت کو توڑے گا (بخاری مسلم) حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیچھا کرتی ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص کسی (اجنبی) عورت کو دیکھ لے اور وہ اس کو ہیجان میں ڈال دے تو وہ شخص اپنی بیوی کے پاس چلا جائے (اور اس سے جماع کرے) کیونکہ یہ طریقہ اس کے نفس میں موجود (شہوت) کو ٹھنڈا کر دے گا۔(مسلم ابوداؤد ترمذی)

امام غزالیؒ نے لکھا کہ نکاح کے مقاصد اور فوائد میں ایک تو بقائے نسل ہے تو دوسری طرف شرمگاہ اور نگاہ کی حفاظت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بے حیائی، عریانی، فحاشی اور شرمگاہ کی حفاظت کے حوالے سے مومن مرد اور مومن عورتوں کو خاص طور پر الگ الگ

احکامات صادر فرمائے ہیں، مرد و عورت کو نگاہ اور شرمگاہ کی حفاظت کی سختی سے ہدایت دی کہ مرد و عورت کے اندر شہوت کی آگ بھڑکی ہوئی نہ ہو، انسان تو ہوں مگر بھیڑیے اور جانور نہ بن سکیں۔ جو معاشرہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ اصول وفطرت سے انحراف کرنے کی کوشش کرے گا وہ نہ صرف خود کو ہلاکت میں ڈالے گا بلکہ وہ سارے انسانی معاشرے کے لیے ایک ناسور بن جائے گا نبی کریمؐ نے ان کے ساتھ سختی کا برتاؤ کیا اور یہ واضح فرمادیا کہ جو شخص میری سنت کو ٹھکرا کر اپنے وضع کردہ اصولوں کی پابندی کرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نکاح میری سنت ہے، بس جو کوئی میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں (ابن ماجہ کتاب النکاح)

یعنی آپ کے لائے ہوئے دین اسلام سے کوئی تعلق اور رشتہ نہیں، نکاح کے ذریعہ چونکہ عصمت وعزت کی حفاظت ہوتی ہے اس لئے اس کی ترغیب دی گئی، خاص طور پر قدرت رکھنے والے نوجوانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کر لینے کی تاکید فرمائی اور جو مالی حیثیت سے اتنا کمزور ہو کہ بیوی کے نان ونفقہ کی ذمہ داری پوری نہ کر سکے تو انہیں استطاعت تک روزہ رکھنے کی تاکید کی گئی تا کہ غلبہ شہوت انہیں گناہ پر آمادہ نہ کر سکے، بعض صحابہ کرام نکاح کی استطاعت نہ ہونے کے سبب گناہ سے بچنے کے لئے، یا پھر عبادت کے شوق میں تجرد کی زندگی بسر کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (خصی) کر لینے یعنی جنسی خواہشات کو یکسر ختم کر لینے کی اجازت چاہی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہرگز اس کی اجازت نہ دی۔ (بخاری کتاب النکاح)

○○

لیٹ میریج اور جنسی بے راہ روی

جنسی بے راہ روی کا ایک بڑا سبب لیٹ میریج، نکاح میں تاخیر ہے، زنا اور فحاشی کے پھیلنے کی ایک وجہ بھی یہی ہے۔ سولہ سال میں لڑکے کو ضرورت پڑتی ہے بیوی کی اور عورت کو ضرورت پڑتی ہے شوہر کی۔ وہ بول نہیں سکتے ہیں، آج بارہ تیرہ سال کی عمر میں بچیاں بالغ ہورہی ہیں اور ۳۰۔۳۵ سال تک نکاح نہیں ہورہا ہے۔ دیر تک شادی کرنے کا رواج عام ہوتا جارہا ہے۔ آج کے اس دور میں بے حیائی اور بدکاری کا ہر دروزہ کھلا ہوا ہے جس کے نتیجے میں فطرت کی آوارگی مرد وزون کا اختلاط زوروں پر ہے۔ بلاوجہ شادی میں تاخیر کرنے سے بالآخر لڑکا یا لڑکی جنسی بے راہ روی کا شکار ہوکر کسی نہ کسی طریقے سے اپنی شہوت کی پیاس بجھاتے رہتے ہیں، آبروریزی کی کثرت، حرام اور ناجائز اولاد اور حمل گرانے کے واقعات بڑھ رہے ہیں۔ زنا جیسے کبیرہ گناہ سے بچنا مشکل ہوتا ہے اگر ہم نے آسان شادیوں کا بندوبست نہ کیا تو پھر بیٹے ریپ کے مجرم بنتے رہیں گے۔ گھروں میں بیٹیوں کے لیے رشتوں کے بجائے دوستی کے پیغام آتے رہیں گے۔ بیٹیاں ڈیٹ پر جایا کریں گی، لڑکے شادیوں کے بجائے گرل فرینڈ رکھا کریں گے، جب گینگ ریپ ہورہے ہوں یہاں تک کہ چار پانچ سال کی بچیوں کو تک نہ بخشا جارہا ہو، جب پارکوں، ہوٹلوں، کلبوں اور قبرستانوں میں زنا ہورہا ہوتو سمجھ جاؤ کہ اس وقت انسان کی سب سے بڑی ضرورت شادی کی ہے، ماں باپ جلدی شادی نہیں کرتے پھر وہی بچے بھاگ کر شادی کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔

ایک لڑکی نے کہا میری عمر ۲۸ سال ہے۔ میرے ماں باپ شادی نہیں کررہے تھے میں خود ایک قدم اٹھائی اور بھاگ کر شادی کر لی، اگر میں نہ کرلیتی تو بہتر تھا کیا؟

وقت پر نکاح اولاد کا حق ہے اس میں تاخیر والدین کو گناہگار کرتی ہے۔ ایک حدیث

کا مفہوم ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جس شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا اور وہ نکاح کی عمر کو پہنچ گیا اور اس کی شادی نہ کی پس اس دوران لڑکا گناہ میں ملوث ہو گیا تو اس گناہ میں دونوں باپ بیٹا شریک ہوں گے (مشکواۃ)

بروقت شادی نہ کرنے یا بلاوجہ شادی میں تاخیر کرنے کا نتیجہ زنا کاری اور جنسی بے راہ روی کی شکل میں سامنے آرہا ہے، آج کل بے پردگی کا ماحول ہے، ٹی وی موبائل ہے اب تو گناہوں سے بچنا بہت مشکل ہے۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ جس معاشرہ میں شادی کرنا مشکل ہوتا ہے تو وہاں زنا کی شرح میں روز بروز اضافہ ہوگا اس لیے کہ جانور بغیر نکاح کے رہ سکتے ہیں مگر انسان نہیں رہ سکتا یہی وجہ ہے کہ آج نوجوانوں میں آپسی رضامندی سے جنسی تعلقات کو جائز سمجھنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق ملک میں ۳۵ سال سے بڑی ایک کروڑ لڑکیاں شادی کے منتظر ہیں۔ ایک کروڑ سے زائد کنواریاں بغیر نکاح کے زنا بالجبر یا غیروں کے ساتھ بھاگنے یا رحم اور پستانوں کی بیماری میں مبتلا ہیں یا پھر شادی کے انتظار میں پاکباز لڑکیاں بوڑھی ہو رہی ہیں۔ ماں باپ تعلیم کے نام پر تیس تیس سال گھر میں بٹھا رہے ہیں ویل سیٹلڈ رشتہ ڈھونڈنے کے چکر میں بچوں کی جوانی برباد کر رہے ہیں، نکاح نہ کر کے زنا کا راستہ کھول رہے ہیں، آج کے دور میں زنا بہت آسان ہو گیا ہے، پندر سال کا بچہ بھی اپنے ہی گھر میں آسانی سے زنا کے ویڈیو دیکھ رہا ہے۔ آپ خود سوچئے پندرہ سال کی عمر میں زنا کی مناظر دیکھنے والا پچیس تیس سال تک کیا اپنے آپ کو کنٹرول کر سکتا ہے۔ گویا ماں باپ اپنے پاکباز اور مومن بیٹے کو زانی بننے کیلئے مجبور کر رہے ہیں عمریں بیت جا رہی ہیں تب کہیں جا کر ان کا نکاح ہو رہا ہے۔ ماں باپ احتیاط سے گھر آباد کرنے کی چکر میں اپنی بیٹی کو اپنے ہی گھر میں برباد کر رہے ہیں۔ ماں باپ تعلیم اور اچھا رشتہ کے نام پر تیس تیس سال گھر میں نہ بٹھائیں۔ نکاح کا راستہ بند کر کے زنا کا راستہ نہ کھولیں۔ ○○

لیٹ میریج کا بڑھتا ہوا خطرناک رجحان

آج پندرہ بیس سال پہلے معاشرہ کے رجحان کے مطابق پچیس سال کی عمر سے پہلے لڑکی کی شادی کردی جاتی تھی پھر دس سال پہلے تک یہ صورتحال تھی کہ تیس سال کی عمر سے پہلے پہلے لڑکی کی شادی بروقت قرار دیے جانے لگی اور اب اکثر گھروں میں لڑکیوں کی عمریں تیس سے چالیس سال کے درمیان ہوچکی ہے لیکن رشتہ ندارد۔ یہ رشتہ میں دیری کا رجحان جنسی بے راہ روی کی شکل میں سامنے آرہا ہے۔اس کے وجوہات جو بھی ہوں مگر نوجوان نسل بروقت شادی نہ ہونے کی وجہ سے میڈیا کی پھیلائی ہوئی بے حیائی کا بآسانی شکار ہورہے ہیں اور ہم سب اس اجتماعی خرابی اور زوال کے ذمہ دار ہیں۔ خدارا بچیوں کی زندگیوں سے مت کھلواڑ کریں۔ان کی زندگیاں جہنم مت بنائیں میٹرک کروا کر دینی تعلیم دیں اور شادی کر کے رخصت کردیں پڑھی لکھی لڑکیوں میں طلاق کا ریشو بہت زیادہ ہے۔

اگر آپ سوچ رہے ہیں کہ بچے کو پڑھا رہے ہیں ۲۵ یا ۳۰ سال کی عمر میں شادی کا سوچیں گے تو آپ غلط ہیں کیونکہ آپ سوچ رہے ہوتے ہیں کہ ہمارے بچے ۲۵ سال کی عمر میں بھی نادان ہیں۔ ادھر بچے ہر فحش ویب سائٹ کو سرچ کر کے بیٹھے ہوتے ہیں۔ پھر وہ اپنے جسم کی آگ بجھانے کیلئے کسی کا ریپ کرتے ہیں یا کسی سے رضامندی کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرتے ہیں۔ ہر لڑکی اور لڑکا ایسے نہیں ہوتے مگر جن کے ہاتھ میں اسمارٹ فون ہو گھر میں وائی فائی لگا ہوا ہو گوگل ہو، سیکس ویب سائٹ سرچ کرنے کا آپشن ہو، واٹس اپ اور فیس بک ہو اور اس نے شہوت والی کوئی ویڈیو نہ دیکھی ہو کیا یہ ممکن ہے۔

پہلے زمانے میں لڑکی ہو یا لڑکا ہو ۳۰ سال کی عمر تک بھی برداشت کر لیتے تھے کیونکہ

اس وقت شہوت کی طرف مائل ہونے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا مگر آج موبائل ہے بازار ہے، ٹی وی ہے، بے پردگی ہے اس میں شہوت کو ابھارنے والے مناظر کھلے عام دکھائے جارہے ہیں کوشش کریں کہ ان کی شادی کروا کرفری ہوجائیں۔ مرضی پوچھیں پسند پوچھیں اور شادی کردیں۔ یہی آپ کا ماں باپ بننے کے بعد سب سے بڑااوراہم فریضہ ہے۔آج والدین ۱۸سال کی عمرشادی کے لیے چھوٹی بتاتے ہیں ۲۰سال ہوگئے ابھی وہ پڑھ رہی ہے ،۲۶سال ہوگئے اب بچی پڑھی لکھی ہے اس کو کوئی آفیسر یا ڈاکٹر لڑکا چاہیئے، ۳۰سال میں کہا جاتا ہے کہ خاندان بڑا ہے، ہماری بچی نوکری کرے گی یا ان کی خدمت، جب بچی ۳۵سال کو پہنچ جاتی ہے تو خود ماں باپ کہتے ہیں کہ دعا کرو اس منحوس کی شادی ہوجائے اس کی وجہ سے میری باقی بیٹیاں بیٹھی ہوئی ہیں اور یہ بیکار سوچ بھی ساتھ ساتھ چلتی ہے کہ جب تک بہنوں کی شادی نہیں ہوگی بھائی کی بھی نہیں ہوگی ۔ ہر بچی کے ماں باپ نے کالج پڑھانے کو گویا فرض کی طرح سمجھ لیا ہے۔اس کو پڑھائے تو اچھے رشتے آتے یہ سمجھ کر شادی کو موخر کرنا نادانی ہے۔لڑکی انجینئر پڑھی ہوئی ڈاکٹر پڑھی ہوئی مگر بیوہ بن کر زندگی گزار رہی ہے۔شادی کے تین چھ مہینے میں رشتے ختم ہورہے ہیں۔ بڑی عمر میں شادی کرنے کا ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ لڑکی کو سسرال میں ایڈجسٹ ہونے وقت لگتا ہے یا پھر لڑکیاں خلع، طلاق لے لیتی ہیں، ایڈجسٹ ہونے کو تیار نہیں ہوتی۔

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے حضرت علیؓ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جن میں تاخیر اور دیر نہ کرو (۱) جب جنازہ تیار ہوکر آجائے، تو نماز جنازہ پڑھنے میں دیر نہ کرو (۲) جب نماز کا مستحب وقت شروع ہوجائے تو اس کے بعد نماز میں تاخیر نہ کرو (۳) جب بے شوہر لڑکی کا مناسب رشتہ مل جائے، اس کے نکاح میں تاخیر نہ کرو۔ (ترمذی)

○○

لومیرج ایک غیر فطری میرج کا خوبصورت نام

جدید دور میں لومیرج کا طریقہ رائج ہوا ہے۔ مرد وعورت لومیرج کے ذریعہ اپنی پسند کی شادی کرے، مسلمان لڑکیاں دیگر مذاہب کے لڑکوں کے ساتھ دوستی اور عاشقی میں گرفتار ہوکر بے راہ روی کے تمام دروازے کھول دیئے ہیں لیکن تجربہ بتاتا ہے کہ لومیرج پوری طرح ناکام ہوا۔ حضرت مولانا وحیدالدین خاں صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ لومیرج نے لوگوں کوخوشگوار ازدواجی زندگی کا تحفہ نہیں دیا۔لومیرج ایک غیر فطری میرج کا خوبصورت نام ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ نکاح سے پہلے جولوافیئر ہوتا ہے وہ صرف نظرفریبی کی بنیاد پر ہوتا ہے۔نکاح کے بعد نظرفریبی کی حقیقی صورتحال سامنے آجاتی ہے جوقبل از نکاح غیر معمولی سمجھی جاتی تھی وہ بعداز نکاح ایک معمولی چیز بن کر رہ جاتی ہے۔اب مایوسی کا دور شروع ہوجاتا ہے کہ انہوں نے جس چمکدار چیز کوسونا سمجھا تھا وہ سونا ہی نہ تھا۔ کچھ لڑکیاں گھر سے بھاگ کر شادی کرلیتی ہیں بعض مرتبہ محبت کی شادی کا انجام بہت برا ہوتا ہے۔ درست طریقہ یہ ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں نکاح کے معاملات اپنے والدین پر چھوڑ دیں، والدین کو چاہئے کہ وہ اس بارے میں اپنی اولاد سے رائے لیں اس کو غیرت کا مسئلہ نہ بنائیں۔ ایسے کئی واقعات ہمارے سامنے پیش ہوئے ہیں کہ لڑکی ماں باپ کا گھر چھوڑ کر اپنے عاشق کے ساتھ گھر سے بھاگ گئی۔لڑکا اپنی ہوس مٹانے کے بعد چھوڑ دیا اب وہ نہ اپنے ماں باپ کے گھر جانے کے لائق رہتی ہے اور نہ کما کر کھانے کے لائق ہوتی ہے کیونکہ وہ دوران تعلیم ،تعلیم مکمل کیے بغیر گھر سے بھاگ گئی تھی۔ چار دن آن لائن انسٹا گرام ،فیس بک اور سوشیل میڈیا پر دوستی

کر کے کسی انجان لڑکے کے ساتھ بھاگ جانا نادانی ہے۔ بہت پچھتاؤ گے خدا کے لیے گھر سے بھاگ کر شادی مت کرو، آپ کو کچھ نہیں ملے گا سوائے دردر کے ٹھوکریں کھانے کے اگر شادی ہو بھی جائے تو بعض مرتبہ ایک بچہ بھی نہیں ہونے پاتا طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ایسی پچاس فیصد شادیاں ناکام ہوتی ہیں۔کچھ لوگ ایسی نادانی کرتے ہیں اگر شادی نہیں کریں گے تو مر جائیں گے۔ایسی صورت میں والدین ضد پر نہ آئیں پہلے ان کو سمجھانے کی کوشش کریں اگر وہ مانتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ماں باپ کو رکاوٹ نہیں بننا چاہئے۔اچھے سے ان دونوں کی شادی کرادیں اس سے پہلے کہ آپ انہیں کھودیں۔آج عشق معاشقہ کا رجحان بہت بڑھ گیا ہے۔لڑکا،لڑکی زنا کی طرف جارہے ہیں۔محبتوں کا ناکام ہوجانا آج کی سب سے بڑی ٹینشن ہے۔خودکشیاں سب سے زیادہ اس بات پر ہورہی ہیں اس لیے کہ جہاں چاہتے تھے وہاں شادی نہیں ہوئی۔بعض دفعہ ماں باپ شادی کسی اور سے کردیتے ہیں تو پھر اس کا چکر پہلے والے سے چل رہا ہوتا ہے۔بیوی کسی اور کی چیاٹنگ کسی اور سے گویا میاں بیوی ایک دوسرے کو دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں۔والدین پر لازم ہے کہ دو محبت کرنے والوں کے درمیان رکاوٹ پیدا نہ کریں۔شریعت کا بھی یہی حکم ہے۔''لن تریٰ المتحابین مثل النکاح ''فرمایا دو محبت کرنے والوں میں نکاح سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے(ابن ماجہ)

جنسی خواہش کی تکمیل ہر انسان کی فطری خواہش ہے،شریعت نے اس جذبہ کو حرام قرار نہیں دیا بلکہ اس جذبہ کو تسکین دینے کے لئے ایک جائز راستہ نکاح مقرر فرمایا اس کے علاوہ جو راستے ہیں وہ فساد پھیلانے والے اور حیوانیت کے راستے ہیں۔

○○

یہ کوئی کہانی نہیں سچ ہے

ایک کیفے سے پولیس چھاپے میں کچھ طلبہ وطالبات پکڑے گئے، یہ اندر کیا کرر ہے تھے اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ کیفے میں پڑھائی تو ہوتی نہیں البتہ عشق ومحبت کا کھیل ہوسکتا ہے، جولڑکے اورلڑکیاں چھاپے میں پکڑے گئے وہ ہر مذہب اور ذات کے تھےلیکن اکثریت مسلم طالبات کی تھی، وہ بھی برقع اور باحجاب یہ کوئی ایک روز کا معاملہ نہیں اس جیسے کیفوں میں کھلے عام ہوتا رہتا ہے۔مسلم لڑکیوں کی بے راہ روی کی ایک بڑی وجہ عمر ڈھل جانے کے باوجود بھی غیر شادی شدہ رہنا ہے۔ اکثر ایسی بیٹھی ہوئی لڑکیاں راہ سے ہٹ جاتی ہیں۔ ماں باپ اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ میری بیٹی ناک نہیں کٹوائے گی، میری بیٹی شریف ہے کسی نے اس کا چہرہ تک نہیں دیکھا ہے۔لیکن ایک دن باپ اپنی بیٹی کو لینے کے لیے کالج پہنچا تو بیٹی کی سہیلی نے بتایا کہ فرحانہ اپنی کلاس فیلو کے ساتھ کینٹین میں ہے۔اس وقت احساس ہوا کہ فرحانہ اتنی آگے نکل چکی ہےلیکن دل نے بہکایا، سمجھایا کہ کالجوں میں تو یہ بات نارمل ہے، کلاس فیلو کے ساتھ فرینڈ شپ کوئی بری بات نہیں ہے۔بس یہی سوچ بیٹی کے لیے تباہی کا ذریعہ بن گئی جوان دل، جوان خون، جوان نظریں کب ایک دوسرے کے لیے دھڑکنے لگیں کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

ہوٹل کے کمرے میں محبت کا حق ادا کرنے کے لیےلڑکا اورلڑکی برہنہ حالت میں لیٹے محبت کی باتیں کرر ہے تھے کہ اچانک لڑکے نے لڑکی سے بطور یادگار ایک ویڈیو بنا لینے کی خواہش ظاہر کی،لڑکی نے بھی حامی بھری کہ چلو بنالو۔

عزت ہوٹل کے کمرے میں نیلام کر کے وہ گھر آ کر سوگئی، وہ گھر سے سہیلی سے ملنے کا

بہانہ بنا کرگئی تھی ،صبح جب وہ اٹھی تو اس کی وہ برہنہ ویڈیو انٹرنیٹ پر وائرل ہو چکی تھی ۔ بھائیوں نے اسے اسی وقت مار مار کر دفن کر دیا اور لوگوں کو بتایا کہ اس کے سر میں درد ہوا تھا اور وہ مرگئی۔ ایسی لڑکیوں کو بغیر جنازے کے راتوں رات لاوارثوں کی طرح دفنا دیا جاتا ہے یہ کوئی کہانی نہیں ہے بلکہ ایک سچ ہے جو نہ جانے کتنی لڑکیوں کے ساتھ ہو چکا ہے۔ اگر ہم بچیوں کی شادیاں وقت پر نہیں کریں گے تو اسی طرح کوئی بھیڑیا شکار کر کے چلا جائے گا۔

خدارا باپ کی عزت کا کچرا محبت کی آڑ میں مت کرو اس دنیا میں سب مل جاتا ہے پر گئی عزت دوبارہ نہیں ملتی۔مخلوط تعلیم ،مخلوط ملازمتوں کی آڑ میں جنسی بے راہ روی کے شکار ہونے والی لڑکیوں کی تعداد بے حساب ہے، کالجوں، ٹیوشن سنٹرس، کافی شاپس، پارکوں اور عوامی مقامات پر انتہائی بے شرمی کی حالت میں دیکھا جا رہا ہے۔آخر یہ کس کی بہن بیٹیاں ہیں جو معاشرہ پر بدنما داغ بن رہی ہیں۔ خاص طور پر جو لوگ اپنے آپ کو اپٹوڈیٹ، روشن خیال تصور کرتے ہیں ان کے گھریلو حالات بہت خراب ہیں، ہاتھوں میں اسمارٹ فون، ہفتہ کے آخر میں ہوٹلوں میں کھانا، سالگرہ کو خاص بنانے کے لیے زیادہ پیسے خرچ کرنا، شادی بیاہ میں تاخیر، شہوت پرستی، بری صحبت، بے پردگی، عریانی جیسے عوامل کے سبب نوجوان نسل کے اخلاق تباہ ہو رہے ہیں۔

عورتوں کی آزادی کا نعرہ جس سے شادی کا تقدس ٹوٹ گیا، خاندان کی حیثیت بکھر گئی ، آزادی کی سوچ نے شادی کے متبادلات کو جنم دیا، جنسی تسکین کے لیے چور دروازے کھول دیئے گئے ۔زنا، لیوان ریلیشن شپ، آزاد شہوت رانی، ہم جنس پرستی یہ ہیں وہ وجوہات جس سے گھر اور خاندان تباہ ہوتا نظر آرہا ہے ۔ ایک امریکی رپورٹ کے مطابق ۱۰۶ ملین بچے سڑکوں پر پناہ گاہوں میں رہ رہے ہیں۔ان کے سربراہ مرد نہیں عورتیں

ہیں ، ہزاروں بچے اپنی ماؤں کے ساتھ گاڑی میں پرانی عمارتوں میں،خراب بسوں میں، پلوں کے نیچے سوتے نظر آتے ہیں کیونکہ ان بچوں کا کوئی خاندان نہیں ہے نہ یہ کسی کے بھتیجے ہیں نہ بھانجے نہ پوتے نہ نواسے کیونکہ ان کی ماں کسی کی بیوی نہیں تھی اس کا ایک بوائے فرینڈ تھا جو اب چھوڑ کر جا چکا ہے ۔ ایک ریسرچ کے مطابق ۱۵ فیصد شادی شدہ ہیں تو ۴۲ فیصد تنہا مائیں ہیں ۔خاندانی نظام بھر چکا ہے،خواتین میں تنہائی کا احساس بڑھتا جا رہا ہے۔ بے راہ روی ،اداسی ، بے چینی عام ہے،منشیات اور ہتھیاروں کا استعمال تیزی سے بڑھ رہا ہے ۔ شدید مایوسی کے عالم میں لوگ ایک دوسرے پر گالیاں برساتے ہیں یا خود کو گولی مار لیتے ہیں۔

یہ دور پر آشوب اور پر فتن ہے، جہاں قدم قدم پر بے راہ روی اور فحاشی کے واقعات رونما ہو رہے ہیں جس نے معاشرہ کو تباہ و برباد کر رکھا ہے کیا شہر کیا گاؤں کیا محلہ ہر روز نت نئے مسائل عجیب وغریب واقعات رونما ہو رہے ہیں۔

سوشیل میڈیا اور موبائیل فون نے نوجوانوں کو ایسے ایسے چور دروازے بتا دیئے ہیں جن کے ذریعہ بغیر کسی روٹ ٹوک کے فسق وفجور کی تمام منزلیں طے کی جاسکتی ہیں، گھریلو دینی تعلیم کے فقدان کی وجہ سے کچھ مسلم لڑکے اور لڑکیاں مغربی تہذیب کے شکار ہیں عشق ورومانس کے پیچھے پڑے ہیں۔

○○

گرل فرینڈ بوائے فرینڈ اور جنسی بے راہ روی

نوجوان لڑکوں اورلڑکیوں میں گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ بنانے کا مرض عام ہوتا جارہا ہے۔اس کی دنیوی اوراخروی بہت سارے مقاصد ہیں جو بیان سے باہر ہیں یہ دین ودنیادونوں کو برباد کرت ہے یہ ایک زہر قاتل ہے۔شادی سے پہلے ہی رشتے قائم ہورہے ہیں۔لڑکا،لڑکی بات چیت کرتے ہیں پھر پیار ہوتا ہے پھر زنا کرتے ہیں۔انگریزوں نے اس کولو میرتیج کا نام دیا ہے۔یعنی پہلے زنا کرو پھر نکاح کرو جبکہ اللہ نے نکاح کومحبت کرنے کے یے ہی بنایا ہے۔جب ایک مرتبہ نکاح ہوجائے تو آخری سانس تک محبت کرتے رہولیکن ایسانہیں ہورہا ہے۔ پہلے محبت ہورہی ہے پھر نکاح اس کے چنددنوں کے بعد جھگڑا، گالی گلوج،نفرت،بدزبنی ایک دوسرے کے خلاف شکایتیں پھرطلاق یہ ہےلومیرتیج کا انجام۔

گرل فرینڈ بوائے فرین کے نام سے ایک طوفان بے حیائی برپا ہے جنسی بے راہ روی کوفروغ دینے بے حیائی اور بدکاری کو عام کرنے کی منصوبہ بندکوششیں ہورہی ہیں۔ بازاروں، پارکوں اورعوامی مقامات پرلڑکے اورلڑکیوں کا اختلاط وانتظاربعض نوجوان لڑکے اورلڑکیاں اسی تلاش میں نکلتی ہیں کہ ان کوکوئی ایسانوجوان مل جائے جوگپ شپ کے ذریعہ دل بہلاسکیں اوریہی برائی کی جڑ ہے۔آج کا نوجوان عشق ومحبت کے رنگ میں رنگا ہوا ہے ۔شادی شدہ زندگیاں بھی غیر محفوظ ہوتی جارہی ہیں جب عورت دیکھتی ہے کہ اس کا شوہرکسی اور پرفدا ہےتو وہ بھی اپنا تعلق کسی اور سے قائم کرلیتی ہیں اوریوں گھر برباد ہوجاتا ہے۔آج عورت کودیکھ کرصبرنہیں ہوتا۔کسی عورت کولباس کے نیچے سوچنے کا مزاج بہت تباہ کن ہے۔ حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں جس نے کسی عورت کے بارے میں اس کے جسم کی حاشیہ آرائی

کی تو یہ خطرناک گناہ ہے۔آج نوجوان نفس کی غلط خواہشات میں گھرا ہوا ہے۔

عاشقی کے چکر میں مرتد بننے والوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتا جارہا ہے آج کے اس پرفتن ماحول میں نوجوان نسل کی جنسی بے راہ روی ایک بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ نوجوانوں کو بدکاری کی لعنت میں غرق کردیا ہے کوئی لڑکا کہتا ہے کہ میری گرل فرینڈ بن جاؤ تو کوئی کہتا ہے کہ پارٹ ٹائم پارٹنر بن جاؤ کوئی نوجوان یہ نہیں کہتا کہ میں تیرا مجازی خدا تم میری دلہن بن جاؤ، جس مرد نے بھی چاہا عورت کو کھلونہ بنانا چاہا، کھیلنے کے لیے دل بہلانے کے لیے، کپڑے اتارنے کے لیے، ہوس کو پورا کرنے کے لیے ناجائز طریقے سے شہوت پوری کرنا دوزخی کام ہے۔ سچی محبت کا دوسرا نام نکاح ہے۔نکاح کا مطلب عورت کو باعزت طریقے سے اپنی زندگی کا ہم سفر بنانا، گرل فرینڈ، بوائے فرینڈ میں اگر محبت ہے اور محبت میں سچائی ہے تو کیوں نہ نکاح کر کے پوری زندگی پیار و محبت کے ساتھ گزاری جائے۔صرف اپنی نفسانی خواہش کو پورا کرنے کے لیے جانوروں اور حیوانوں کی طرح نہ ہونی چاہئے ۔ یاد رکھئے سچی محبت ناجائز رشتوں میں کبھی نہیں آسکتی۔اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو محبت سے بھرتے ہیں جو نکاح کی صورت میں جڑتے ہیں نہ کہ گرل فرینڈ بوائے فرینڈ جیسے لعنت کی صورت میں جو انسانی خواہشات کی آگ بھڑکا کر اسے بے لگام بنا دیتی ہیں۔ایک حدیث میں ہے کہ دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح سے بہتر کوئی اور چیز نہیں دیکھی گئی (ابن ماجہ۔باب فضل النکاح) نکاح انسان کے شہوانی جذبات کو بے لگام ہونے سے بچاتا ہے۔امت کے علماء، فقہاء غلبہ شہوت اور مبتلائے زنا ہونے کے اندیشے کی صورت میں نکاح کو لازم قرار دیتے ہیں۔جب انسان نکاح کرتا ہے تو وہ شرمگاہ کے شر سے محفوظ ہوجاتا ہے درحقیقت جنسی بے راہ روی کا علاج بھی یہی ہے کہ نکاح میں تاخیر نہ کی جائے۔

○○

مردوں کیلئے سب سے بڑا فتنہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو دنیا میں اتارا تو ان کے ساتھ ابلیس کو بھی اتارا۔ آدم نے انسانوں کو اللہ کے راستہ کی طرف بلایا تو ابلیس نے اپنے وعدے کے مطابق گمراہ کرنے کا کام شروع کیا اور یہ کام بڑی تیزی سے جاری ہے، عام طور پر شیطان دنیا کے اندر جو فتنہ وفساد پھیلاتا ہے اس کا ایک بڑا ہتھیار عورتیں ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے بعد میں نے مردوں کے حق میں سب سے زیادہ نقصان دہ فتنہ عورتوں سے بڑھ کر کوئی نہیں چھوڑا (بخاری) عورتوں کا فتنہ دوسرے فتنوں سے زیادہ اور سخن ترین ہے۔ اس پر حضورؐ کا فرمان ہے" النساء حبال الشیاطین " (مشکوٰۃ) عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں، یعنی شیطان آسانی سے عورت کے ذریعہ مرد کو گناہ میں پھنسالیتا ہے کہ عورت مرد کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ مرد کا دل کبھی عورت سے سیراب نہیں ہوتا۔ بھوک و پیاس اور نیند کے مانند شہوانی ضرورت بھی انسانی فطرت کا حصہ ہے جو موت تک انسان کے ساتھ رہتا ہے۔

چنانچہ حدیث میں ہے کہ عورتوں کی شہوت مردوں کی بہ نسبت زیادہ رکھی گئی ہے اور ایک جگہ پر لکھا ہے کہ عورت میں شہوت مردوں کی بہ نسبت ننانوے گناہ زیادہ رکھی گئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان میں حیا رکھ دیا حیا کی وجہ سے یہ شہوت انکو بہت زیادہ بے قابو ہونے نہیں دیتی۔ یعنی شہوت شرم اور حیا کی وجہ سے دبی رہتی ہے۔ (لہیب الشہوات)

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ حسینوں کے قریب نہ رہو کیونکہ جب کیچڑ زیادہ ہوتا ہے تو ہاتھی بھی پھسل جاتا ہے۔ انسانی فطرت ہے کہ جب عورتوں کے قریب رہے گا تو ایک دن بدفعلی میں مبتلا ہوجائے گا۔

○○

مردوں اور عورتوں کا باہمی اختلاط

مردوں کا غیر محرم عورتوں سے میل جول اور عورتوں کا غیر مردوں سے میل جول زنا اور بدکاری کا موثر ذریعہ ہے۔ اسلام اس اختلاط پر سخت بندش لگاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم عورتوں سے بچتے رہو بنی اسرائیل میں فتنہ کا آغاز عورتوں سے ہوا تھا (مسلم) اور ایک حدیث میں ہے کہ میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا (مسلم)

مرد اور عورت کے اختلاط میں بدنگاہی، بے پردگی اور شہوت رانی کے تمام مفاسد جمع ہوجاتے ہیں۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں رائج مخلوط نظام تعلیم نے عفت وعصمت، غیرت وحمیت کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔

عورت کے لیے اجنبی مردوں کے ساتھ اور مرد کے لیے اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت، بدکاری اور فحاشی کا قوی ترین ذریعہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ رہے الا یہ کہ اس کی قریبی رشتہ دار ہو (متفق علیہ) اور ایک حدیث میں ہے کہ اجنبی مرد و عورت جب خلوت میں ہوتے ہیں تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے (مسند احمد)

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت بالاجماع حرام ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ خلوت میں شیطان کو اپنا جال بچھانے، گناہ پر ابھارنے اور اپنے دام میں پھانسنے کا خوب موقع ملتا ہے۔

مردوں اور عورتوں کے باہمی اختلاط کے مفاسد سے بچنے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے لیے تعلیم کا الگ دن مقرر فرمایا تھا۔ عورتوں کی گزرگاہ الگ کردی تھی۔ عورتوں کے لیے مسجد میں داخل ہونے کا راستہ الگ فرمادیا تھا۔ نمازوں میں عورتوں کی صفیں مردوں کے پیچھے الگ کردیں، عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت تو دی مگر یہ بھی صراحت کردی کہ عورت کے لیے گھر کے اندر نماز ادا کرنا زیادہ باعث ثواب ہے۔ نماز جنازہ میں شرکت سے عورتوں کو روک دیا گیا ان تمام احکام سے معلوم ہوتا ہے کہ مردوزن کا اختلاط اسلام کے مزاج کے مغائر ہے۔

مردوزن کے بے محابہ اختلاط سے معاشرہ میں بداخلاقی، جنسی بے راہ ہروی، جنسی جرائم اور آوارگی کسی بھی باخبر انسان سے پوشیدہ نہیں ہے۔ خاندانی نظام بکھر گیا، حسب ونسب کا تصور ختم ہوتا جارہا ہے۔ طلاقوں کی کثرت نے گھروں کو اجاڑ کر رکھ دیا ہے۔ جنسی جنون اور فحاشی کے بڑھتے ہوئے واقعات کا ہر کوئی مشاہدہ کرسکتا ہے کیا ہم بھی رفتہ رفتہ اسی راستے پر چل رہے ہیں جس نے مغرب کو اخلاقی دیوالیہ پن کی آخری منزل تک پہنچا دیا ہے۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ عورت جیسے جیسے ترقی کررہی ہے ویسے ویسے فحاشی پھیل رہی ہے، ترقی کے نام پر بے حیائی، بے پردگی، فیشن کے نام پر عریانیت، ستر ہزار کا سیل فون، چار ہزار کا میکپ، کھلے بالوں کو شانہ پر گرا کر انڈے کی شکل جیسا چشمہ لگا کر جب لڑکیاں باہر نکلتی ہیں، تو مرد کی ہوس بھری نگاہوں کا شکار ہوجاتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے، بلاشبہ جب وہ گھر سے نکلتی ہے، تو شیطان اسے غیر مردوں کی نظر میں مزین کرکے دکھاتا ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی)

○○

منگنی اور جنسی بے راہ روی

یہ مستحب ہے کہ جب نسبت طئے کی جارہی ہوتو ہونے والی بیوی کو دیکھ لیا جائے ،جس عورت کے ساتھ منگنی ہوئی ہواس کو دیکھنا مرد کے لیے مباح ہے۔حضورﷺ کا ارشاد ہے جب کسی عورت سے منگنی ہوجائے اور وہ مرد عورت کو کسی قدر دیکھ سکتا ہو کہ اگر اسے نکاح کی رغبت ہوتو وہ ایسا کرسکتا ہے۔(ابوداؤد)

اس سے ظاہر ہوا کہ جس کے ساتھ منگنی نہ ہوئی ہواس عورت کو محض شوقیہ دیکھنا درست نہیں۔ ہمارے معاشرہ میں بعض علاقوں میں یہ رواج ہے کہ وہ ایک دوسرے کو سمجھنے کے عنوان سے منگنی کے بعد لڑکا اور لڑکی کو اکٹھا کرتے ہیں۔بعض علاقوں میں منگیتر کو گھر بلایا جاتا ہے وہ لڑکی اس کے سامنے بے پردہ ہوکر آتی ہے۔بعض کو تو منگنی کے بعد لڑکا اور لڑکی کو کھلی آزادی دی جاتی ہے جو چاہو جہاں چاہو جاؤ۔لڑکا اور لڑکی اس طرح اکٹھا ہونا ایسے ہی گناہ ہے جیسے دو نامحرموں اور اجنبیوں کا اکٹھا رہنا گناہ ہے۔محض منگنی سے لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کے لیے محرم نہیں بنتے ،اگر افسوس کہ اس معاملہ میں غفلت کی وجہ سے لڑکا اور لڑکی کے آپس میں جنسی تعلق قائم ہونے کے واقعات پیش آرہے ہیں جو کہ سراسر خالص زنا ہے۔ منگیتر اجنبی ہے منگیتر سے پردہ ضروری ہے۔منگنی کے بعد لڑکا اور لڑکی کا بلاضرورت شدیدہ بات چیت کرنا، گپ شپ، چیاٹنگ، میسج ،موبائل کال یا ویڈیو کال کرنا، پارکوں میں آنا جانا، اپنی مرضی سے گھومنا پھرنا شرعی اعتبار سے ناجائز اور گناہ ہے جب تک نکاح نہیں ہوتا فقط منگنی سے کوئی بیوی نہیں بنتی ،ایسوں کو چاہئے کہ ان کے نکاح میں بلاوجہ تاخیر نہ کریں۔ جو لڑکا لڑکی شادی سے پہلے آپس میں تعلقات قائم کر لیتے ہیں ان کی زندگی موت وحیات کی کشمکش

میں ہوتی ہے۔ اگر شادی ہو بھی جائے تو ان کے درمیان وہ محبت نہیں رہتی جو کے شادی سے پہلے دعوے ہوا کرتے تھے۔ دونوں آپس میں ایک دوسرے پر شک کرتے ہیں۔ بدگمانیاں، لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ بالآخر طلاق تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔

اس بات کو ملحوظ رکھا جائے کہ منگنی کی رسم ''عقد، نہیں صرف وعدہ عقد ہے۔ اس لیے لڑکے اور لڑکی کو اختلاط سے بچنا چاہئے کیونکہ یہ ملاقاتیں اور تفریحی سرگرمیاں زنا کے مواقع فراہم کرتی ہیں اور ایسے تعلقات سے نکاح میں آنے سے پہلے ہی ٹوٹ جاتے ہیں اس لیے بے حد احتیاط کی ضرورت ہے اس لیے لڑکی اپنی آبرو کی حفاظت کرے اور کسی بھی طرح اس پر داغ نہ آنے دے۔ منگیتر کے ساتھ گھومنے پھرنے کی عادت سے ایک لڑکی حاملہ ہوگئی جب سسرال والوں کو اس کی اطلاع ہوئی تو سسرال والوں نے شادی کرنے سے صاف انکار کر دیا کہ اس کے پیٹ میں پلنے والا بچہ ہمارا نہیں ہے۔ یہ ہے نتیجہ۔ منگنی کے بعد لڑکا اور لڑکی کا ایک ساتھ گھومنے کا اس لیے منگنی کے بعد بلاوجہ نکاح میں تاخیر نہ کریں سنت کے مطابق سادگی کے ساتھ رخصتی کر دیں تا کہ وہ گناہ سے بچ جائیں۔

اسی طرح اسلام میں بہنوئی، سالی کے لیے نامحرم ہے جتنا خطرناک رشتہ سالی اور بہنوئی کا ہے اتنا ہی خطرناک دیور اور بھابھی کا بھی ہے اکثر یہ بات مشاہدہ میں آتی ہے کہ سالیاں اپنے بہنوئی سے پردہ نہیں کرتیں، سالیاں بہنوئی کے لیے دلجوئی کا سامان ہوتی ہیں۔ سالی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ بہنوئی کا پسندیدہ عمل ہے اور سالیاں بھی بہنوئی کے ساتھ ہنسی مذاق کرتی ہیں جس کے نتیجے میں بہنوئی کے دل میں گھٹیا خواہشات جنم لیتی ہیں۔ بعض دفعہ بات زنا تک پہنچ جاتی ہے یا پھر سالی کو بھی دوسری بیوی بنا لینے کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی اس بدترین فعل کو جائز اور حلال سمجھ کر کرے تو آیت قرآنی ''وَاَنۡ تَجۡمَعُوۡا بَيۡنَ الۡاُخۡتَيۡنِ،، (نساء ۲۳) کے انکار کی وجہ سے تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہوگا۔

غیر محرم کے ساتھ خلوت نشینی کی ممانعت

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسی (نامحرم) عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے اور تنہائی میں نہ ملے جس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو کیونکہ اس صورت میں ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے (مسند احمد ۳۔ ۳۳۹) اسلام میں عفت اور عصمت کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور اس کی حفاظت کی بڑی تاکید آئی ہے۔ اسلام نے معاشرہ کو اخلاقی برائیوں اور بے حیائیوں سے پاک رکھنے کے لیے بڑے اہم اور واضح احکامات دیئے ہیں کہ کوئی مرد کسی نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے وہاں عورت کا مرد کا کوئی محرم موجود نہیں ہوتا تو شیطان ان دونوں کے اندر برائی کے خیالات پیدا کرتا ہے اور بعض اوقات دونوں کو گناہ میں بھی مبتلا کر دیتا ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی خلوت اور تنہائی اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے خواہ وہ جوان ہو یا بوڑھا، عالم ہو یا جاہل نیک ہو یا بد حتیٰ کہ اگر کوئی شخص پیر و مصلح ہو تب بھی نامحرم عورت کے ساتھ خلوت و تنہائی جائز نہیں بہت ساری نامحرم عورتیں اپنے جاہل پیروں کے ساتھ تنہائی میں جاتی ہیں، پیر صاحب کی اندھی عقیدت کی بناء پر نہ ہی اسے معیوب سمجھتی ہیں اور نہ ہی گناہ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض نفس پرست پیران نامحرم عورتوں کو اپنی ہوس کا شکار بنا لیتے ہیں۔

عورت کے لیے اجنبی مرد اور مردوں کے لیے اجنبی عورت کے ساتھ خلوت نشینی، بدکاری اور فحاشی کا قوی ترین ذریعہ ہے اس لیے کہ شیطان ان دونوں کو فتنہ میں ڈال کر حرام کاری کرانے کا حریص ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے "يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا

تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ''(سورہ نور ۲۱) اے لوگو شیطان کے نقش قدم پر مت چلو اور جو شیطان کی پیروی کرے تو شیطان بے حیائی اور برائی کا حکم دیتا ہے اور شیطان کی بے حیائی اور فحاشی میں ڈالنے والے راستوں میں سے ایک راستہ اجنبی (غیر محرم) کے ساتھ خلوت اختیار کرنا ہے اس طرح جنسی بے راہ روی کے ان تمام اسباب سے روک دیا گیا جو زنا کے قریب لے جانے والے ہوں۔

نامحرم کی محبت کو ہمیشہ شیطان مزین کر کے پیش کرتا ہے۔ بہت دل چاہتا ہے کہ نامحرم سے محبت والی باتیں کی جائیں، یہ ایک فتنہ ہے جو ہر انسان کے ساتھ پیش آتا ہے۔ عورت کا غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا بہت زیادہ خطرناک ہے۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ اگر حسن بصریؒ استاذ ہوں اور رابعہ بصری شاگردہ ہو اور وہ دونوں تنہائی میں قرآن پڑھ رہے ہو تو بھی شیطان کوشش کرے گا کہ دونوں کو ایک دوسرے کی طرف مائل کرے۔

چند سالوں پہلے تک مسلمان ہی نہیں غیر مسلموں میں بھی مرد و زن کے اختلاط سے پرہیز اور پردہ کرنے کا خوب اہتمام کیا جاتا تھا۔ ایسا کرنا شرافت و بردباری کی نشانی سمجھی جاتی تھی کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ بغیر پردے کا اہتمام کیے شرمگاہ کی حفاظت ممکن نہیں۔ زنا کے مرتکب لوگوں کا یہی وطیرہ ہوتا ہے کہ عورتوں کے پاس بیٹھتے ہیں، ان سے گپ شپ لگا کر لذت حاصل کرتے ہیں۔

○○

غیر محرم عورتوں سے مصافحہ کرنا

غیر محرم واجنبی مرد وعورت کا باہمی مصافحہ بھی بے حیائی اور جنسی بے راہ روی کے فروغ کا ذریعہ ہے۔عورت کے بدن کا کوئی حصہ چھونا حرام ہے۔ ہمارے معاشرے میں سالیوں سے بے تکلف ہوجانا اوران سے مصافحہ کرنا عام بات ہے۔ چچازاد پھوپھی زاد، ماموں زاد، خالہ زاد، بھاوج، چچی، ممانی سے مصافحہ کرنا ہلکا سمجھ لیا گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سلائی ماری جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں ہے (طبرانی)

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ہاتھ کا زنا ہے غیر محرم کے لیے چہرہ کو سنوارنا، غیر محرم سے دل لگی کی باتیں کرنا، غیر محرم کو شہوت کی نظر سے دیکھنا، غیر محرم کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالنا، غیر محرم کے سامنے شرمگاہ سے لباس ہٹانا، پستانوں کو ہاتھ لگانا، بوسہ لینا یہ سب بالا جماع حرام ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر پاک دل والا کون ہے۔آپؐ نے فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا، میں عورتوں کے ہاتھ نہیں چھوتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں سے بیعت بھی صرف زبان سے لیتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اللہ کی قسم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کو نہیں چھوا۔(مسلم۔باب کیفیۃ بیعۃ النساء)

نامحرم کو چھونا سخت حرام ہے۔ سارے کزنز نامحرم ہیں عید پر یا اس کے علاوہ بھی ہرگز نامحرم سے ہاتھ نہ ملائیں۔

اپنی بچیوں کو بچپن ہی سے یہ باتیں ذہن نشین کرادیں کہ مسلمان صرف اللہ کے احکام کے تابع ہوتا ہے۔ ہمارے رب نے ہم پر جتنی پابندیاں عائد کی ہیں وہ ہماری بھلائی کے

لیے ہیں، بیٹیوں کو بتائیں کہ سینہ پر ڈوپٹہ لازماً رہنا چاہیئے ، باپ اور بھائی سے بھی حیا کرنی چاہیئے ۔تمہارے پائجامہ تمہاری ایڑی سے نیچے ہونا چاہیئے ،تمہارے کپڑے اتنے تنگ نہ ہوں کہ پوشیدہ اعضاء نظر آئیں ، باہر جاؤ تو برقع یا عبا ضرور پہنو تا کہ لوگ جان لیں کہ عزت دار گھر کی شریف بچی ہے ۔غیر مردوں کے سامنے اپنی سہیلیوں سے ہنسی مذاق مت کرو، اپنی تصویر کھینچ کر اپنی سہیلیوں کو نہ بھیجو، اپنے کزن (لڑکوں) سے فری مت ہو، انہیں فیس بک واٹس ایپ اور اسناپ چیاٹ پر فرینڈ نہ بناؤ، مرد اساتذہ سے بھی فاصلہ رکھو وہ بھی آپ کے غیر محرم ہیں ۔

عورت اگر اجنبی مرد سے بات کرے تو آواز نرم نہ کرے ، اگر بات کرنی بھی ہے تو مختصر کرو، چہرے پر مسکراہٹ نہ ہو، لہجہ میں سختی ہو، قرآن کہتا ہے کہ وہ شخص جس کے دل میں مرض ہے مبادہ وہ کسی لالچ میں نہ پڑ جائے کہ کچھ بات آگے بڑھ سکتی ہے ۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ مردوں کے ذہن میں غلاظت پہلے سے موجود ہے اور جب شہوت غالب آجاتی ہے تو وہ اندھا ہو جاتا ہے پھر وہ حادثے پیش آتے ہیں کہ اللہ کی پناہ ۔

گھروں پر سودا ڈالنے والوں نے کئی خواتین کی زندگیاں برباد کر دی کہ وہ کئی گھروں کی عورتوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا چکے تھے ۔معاشرے کی عورتیں بنڈی والے ، آٹو والے ، پھیروی والے ، زوماٹو والے سے عشق کر بیٹھتی ہیں ۔انسٹا گرام ،فیس بک ،واٹس ایپ سے رابطے بہت آسان ہو چکے ہیں ۔مرد کمانے میں لگا ہوتا ہے عورت اسی مال اور عزت کو گنوانے میں لگی ہوئی ہے ۔خلیرے ،پچیرے ،ممیرے اور اسکول کے فرینڈ اور دیور جیٹھ سے گفتگو اور بے حیائی تو گناہ ہی نہیں سمجھ رہی ہے ۔امت کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ عورت کے معاملہ میں کسی قریب سے قریب تر پر بھی بھروسہ نہیں کرنا چاہئے اللہ نے پردے کا حکم رشتوں کی حفاظت کی خاطر دیا ہے ۔جب اس حکم کی خلاف ورزی ہوگی وہاں گھر بھی برباد ہوں گے اور زندگیاں

بھی تباہ ہوں گی۔

احادیث میں آتا ہے کہ:

١۔شوہر کے گھر سے بلا وجہ نکلنے والی عورت پر لعنت (طبرانی)

٢۔شوہر کے غائبانہ میں زینت نہ کرے (مجمع الزوائد)

٣۔عورتوں کو حکم ہے کہ وہ راستوں کے کنارے چلیں (ابوداؤد)

٤۔عورت کا بن سنور کر نکلنا، باعث لعنت (الترغیب ولترہیب)

٥۔فیشن کر کے نکلنے والی عورتیں قیامت کے دن سخت تاریکی میں ہوں گی (ترمذی)

٦۔مزاروں اور قبروں پر جانے والی عورتوں کو جنت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہوگی (نسائی ابوداؤد)

٧۔اجنبی مردوں کو دیکھنا اور تاکنا منع ہے (ابوداؤد)

٨۔عورتوں کا اجنبی مردوں کے ساتھ بیٹھنا حرام ہے (بخاری)

٩ بن سنور کر نکلنے والی عورت زانیہ ہے (کنز الاعمال)

١٠۔باریک کپڑے اور ڈوپٹہ جس سے رنگت نظر آئے ممنوع ہے (مشکواۃ)

١١۔عورتوں کا پائجامہ ٹخنوں سے نیچے رہے (کنز العمال)

١٢۔عورتیں مردانہ مشابہت نہ کریں (ابوداؤد۔ مشکواۃ)

○○

عمرہ کے بہانے یہ کیسی بے راہ روی

شہر کی ایک نوجوان لڑکی جو کسی کمپنی میں ملازمت کرتی تھی وہ اپنی بوڑھی ماں کے ساتھ عمرہ پر جانے کا ارادہ ظاہر کر کے ٹور آپریٹر سے کہا کہ عنقریب میری شادی ہونے والی ہے۔ اس سے پہلے میں یہ چاہتی ہوں کہ میں اپنی والدہ کو عمرہ کرادوں، لڑکی نے کہا کہ ہمارے ساتھ کوئی محرم نہیں ہے۔ آپ اپنے گروپ میں سے کسی بڑی عمر کے شخص کو ہمارا محرم بنا کر عمرہ پر بھیج دیں اور لڑکی نے کہا کہ ہمیں ہوٹل میں کمرہ شیرنگ میں نہیں چاہئے ہمیں ایک الگ کمرہ چاہئے ٹور آپریٹر محلہ کے چند بوڑھے افراد کو ان دونوں کا محرم بتا کر عمرہ پر روانہ کر دیا۔ وہاں پہنچنے کے بعد پتہ چلا کہ اس لڑکی کی دوستی فیس بک پر کسی غیر ملکی لڑکے سے ہوگئی تھی جو سعودی عرب میں کام کرتا تھا۔ ان دونوں نے اس طرح کا پلان بنایا تھا کہ لڑکی عمرہ کے ویزے پر وہاں پہنچ جائے وہ لڑکا بھی وہاں آ گیا۔ اس لڑکی کے ساتھ ہی وہ بھی اسی کمرے میں رہ رہا تھا، خدا جانے کیا کچھ ان دونوں کے درمیان ہوا ہے، اب لڑکی کو ندامت ہو رہی ہے، کوئی کسی طرح میرا اس لڑکے سے نکاح پڑھا دیں تا کہ ہم مزید حرام کاری سے بچ جائیں اور حرم کے تقدس کو پامال کرنے سے بچ جائیں، وہاں اس کا نکاح تو نہیں ہوا مگر اس کی عزت و آبرو چلی گئی۔ آج عورتیں مرد کی تمام خواہشات شادی سے پہلے پوری کر رہے ہیں تو پھر مرد کو نکاح کی کیا ضرورت ہے وہ لڑکا اب اس لڑکی سے نکاح کرنا نہیں چاہے گا کیونکہ اس کو جو چاہئے تھا وہ مل گیا۔ وہ ایسی لڑکی سے نکاح کیوں کرے جس کا دامن داغدار ہو۔ ہر مرد پاکیزہ بیوی کی خواہش رکھتا ہے۔ عورت کی عزت شیشی میں بند ایک خوبصورت خوشبو کی طرح ہوتی ہے اگر وہ خوشبو اڑ جائے تو خالی شیشی کو لوگ پھینک دیا کرتے ہیں۔ ان دونوں

نے حرم میں جو کام کیا وہ انتہائی خطرناک کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا۔علماء نے لکھا ہے کہ حرم میں گناہ کا وبال باقی جگہوں کی بہ نسبت زیادہ ہے ۔حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ بیان القرآن میں لکھتے ہیں ہرچند کے دین کے خلاف کرنا ہرجگہ موجب عذاب ہے لیکن حرم کے اندراور زیادہ موجب عذاب ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا فرمان ہے کہ کسی گناہ کا ارادہ کرنے پر پکڑنہیں ہوتی جب تک کہ گناہ کا ارتکاب نہ ہوجائے سوائے مکہ کے وہاں گناہ کے ارادہ پر بھی مواخذہ ہوگا،اسی طرح حضرت عمرؓ کا فرمان ہے کہ میرے نزدیک مکہ میں گناہ کرنا مکہ کے علاوہ گناہ کرنے سے ستر درجہ زیادہ ہے ۔(کتاب المناسک باب الخطیۃ فی الحرم)

موجودہ دور میں بچیاں کس قدر بے راہ روی کا شکار ہوتی جارہی ہیں امت مسلمہ کے لئے یہ بہت بڑا المیہ ہے اس کے لئے فکر مندی کی ضرورت ہے، بے حیائی کا خاتمہ مسلمانوں کی بنیادی عبادت کا ایک حصہ ہے اور حقیقی عبادت یہی ہے کہ عبادت انسان کو ہر قسم کی بے حیائی،فحش اور منکرات سے روک دے اگر ہم اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتی ہوئی برائیوں کو اپنی طاقت ووسعت کے مطابق دور کرنے کی کوشش نہ کی تو یادرکھیں کہ معاشرہ میں پھیلی ہوئی انارکی میں ہم بھی برابر کے شریک ہوں گے۔

○○

تنہا عورت کا سفر

بزرگوں نے لکھا ہے کہ عورت کا اکیلے کسی محرم کے بغیر سفر بدکاری اور زنا کی راہ پر لے جاتا ہے۔شہوت پرست مرد عورت کو تنہا پا کر اس کا جنسی استحصال کرتے ہیں اسی لیے اسلام نے عورت کے تنہا سفر کو خواہ وہ حج وعمرہ کا ہی سفر کیوں نہ ہو حرام قرار دیا ہے۔ایک حدیث میں ہے کہ عورت بغیر محرم کے ہرگز سفر نہ کرے (بخاری) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو جس کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو کیونکہ ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے (مسند احمد) اور ایک حدیث میں ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ جس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو تنہائی اختیار نہ کرے ورنہ یا تو مرد گناہ کا ارادہ کر بیٹھے گا یا عورت۔عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ وہ دونوں بزرگ بھی ہوں فرمایا اگرچہ وہ مریم بنت عمران (حضرت عیسیٰؑ کی والدہ) اور حضرت یحییٰ بن زکریاؑ بھی کیوں نہ ہوں (دارقطنی)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ عورتوں کے پاس تنہائی میں نہ جاؤ، دیور اور جیٹھ کے بارے میں سوال کیا گیا، تو فرمایا وہ تو موت ہے (مسلم۔ ٥٦٧٤) یعنی ان سے پردہ کرنے اور دور رہنے کا بہت زیادہ اہتمام کرنے کی ضرورت ہے۔حاصل یہ ہے کہ جس راہ سے بھی شہوت کے اشتعال کا امکان ہو اس پر اسلام نے پابندی لگائی ہے۔امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک تنہا یا غیر مرد کے ساتھ حج کا سفر کرنا بھی جائز نہیں خواہ وہ عورت جوان ہو یا بوڑھی، دونوں کے لیے یہی حکم ہے اگرچہ یہ ایک اجتماعی عبادت ہے مگر اس میں بھی عورت مرد

کو اختلاط سے منع کیا گیا۔مردوں اورعورتوں کا آپس میں اختلاط حضرت آدمؑ سے لے کرحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک کسی نبی کی لائی ہوئی شریعت میں جائزنہیں رکھا گیا۔اس لیے کہ شیطان ان دونوں کے دلوں میں تنہائی سے فائدہ اٹھانے کا لالچ دے ان کے اندرشہوت ابھارتے ہوئے زنا کرواہی دیتاہے ۔اجنبی عورت کا مرد کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا بہت زیادہ خطرناک ہوتا ہے ۔عورت کے سفرکرنے میں اصل اہمیت یہ ہے کہ وہ فتنے سے محفوظ رہ سکے اگرکوئی اس کا محرم رشتہ دار ہی ساتھ ہو اگراسی شخص سے یا اس کے رفقاءسفر میں سے یا کسی اور شخص سے عزت وآبروکوخطرہ درپیش ہوتوایسی صورت میں بھی اس محرم کے ساتھ سفرکرنا جائزنہیں ہوگا البتہ بعض قرائن موجود ہوں اوروہ محرم کے بغیرامن وامان کے ساتھ عزت وآبرو کے لیےبھی کوئی خطرہ نہیں ہےتوخصوصی حالات میں عورت محرم کے بغیربھی سفرکرسکتی ہے۔امام مالکؒ کے نزدیک اگرمحرم اورشوہرنہ ہوں تو دوسرے قابل اطمینان رفقاء کے ساتھ بھی سفرکرنا جائز ہے۔حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک اگرسفر میں دو یا اس سے زیادہ خواتین ہو اورعورت اپنے آپ کو مامون محسوس کرے تو وہ سفرکرسکتی ہے ۔حضرت مولانا خالدسیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں کہ ویسے بھی فقہاء نے ضرورت اورمجبوری کے ایسے سفرکی عمومی طور پراجازت دی ہے(روزنامہ منصف آپ کے شرعی مسائل ازمولانا خالدسیف اللہ رحمانی ۲/اگست ۱۹۲۴)

○○

سوشیل میڈیا کتنا مفید، کتنا مضر

سوشیل میڈیا ایک آن لائن معاشرہ ہے جس میں اچھے اور برے دونوں قسم کے لوگ رہتے ہیں۔سوشیل میڈیا سے دین وایمان وتبلیغ کا کام بھی لیا جارہا ہے ۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ استفادہ بھی کررہے ہیں ۔لیکن اس کے باوجود ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے نقصانات کے مقابلہ میں اس کا فائدہ بہت کم ہے۔وہاں ایک بڑی دنیا ایسی بھی ہے جہاں گندگی ہی گندگی ،فحاشی ، بے حیائی ، بدنظری دنیا وآخرت کو تباہ و برباد کرنے والے گروپ بھاری مقدار میں پائے جاتے ہیں۔سوشیل میڈیا پر بہت سے لڑکے،لڑکیوں کے ساتھ دوستی قائم کرتے ہیں جبکہ ایک غیرمحرم کا (چاہے وہ مرد ہو یا عورت)دوسرے غیرمحرم کے ساتھ دوستی کرنا،میسج کا تبادلہ کرنا،بات چیت کرنا ایک دوسرے کو دیکھ کرلطف اندوز ہونا مزے لینا یہ سب ناجائز اور گناہ ہے۔بعض مرتبہ لڑکوں اورلڑکیوں کی دوستی آپس میں جسمانی تعلقات قائم کرنے ایک ساتھ رہنے اور شادی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔آنکھوں نے اس کے بہت سے واقعات دیکھے ہیں اور کانوں نے اس طرح کی بہت سی خبریں سنی ہیں،کتنی ہی لڑکیاں ارتداد کی بھینٹ چڑھ گئی ہیں، کتنے شادی شدہ گھر تباہ ہوگئے ہیں بے راہ روی کے دروازے کھل گئے ہیں۔

سوشیل میڈیا پر بدنگاہی کے مواقع جتنے ہیں کہیں اورنہیں۔غیرمحرم مرد وعورتوں کی ویڈیوز،فحش وشہوانی تصاویر کا سوشیل میڈیا پر ایک سیلاب ہے۔ بند کمرے میں بیٹھ کر یہ سمجھ کر کے مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا ہے اور اپنی آنکھوں کی شہوت پوری کررہا ہے اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔فرشتے اس کی ہرنقل وحرکت ریکارڈ کررہے ہیں۔کل قیامت کے دن اسکی زبان کے جسم کے اعضاء اسکے خلاف اللہ کے سامنے گواہی دیں گے۔آج موقع

ہے چاہے جتنی فحش تصاویر، ویڈیوز، ویب سائٹ دیکھ لو، اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ انسان ہر وقت اللہ کی سی سی ٹی وی نگرانی میں ہے اور اللہ کا فرشتہ جو ہمارا اعمال نامہ تیار کر رہا ہے اس کے بارے میں سوچنا چاہیئے۔

آج نوجوانوں تک جلد رسائی کا سب سے بڑا ذریعہ سوشیل میڈیا ہے۔ آج معاشرہ کا ہر فرد سوشیل میڈیا سے منسلک ہے۔ اکثر گھروں کے ٹوٹنے میں اہم کردار سوشیل میڈیا کا ہے۔ کوئی بھی درندہ صفت محبت کے جال میں پھنساتا ہے اس کے جسم وجان سے کھیلتا ہے اور دل بھر جانے کے بعد کسی دوسری خاتون کو پھنسا لیتا ہے۔ پہلے فرینڈ شپ پھر گرل فرینڈ، بوائے فرینڈ کا رشتہ ان سب کا خلاصہ جنسی خواہش کی تکمیل ہوتا ہے۔ لڑکیاں یاد رکھیں کہ اکثر لڑکے گرل فرینڈ سے شادی نہیں کرتے اور جس سے شادی کرنا چاہتے ہیں اس کو گرل فرینڈ نہیں بناتے۔ سوشیل میڈیا کے ذریعہ پروان چڑھنے والی محبت جس تیزی کے ساتھ پروان چڑھتی ہے اسی تیزی کے ساتھ دم توڑ دیتی ہے۔ اسلام نے جنسی خواہشات کی تکمیل کا واحد اور جائز راستہ نکاح بتایا ہے۔ نکاح کے بعد میاں بیوی میں فطری محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے لیے ہر قسم کی قربانی دیتے ہیں اسی لیے قرآن نے زوجین کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا۔ دنیا کے دوسرے مذاہب بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ شادی کو نظر انداز کر کے جنسی خواہش کو پورا کرنے کی کوشش سماج کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔

نئی نسل کے بگاڑ کا اصل سبب سوشیل میڈیا کا منفی استعمال ہے جو کہ حلال کو مشکل اور حرام کو آسان بنا دیا ہے۔ پرائیویسی اور پردہ کے نام کی کوئی چیز نہیں رہی، نئی نسل کا مستقبل داؤ پر لگ گیا ہے۔ خوف خدا سے دل خالی ہوتے جا رہے ہیں، عفت و پاک دامنی چاک ہو کر رہ گئی ہے۔ نوجوان جنس زدہ ہو کر رہ گئے ہیں۔ خواتین میں مردوں کیلئے مقناطیس بننے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے مرد ہو کہ عورت جاہل ہو کہ عالم امیر ہو کہ غریب ہر طبقہ اس فتنہ کا شکار ہیں۔

سیل فون اور جنسی بے راہ روی

آج کے دور میں جنسی بے راہ روی کا بڑا ذریعہ سیل فون ہے ایک زمانہ تھا موسیقی اس کا ذریعہ تھا، پھر ٹی وی کا زمانہ آ گیا، آج کے زمانے میں سیل فون اس کا ذریعہ ہے۔ آج گھر میں کام والی سے لے کر گھر کی مالکن کے پاس موبائل ہے۔ یہ ضرورت بھی ہے اور کئی لوگوں کے لیے عیاشی بھی ہے اور جن بچوں کے پاس موبائل نہیں ہونا چاہئے ان کے پاس بھی ہے۔ موبائل جدید ٹکنالوجی میں حیرت انگیز اضافہ اور زبردست ایجاد ہے جہاں یہ اچھے کاموں کے لیے فائدہ مند ہے تو دوسری طرف اس کا زبردست نقصان بھی ہے۔

موبائل عاشقوں کے لیے رابطہ کا آسان ذریعہ بن گیا ہے۔ چند گھنٹوں کی چیاٹنگ کے بعد محبت ہو جاتی ہے۔ پیار و محبت میں ایک دوسرے کو دیکھنے کی چاہ بڑھ جاتی ہے پھر تصاویر کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس طرح اجنبی مرد اور ایک اجنبی عورت ایک دوسرے کے عشق و محبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔

ایک اخباری رپورٹ کے مطابق ۵۴ فیصد عورتوں کا کہنا ہے کہ وہ موبائل اس لیے استعمال کرتی ہیں کہ گھروں والوں سے بچ کر دوسروں سے رابطہ کر سکیں۔ چیاٹنگ سے ہنسے بستے گھر اجڑ رہے ہیں۔ میاں بیوی کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ بعض لوگ لڑکی قابل اعتراض تصویریں بنا لیتے ہیں پھر اس کو بلیک میل کیا جاتا ہے۔ اس طرح نوجوان نسل جنسی بے راہ روی اور فحاشی کے دلدل میں پھنس رہے ہیں۔ حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی صاحب نقشبندی مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ تنہائی میں موبائل اسکرین زلیخا کی طرح ہے جو

ہر جوان کو کہتی ہے آجا گناہ کرلیں۔لیکن اے نوجوانو تم سنت یوسفؑ کو زندہ کرتے ہوئے کہہ دینامعاذ اللہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ۔سیل فون چھپا ہوا دشمن ہے ۔شریف گھرانوں کی بچیاں اور بچے اس سیل فون کی وجہ سے ناجائز تعلقات میں گرفتار ہیں اور بیک وقت کئی کئی لڑکیوں اورلڑکوں سے معاشقہ چل رہا ہوتا ہے۔خدارااس نعمت کا صحیح استعمال کریں۔موبائل کواللہ کی نافرمانی اورعیاشی کے لیے استعمال نہ کریں۔والدین اپنی اولاد کی پوری خبر گیری کریں۔سر پرست اپنے بچوں کوٹو وہیلراور موبائل دے کران سے غافل نہ ہوں۔

میں سمجھتا ہوں کہ کچھ ہی لوگ ایسے ہوں گے جوموبائیل کا صحیح اور مثبت استعمال کرتے ہوں گے، ورنہ اکثر لایعنی کاموں، فحاشی، گندی فلمیں،عریاں تصاویر دیکھنے میں گرفتار ہیں،شہوت پرستی کی وجہ انسان اپنی جان ومال پرظلم کر رہا ہے،اخلاق واعمال تباہ ہو رہے ہیں،عزتیں لٹ رہی ہیں،موبائیل میں ایسے ایسے سائیٹ کھول رہے ہیں جس سے نہ صرف جنسی خیالات جنم لے رہے ہیں وہیں پرعورتوں کوبھی آزادیٔ خیالات کی طرف دعوت دی جارہی ہے،موبائیل کی تباہ کاریاں اب محدودنہیں رہیں لڑکیاں غیر مردوں کے ساتھ بھاگ رہی ہیں،جنسی جرائم عام ہیں ایسے حالات میں اسلام پر باقی رہنا مشکل ہوتا جارہا ہے،اخلاق وکردار کی تباہی ،عفت وپاکدامنی چاک ہوکر رہ گئی ہے،آج مسلم نوجوان ہروہ کام کرتے نظرآتے ہیں جس کی اسلام نے ممانعت کی ہے،آنکھیں نم ہوتی ہیں جب لڑکیاں بھی ان برائیوں کا حصہ بنتی نظرآتی ہیں،ہمیں ان برائیوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کوروکنا ہوگا۔

○○

چیاٹنگ اور جنسی بے راہ روی

سوشیل میڈیا کے اس دور میں غیر محرموں سے چیاٹنگ کرنا،فوٹو شیئر کرنا ، آن لائن بات چیت کرنا عام ہوگیا ہے ۔ انٹرنیٹ پر چیاٹنگ کا رواج ایک طرح کا فیشن بن گیا ہے اجنبی مرد اور اجنبی عورت کے درمیان چیاٹنگ ایک مہلک مرض ہے ۔ شریف گھرانے کی لڑکیاں بھی بند کمرے میں اپنے معاشقہ کو بہ آسانی فروغ دے رہی ہیں۔ جوانی کی عمر جوش سے بھری ہوئی اور ہوش سے خالی ہوتی ہے۔بعض لڑکیاں چیاٹنگ صرف اس لیے کرتی ہیں کہ ان کے خوابوں کا شہزادہ مل جائے یا کسی نوجوان سے رابطہ ہوجائے جو مالدار ہو، پیار کرنے والا ہو، اسی تلاش میں وہ کسی درندہ صفت انسان کے ہوس کا شکار ہوجاتی ہیں ایسی داستانیں بہت ہیں جنہوں نے چیاٹنگ پر گھر سے قدم نکالنے کی غلطی کی پھر وہ ہوس پرستوں کا شکار ہوگئی ۔ سوشیل میڈیا کی دوستی وغیرہ کچھ نہیں ہوتی ہر لڑکا اس طریقے سے اپنی ہوس کو مٹاتا ہے اور جو جال میں پھنس جاتی ہیں ان کی عزت اتار دیتا ہے۔کوئی لڑکا اگر فون پر محبت کا دعویٰ کرے یا آپ کو ملنے کے لیے باہر بلائے تو یاد رکھئے وہ آپ سے محبت نہیں کرتا، وہ آپ کے جسم سے پیار کرتا ہے۔ اگر وہ آپ کو اپنی عزت بنانا چاہتا تو کبھی وہ آپ کو گھر سے باہر نہیں بلاتا ۔ یاد رکھئے آپ کے محافظ صرف آپ کے شوہر بھائی اور باپ ہیں اور کوئی بھروسہ کے لائق نہیں۔ وہ آپ پر مر مٹنے کا دعویٰ ہی کیوں نہ کر دے، خدارا کسی اجنبی کے بہکاوے میں نہ آئیں۔

سوشیل میڈیا کے اس دور میں ایمان کے ڈاکو خاموش طریقہ سے ہماری آنے والی نسلوں کو جنسی بے راہ روی کا طرف ڈھکیل رہے ہیں۔ معاشرہ عشق ومحبت کے رنگ میں رنگا

ہوا ہے۔مخلوط تعلیم ،مخلوط ملازمتیں ، نیم برہنہ لباس ، بے پردگی جیسے وجوہات کی وجہ سے لڑکیاں عقیدہ وایمان، دین واسلام کے رشتہ ناطے، والدین ،خاندان کو چھوڑنے کے لیے کھڑی ہیں۔ کالج کلچر، بناؤ سنگھار، پکنک ،شاپنگ ،اسمارٹ فون ،مہنگے تحفے ،لیپ ٹاپ ،اسکوٹر دلا کر گھمانا پھرانا، فاسٹ فوڈ کھلانا،شیک ہینڈ ،بوس وکنار،بغل گیر ہونا یہیں سے شروع ہوتا ہے جنسی استحصال ، اسلام دشمن عناصر مختلف حیلے بہانے سے انہیں ورغلا کر گناہوں کے دلدل میں ڈھکیل رہے ہیں۔

چیاٹنگ کرتے کرتے تحسین نے صرف چودہ سال کی عمر میں ایک غیر مسلم لڑکے کے ساتھ بھاگ کر شادی کر لی چونکہ لڑکی نابالغ تھی اس لئے اس کے شوہر کو جیل جانا پڑا جیل سے رہائی کے بعد دونوں نے کورٹ میرج کر لی ان کے دو بچے بھی ہوئے خدا جانے کیا ہوا، پھر ان دونوں میں طلاق ہوگئی پھر ایک غیر مسلم لڑکے نے سہارا دیا، ڈھائی سال دونوں لیوان ریلیشن میں رہ رہے تھے پھر ان دونوں میں نا اتفاقی ہوگئی تو لڑکی اپنے میکے آ گئی ،مگر اس کے گھر والوں نے اس کو گھر میں گھسنے نہیں دیا، پریشان ہو کر اس نے ہوٹل میں ایک کمرہ لیا اور خودکشی کر لی پہلے کورٹ میرج پھر طلاق، پھر لیوان ریلیشن اور آخر میں خودکشی یہ ہے چیاٹنگ کے بعد گھر سے بھاگ کر شادی کرنے کا انجام، خدارا شادیاں اپنے والدین کی مرضی سے کیجئے۔

○○

پورن ویڈیو اور جنسی بے راہ روی

اس وقت موبائل پر فحش مناظر کا گھنٹوں مشاہدہ کرنا نوجوانوں کا محبوب مشغلہ بن گیا ہے۔ بیشتر نوجوان اپنی جنسی جذبات کی تکمیل کے لیے برہنہ تصاویر اور پورن ویڈیوز کا رخ کرتے ہیں۔ پورنوگرافی اس قدر عام ہو چکی ہے کہ شادی شدہ افراد بھی اس لت کا شکار ہیں۔ فحاشی، عریانی، بے حیائی گھر گھر پھیل رہی ہے۔ نوجوان عملی طور پر عریانی اور فحاشی کے زیر اثر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ نوجوان زنا کی فلمیں دیکھ دیکھ کر شہوت پرست ہوتے جا رہے ہیں۔ ایک لڑکے کا بیان ہے کہ میرے ایک دوست نے مجھے حالت زنا کی ویڈیو دکھائی۔ اس کی نحوست سے اب چھ مہینے ہو گئے میں نے نماز نہیں پڑھی، ہر وقت ناپاک رہتا ہوں، اگر نماز پڑھتا بھی ہوں تو سجدے میں وہی ننگی تصویر سامنے آ جاتی ہے۔ آپ سوچیے جہاں دن رات زنا کی فلمیں دکھائی جا رہی ہوں اور جہاں باضابطہ فحاشی اور جنس پرستی کی تعلیم دی جا رہی ہو، جہاں زنا کے مناظر کو گدھوں اور کتوں کی طرح جنسی اختلاط کرتے ہوئے دکھایا جا رہا ہو اور ہماری بے حسی کا عالم یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں اور نوجوانوں کو اس فحاشی کی بھینٹ چڑھتے دیکھتے ہیں پھر بھی کوئی ایسا نظر نہیں آتا جو خالص انسداد فحاشی اور جنسی بے راہ روی کو روکنے کا کام کر رہا ہو۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں وہ سب کچھ ہو رہا ہے جسے زبان وقلم پر نہیں لایا جا سکتا۔ ماں بیٹا، بہن بھائی، استاد اور شاگرد کو بھی اپنی ہوس کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ گناہ کے اعتبار سے سب سے بڑا گناہ ماں، بہن، سوتیلی ماں اور محارم کے ساتھ زنا کرنا ہے۔ محرم اور غیر محرم میں تمیز باقی نہیں رہی۔ ذلت اور کمینگی کی انتہا ہے کہ بعض اونچے حلقوں میں تبادلہ ازدواج کے باقاعدہ کلب قائم ہیں۔ خاندانی نظام بکھرتا جا رہا ہے۔ حسب

ونسب کا تصور ختم ہورہا ہے۔طلاقوں کی کثرت نے گھر اجاڑ دیئے ہیں۔اس کے پیچھے بہت ساری وجوہات ہیں ان میں سے ایک بہت بڑی وجہ پورنوگرافی کی لت ہے۔انسان اس کو دیکھ دیکھ کر اتنا متاثر ہورہا ہے کہ وہ اپنی ہوس کو پورا کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی ذریعہ ڈھونڈ رہا ہوتا ہے۔پورنوگرافی کی لت نشہ کی لت سے زیادہ خطرناک ہے۔نشہ کرنے کے لیے پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے مگر پورن ویڈیو صرف ایک بٹن دبانے کی ضرورت ہے کہ ہر چیز ہر کسی کے لیے دستیاب ہے۔فحش فلموں کو دیکھنا جنسی جذبات کی تسکین کے لیے نوجوانوں کی کثیر تعداد اس لعنت کا شکار ہے۔اس کے علاوہ عام فلموں میں بھی اشتعال انگیز جنسی مناظر پیش کیے جارہے ہیں۔ڈراموں اور فلموں کے ذریعہ عریانیت کو فروغ دیا جارہا ہے۔ اس کے نتیجے میں نوجوانوں پر جنسی جذبہ آسیب بن کر سوار ہورہا ہے اور یہ جنسی ہیجان موقع پا کر زنا بالجبر کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے ۔مردوعورت کا آزادانہ میل جول خواتین کا عریانیت کواپنانا، گرل فرینڈ بوائے فرینڈ کا کلچر اور نشہ آور اشیاء کا استعمال یہ وہ بڑے اسباب ہیں جن کی وجہ سے سماج میں جنسی جرائم واقع ہوا کرتے ہیں۔ بے حیائی شیطان کا بڑا ہتھیار ہے۔انسان کا بے حیائی کو اختیار کرنا سماج میں جنسی جرائم کے سیلاب کا سبب بنتا ہے۔ بیشتر فلموں اور ٹی وی ڈراموں میں عورت کو نیم برہنہ دکھایا جاتا ہے۔آزادانہ جنسی تعلقات ،غیر فطری جنسی رویہ خواتین کو فکر معاش کے لیے گھروں سے نکلنے پر مجبور کرنا ،خواتین کو برہنہ کر کے مردوں کی ہوس کی تسکین کا سامان کرنا یہ روایات یہاں کے ہندو سماج کی تہذیب سے میل کھاتے ہیں اور نہ ہی اسلامی اقدار سے۔

ماں باپ کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی خوب دیکھ بھال کریں۔سینما، ٹی وی، موبائل پر اخلاق سوز ویڈیو دیکھنے سے بچائیں۔فحش مواد دیکھنے سے انسان میں جنسی خیالات جاگ اٹھتے ہیں جو بالآخر جنسی بے راہ روی کی طرف لے جاتے ہیں۔تنہائی کے گناہ میں سب سے

بڑا محرک مخرب اخلاق گندی اور ننگی فلمیں، اس میں جو کچھ دکھایا جاتا ہے وہ کسی بھی مذہب کے لحاظ سے جائز نہیں ہے اب تو فحش نگاہی کے باقاعدہ مصنفین موجود ہیں۔ محرم رشتوں کے آپسی جنسی تعلقات سے متعلق گندی کہانیاں لکھ رہے ہیں اور ویڈیو بنا رہے ہیں۔ یہ پیشہ ور لڑکے اور لڑکیاں جس انداز سے ایک دوسرے سے شہوت پوری کرتے دکھاتے ہیں عام گھریلو عورتیں اس انداز کو اختیار کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی اور نہ ہی اپنی بیوی سے ایسی امید رکھنا۔

پوری ویڈیو میں اعضائے رئیسہ اور مباشرت والے عمل کو انسانی فطرت سے ہٹ کر حد سے زیادہ بڑھا چڑھا کر دکھایا جاتا ہے۔ نوجوان ان فلموں کو دیکھ دیکھ کر خود اپنے بارے میں نامکمل مرد ہونے کے احساس کمتری میں مبتلا ہو رہے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ پورن ویڈیوز میں دکھایا جاتا ہے وہ کیمرہ کا کمال ہے۔ حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

پورن ویڈیو بہت ہی غلط اور بری چیز ہے، پھر بھی نوجوان اس کے عادی ہو جاتے ہیں ایک رپورٹ کے مطابق پورن ویڈیو دیکھنے والوں میں مرد حضرات کے ساتھ خواتین بھی برابر کے شریک ہیں ایک بارہ سالہ لڑکی نے اپنی چھ سالہ قریبی رشتہ دار لڑکی کے ساتھ زیادتی کر لی، تفتیش پر معلوم ہوا کہ یہ لڑکا پورن ویڈیو دیکھتا تھا۔ اسی طرح نویں جماعت کی طالبہ پورن ویڈیو دیکھتے دیکھتے اپنے ہم جماعت لڑکے سے جنسی تعلق پیدا کر لئے ان کی نانی یا دادی نے پیٹ کے ابھار پر شک کیا اور دواخانہ پہنچنے پر یہ انکشاف ہوا کہ بچی چھ مہینہ کی حاملہ ہے۔

○○

فحش فلم دیکھ کر بھائی نے بہن کے ساتھ منہ کالا کیا

ایمان اور اسلام سے برگشتہ کرنے والی سوشیل میڈیا کی بے انتہا کثرت ہوگئی ہے۔ فحش پورن ویڈیو دیکھنے کی بیماری عام ہوتی جارہی ہے۔موجودہ نوجوان نسل وقت سے پہلے بوڑھی ہورہی ہےاور آنے والی نسل وقت سے پہلے جوان ہورہی ہے۔

کیا بچے، کیا جوان، کیا بوڑھے سب بلو فلمیں کافی ذوق وشوق کے ساتھ دیکھی اور دکھائی جارہی ہیں جس میں مرد وعورت اپنے جسم کے پوشیدہ حصوں سے بھی کپڑے اتار دیتے ہیں۔ اس طرح مرد وعورت کو زنا کاری کرتے دیکھا جاتا ہے۔نوجوان لڑکے اور لڑکیاں چھپ چھپ کر فحاشی اور عریانی پر مبنی فلم دیکھ رہے ہیں۔زنا سے بھری فلمیں دیکھنے سے رفتہ رفتہ شیطان زنا تک پہنچا ہی دیتا ہے۔حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی صاحب مدظلہ العالی لکھتے ہیں کہ ماں باپ کسی تقریب میں شرکت کے لیے گئے ہوئے تھے۔ بیٹی گھر میں اکیلی تھی، کچھ دیر بعد بھائی گندی فلم دیکھنے میں مصروف ہوگیا۔تھوڑی دیر بعد بہن بھی اس کمرے میں داخل ہوئی۔دونوں گندی فلم دیکھتے رہے جس کے نتیجے میں شہوت کا اس قدر غلبہ ہوا کہ بھائی نے بہن کے ساتھ منہ کالا کیا جب بہن کو اس کا احساس ہوا تو دوسرے دن بہن نے پنکھے سے لٹک کر پھانسی لے لی۔اس کے پاس ایک تحریر ملی جس میں مندرجہ بالا پورا واقعہ درج تھا۔ پھانسی لینے کی وہی وجہ بتائی گئی تھی (حیااور پاک دامنی)

اگر کسی کے سر پر ہوس کا بھوت سوار ہورہا ہےتو وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ہمارا رشتہ کیا ہے، ہماری عمر کیا ہے، کیا ہم جوکر رہے ہیں وہ ٹھیک کررہے ہیں۔ساری باتوں کو بھول کر وہی شہوت کو پورا کرنے کے لیے کسی بھی حد تک لوگ چلے جارہے ہیں۔خواتین میں بے

شرمی، بے حجابی، فحاشی اور عریانیت اور جنسی بے راہ روی بڑی تیزی سے بڑھتی جارہی ہے۔ لڑکیاں عشق ومحبت میں مبتلا ہوکر اپنا دین وایمان بیچ کر غیروں کے ساتھ اپنا منہ کالا کررہی ہیں۔ایمان کے ڈاکو خاموشی سے ہماری نسلوں کو کفر والحاد کی طرف ڈھکیل رہی ہیں۔ یہ ایک مہلک مرض ہے۔ ہنستے گھر اجڑ رہے ہیں۔ معاشرہ عشق ومحبت کے رنگ میں رنگا ہوا ہے۔نئ نسل میں جنسی بے راہ روی، شادی شدہ زندگیوں میں تلخیاں، خلع وطلاق کی بہتات، گھریلو تشدد کے واقعات، لڑکیوں کو زندہ جلائے جانے یا خودکشی کے واقعات آئے دن اخبارات کی زینت بن رہے ہیں۔

آج ہمارا معاشرہ طرح طرح کی برائیوں کی آماجگاہ بنتا جارہا ہے معصوم بچیوں کے ساتھ جنسی زیادتی ایک سنگین مسئلہ ہے، بدلا پور کی معصوم لڑکیوں کے ساتھ جنسی زیادتی کا مسئلہ پورے ملک میں موضوع بحث بنا ہوا تھا۔ انڈیا کی حکومت کی جانب سے جاری کردہ تازہ اعداد وشمار کے مطابق ہر پندرہ منٹ میں ایک بچہ جنسی زیادتی کا شکار ہوتا ہے، بی بی سی کی گیتا پانڈے نے بتایا کہ دنیا بھر میں بچوں کے خلاف جنسی زیادتی کے جرائم سب سے زیادہ انڈیا میں ہوتے ہیں، بچیوں کو جنسی زیادتی کرنے کی کئ وجوہات ہوسکتی ہیں ان میں سے ایک سب سے بڑی بیماری پورن ویڈیو دیکھنے کی بیماری ہے جو انسان کو شہوت پرست بنادیتا ہے، دوسری وجہ نشہ کرنا، نشہ کا استعمال انسان کے ہوش وحواس کو گم کردیتا ہے، بعض گھروں میں لڑکیاں اپنے قریب ترین رشتہ داروں کے جنسی تشدد کا شکار بن جاتی ہیں۔

○○

اورل سیکس

موجودہ زمانے میں سوشیل میڈیا اور موبائل کا بلا ضرورت استعمال سے نوجونوں کے دماغ محفوظ نہیں، آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے تو پھر عملی دنیا میں بھی ویسا ہی کرنا چاہتی ہے۔ ایک شریف آدمی کو ان کے تعلقات کی نوعیت جان کر ہی گھن آتی ہے جو کسی قانونی و اخلاقی ضابطہ کے پابند نہیں۔ اپنے ہونٹوں کا زبان کا منہ کا استعمال جب اپنے پارٹنر کے پرائیویٹ پارٹ کو چومنے، چاٹنے میں لگا دیتے ہیں اس کو اورل سیکس کہتے ہیں۔ یہ فحش اور گندی فلموں کی دین ہے اس کے لیے قرآن و احادیث میں کوئی واضح حکم تو موجود نہیں البتہ یہ کام کراہیت سے خالی نہیں ہے پیشاب، پائخانہ منی و مذی وغیرہ اگر کپڑے پر لگ جائے تو کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے، جن جگہوں پر ہاتھ لگانے کے بعد ہم صابن سے ہاتھ دھوتے ہیں اس جگہ کو منہ میں ڈالیں گے تو کیا اچھا لگے گا۔ لڑکا، لڑکی کی شرمگاہ کو چاٹنا اور لڑکی لڑکے کی شرمگاہ کو اپنے منہ میں رکھنا صرف تھوڑے سے مزے کے لیے کیا اس طرح خواہش پوری کرنا پسند کرو گے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اورل سیکس سے تقریباً وہ سارے انفیکشن ہو سکتے ہیں جو انسان کی ہلاکت کا ذریعہ ہیں۔ ہم نے سیکس کو صرف پیاس بجھانے کا ذریعہ سمجھ کر اس کے اندر بھی وہ تمام کام کر دیا ہے جو ایک جانور کرتا ہے۔ جانور کھاتا ہے، پیتا ہے اور سیکس کرتا ہے۔ انسان بھی کھاتا پیتا ہے سیکس بھی کرتا ہے تو پھر ایک جانور اور انسان میں کیا فرق ہے۔

اسی طرح حصول لذت کی خاطر میاں بیوی کا بھی ایک دوسرے کی شرمگاہوں کو چومنا، چاٹنا بھی انتہائی غیر مہذب، غیر اخلاقی و غیر انسانی فعل ہے جس منہ سے پاک کلمہ پڑھا جاتا ہو، قرآن کی تلاوت کی جاتی ہو اس منہ کو ایسے گندے کاموں میں استعمال کرنے

کو دل کیسے گوارا کر سکتا ہے۔میاں بیوی ایک دوسرے سے جنسی لذت ضرورت حاصل کریں مگر غیر انسانی حرکتوں کا ارتکاب نہ کریں۔حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحبؒ سے یہ مسئلہ کسی نے پوچھا کیا اپنی شرمگاہ کو عورت کے منہ میں دے سکتے ہیں تو مفتی صاحب نے لکھا ہے کہ شرمگاہ کا ظاہری حصہ پاک ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر پاک چیز کو منہ لگایا جائے یا اس کو چوما چاٹا جائے لہذا شرمگاہ کو چومنے اور زبان لگانے کی اجازت نہیں ہے۔سخت مکروہ اور گناہ ہے۔یہ جانوروں کی صفت ہے۔اگر شہوت کا غلبہ ہے تو پھر صحبت کر کے اس شہوت کو ختم کر دیا جائے۔فتاوی عالمگیر جلد ٦ ،صفہ نمبر ٦ ٢٤۔ کتاب الکراہیۃ میں نقل کیا ہے۔فتاوی رحیمیہ میں دیکھنا ہو تو دسویں جلد صفحہ نمبر ۱۷۸ پر جائز اور ناجائز کے تحت نقل کیا ہے۔صاحب فتاویٰ قاسمیہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ فرط شہوت میں بھی عورت کی شرمگاہ کو بوسہ دینا، چومنا سخت مکرہ اور گناہ ہے جو جانور کی صفت اور علت ہے۔اس سے پرہیز کرنا چاہئے (فتاوی قاسمیہ ۲۳۔جلد، صفحہ نمبر ۵۲) البتہ مذکورہ بالا جسم کے ان حصوں کے علاوہ باقی تمام حصوں سے استفادہ جائز ہے۔اسی طرح ایام حیض میں ناف سے لے کر گھٹنے تک کے حصہ سے شوہر کو استفادہ کا موقع نہ دے اور نہ مرد کے لیے حلال ہے کہ بیوی کو اس پر مجبور کرے ورنہ اس فعل کے مرتکب گناہ گار ہوں گے (اسلامی فقہ)

○○

شرمگاہ کی حفاظت

مسلمان مرد وعورت کے لیے جن پسندیدہ اوصاف اور خوبیوں کا اللہ کی طرف سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ ہے ان میں سے ایک شرمگاہ کی حفاظت کا وصف بھی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے" وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ " اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں (الاحزاب ۔ ۳۵)

سورہ مومنون کی ابتدائی آیات میں ایمان کے اوصاف بیان فرمائے ہیں ان صفات میں چوتھی صفت یہ بیان فرمائی 'وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ۝ (مومنون) وہ مومن کامیاب ہیں جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں بجز اپنی بیویوں اور باندیوں کے اپنی خواہش پوری کریں تو ان پر کوئی ملامت نہیں اس کے علاوہ شہوت پوری کرنا چاہیں تو وہ حد سے گزرنے والے ہیں پھر آخر میں ارشاد ہے" اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۝ (مومنون) یہی لوگ جنت الفردوس کے وارث ہیں جہاں ہمیشہ رہیں گے۔ ایک اور جگہ آیا" أُولَئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ (معارج ۔ ۳۵) یہ لوگ عزت کے ساتھ باغوں میں رہیں گے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنت کے باغات کی خوشخبری سنا رہے ہیں جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہاں شرمگاہ کی حفاظت سے مراد زنا اور زنا تک لے جانے والے اسباب سے بچانا ہے۔ قرآن وحدیث میں جگہ جگہ مسلمان مرد وعورت کو شرمگاہوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ سورج معارج میں ہے کہ

صرف اپنی منکوحہ بیویوں اور مملوکہ باندیوں سے ہی شہوت پوری کرنے کی اجازت ہے۔ اس کے علاوہ قضائے شہوت کا کوئی طریقہ شریعت میں ہرگز جائز نہیں۔ اسی طرح قرآن میں یہ بھی وضاحت آئی کہ شرمگاہوں کی حفاظت نہ کرنا قابل ملامت عمل ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو زبان اور شرمگاہ کے شر سے بچ گیا وہ شرور سے بچ گیا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے لیے اپنی رانوں کی درمیانی چیز (شرمگاہ) اور جبڑوں کی درمیانی چیز (زبان) کی حفاظت کی ضمانت دے دے میں اسے جنت میں داخل ہونے کی ضمانت دیتا ہوں (بخاری)

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو سختی سے آگاہ فرمایا کہ اپنی نظریں نیچی رکھو اور شرمگاہوں کی حفاظت کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو بے نور بنا دے گا (الترغیب والترہیب)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ لوگوں کے جہنم میں جانے کا ذریعہ بننے والی چیز کثرت سے کونسی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زبان اور شرمگاہوں کی بے احتیاطی (مسند احمد۔ ۲،۲۹۱)

عبدالرحمن بن عوفؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر عورتیں پنج وقتہ نمازوں، ماہ رمضان کے روزوں، شرمگاہ کی حفاظت اور شوہر کی اطاعت کا اہتمام کرے تو اس کے صلہ میں روز قیامت اس سے کہا جائے گا کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جاؤ (مسند احمد۔ ۱،۱۹۱) حضرت عبادہ بن صامتؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، تم اپنی طرف سے میرے لیے چھ باتوں کی ضمانت دیدو میں تم کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ جب بولو سچ بولو، جب وعدہ کرو وفا کرو، جب امین بنائے جائے تو امانت ادا کرو، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، اپنی نگاہیں پست رکھو، اپنے ہاتھ دوسروں ک ایذا رسانی سے

روکے رکھو (مستدرک الحاکم ۔ ۴، ۳۹۵)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ نے سب سے پہلے انسان کی شرمگاہ بنائی اور فرمایا یہ تیرے پاس امانت ہے اس کو اس کے حق کے علاوہ کہیں اور استعمال نہ کرنا، حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اس شخص پر جو قصداً بلا کسی عذر کے شرمگاہ کو یا اجنبی عورت کو دیکھنے والا ہو (مشکواۃ) احادیث میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ نے قریش کے نوجونوں کو مخاطب کرکے فرمایا اے قریش کے نوجوانو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، زنا مت کرو جو اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اس کے لیے جنت ہے (الترغیب والترہیب)

مسلمان مرد و عورت کے لیے جو اوصاف اللہ کی طرف سے اجرِ عظیم کا وعدہ ہے ان میں سے ایک شرمگاہ کی حفاظت ہے۔

شرمگاہ کی حفاظت کے لئے نگاہ کی حفاظت ضروری ہے، جو لوگ بدنظری کے مرتکب ہوجاتے ہیں بس اپنی نظروں کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں ان کی شرمگاہیں بے قابو ہوجاتی ہیں، پھر انسان کو فحش کام کرنے پر مجبور کردیتی ہیں تو معلوم ہوا کہ آنکھ ابتدا کرتی ہے اور شرمگاہ انتہا، ایک حدیث میں ہے کہ صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا سب سے زیادہ لوگ جہنم میں کس وجہ سے جائیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے۔ (ترمذی)

○○

ستر دیکھنے کی ممانعت

انسانی جسم کا وہ حصہ جس کو ستر کہا جاتا ہے اسے چھپانا ابتداء ہی سے فرض ہے اور یہ فرض تمام انبیاء کی شریعت میں آیا ہے۔ ویسے انسانی فطرت میں بھی شرم وحیا اور ستر پوشی داخل ہے اور اسی شرم وحیا کا تقاضہ ہے کہ وہ دوسروں کے سامنے اپنی شرمگاہ کو چھپاتا ہے۔ جسم کے بہت سے حصوں کو چھپانا فطرت ہے اور ننگا پن فطرت کے خلاف ہے۔ حضرت آدمؑ اور ان کی بیوی کو جنت کا لباس عطا کیا گیا تھا جب انہوں نے اللہ کے منع کردہ درخت کا پھل کھالیا تو سب سے پہلے ان کے جسم پر جنت کا جو لباس تھا وہ اتار لیا گیا تو فوراً وہ مضطربانہ اپنے جسم کے خاص حصوں کو درخت کے پتوں سے ڈھکنے لگے، حالانکہ جنت کی اس وسیع دنیا میں صرف آدم وحوا ہی تھے جن کو قرآن نے یوں بیان فرمایا ''وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ (اعراف۔ ۲۲) اور وہ دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے چپکانے لگے اسی طرح جسم کے پوشیدہ اعضاء کو چھپانے کا عمل پتھر کے زمانے ہی سے چلا آرہا ہے۔

البتہ میاں بیوی کا ایک دوسرے کی شرمگاہوں کو دیکھنا فی نفسہ جائز تو ہے لیکن شرمگاہوں پر نظر ڈالنا یہ نامناسب بات ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں تھی لیکن نہ تو کبھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ستر دیکھا اور نہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ستر پر نظر ڈالی (ابن ماجہ) اسی طرح بلاضرورت مرد کا مرد کی شرمگاہ کو دیکھنا اور عورت کا عورت کی شرمگاہ کو دیکھنا بھی حرام ہے۔

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی ران نہ کھولو اور نہ کسی زندہ یا مردہ کی ران کو دیکھو کیا تجھے معلوم نہیں کہ ران ستر میں ہے (بخاری) بلاضرورت

ستر دیکھنے اور دکھانے والے پر اللہ کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نے ستر کے حدود مقرر کیے ہیں، یاد رہے کہ وہ پامال نہ ہوں۔ شریعت میں مرد آدمی کو ناف سے گھٹنوں تک کا ستر ہے اور عورت کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنے چہرے اور دونوں ہاتھ کی کلائیوں کے علاوہ پورا جسم ستر ہے محرم اور نامحرم سے ہر وقت چھپانا ہے اور اگر فتنہ کا اندیشہ ہو تو چہرہ بھی چھپانا فرض ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ کوئی مرد کسی مرد کی شرمگاہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کو دیکھے اور نہ ہی کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹ کر سوئے، کیونکہ اس صورت میں حرام کاری اور بدکاری کا اندیشہ زیادہ رہتا ہے، شہوانی خیالات متحرک ہوتے ہیں کسی کا ستر دیکھنا یہ بھی بدنظری کی ایک صورت ہے، کسی طرح بھی جائز نہیں کہ بلاوجہ انسان کسی کی شرمگاہ دیکھے، یہاں تک کہ خود اپنی شرمگاہ کو بھی بار بار دیکھنے سے پرہیز کریں۔

امام غزالیؒ اپنی کتاب احیاء العلوم میں لکھتے ہیں جو مرد اپنی بیوی کی شرمگاہ دیکھتا ہے ممکن ہے کہ اس کو نسیان بھولنے کی بیماری لاحق ہو جائے یا آنکھوں کی بینائی کمزور ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ جو حضرات اپنی بیوی کی شرمگاہ کو دیکھ کر جماع کرتے ہیں ان کی اولاد نافرمان ہو جائے آج بہت سارے والدین اپنی اولاد کی نافرمانی کی شکایت کرتے ہیں، ہوسکتا ہے کہ ان میں یہ پہلو پایا جاتا ہو، تقویٰ اسی میں ہے کہ شرمگاہ کو نہ دیکھا جائے۔

○○

عفت و پاک دامنی

عفت و پاک دامنی ایک ایسا وصف ہے جو اسلامی تعلیمات میں مطلوب ہے اور اسلامی معاشرہ کی عمارت جن راستوں پر کھڑی ہے ان میں ایک ستون کا نام پاک دامنی ہے۔ حرام شہوت رانی، زنا کاری اور بدکاری شریعت کی نگاہ میں بدترین جرم ہے۔ جو شخص بیوی بچوں کے بارے میں یہ چاہتا ہے کہ وہ پاک دامن رہے تو خود بھی پاک دامنی کی زندگی گزارے۔ جو دامن عفت کو تار تار کرے، بے حیائی کا راستہ اختیار کرتا ہے تو اس کے اہل وعیال کی طرف سے عفت و پاکیزگی کی کوئی ضمانت نہیں۔ جب مرد عورتوں کے پاک دامن کو داغدار کریں گے تو ان کے حصہ میں پاک دامن عورتیں کہاں سے آئیں گی۔ لہٰذا پاک دامنی کا صلہ اور بدلہ پاک دامنی کی صورت میں اور بدکاری کا بدلہ بدکاری کی صورت میں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کی عورتوں کے بارے میں پاکیزگی اختیار کرو تو لوگ تمہاری عورتوں کے بارے میں پاکیزگی اختیار کریں گے۔ (الجامع الصغیر)

ارشاد خداوندی ہے ''لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ'' (الانعام۔ ۱۵۱) اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ ہوں اس آیت کی تفسیر میں ابواللیث سمرقندیؒ لکھتے ہیں کہ ''ظهر سے مراد بڑا گناہ زنا ہے اور بطن سے بوس وکنار ہے۔'' آج بے حیائی، بے شرمی، فسق وفجور کا بازار ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بے حیائی عام ہوتی جارہی ہے۔ لوگ اس کو گناہ ہی نہیں سمجھ رہے ہیں بلکہ گناہ اور بے حیائی کے کاموں کو ٹیلنٹ کا نام دے کر فخر کیا جارہا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ

حرام چیزوں کو حلال کرلیں گے۔ نام بدل بدل کر، زنا کاری کا نام دوستی رکھ لیا، شراب کا نام جام صحت رکھ لیا، گانے بجانے کے نام آرٹ رکھ لیا، جب آدمی ان کو برا ہی نہیں سمجھتا تو پھر ندامت کہاں سے پیدا ہوگی۔ اچھے خاصے پڑھے لکھے دیندار نمازی لوگ اس میں مبتلا ہیں۔ بے حیائی آگئی حیا چلی گئی، ایمان چلا گیا۔ قرآن میں شادی کو پاک دامنی کا ایک ذریعہ قرار دیا گیا۔ پاک دامنی کا اصل مقصد اللہ کی رضا حاصل کرنا اور تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ پاک دامنی کا مفہوم صرف جسمانی صفائی کے ساتھ روحانی اور اخلاقی صفائی بھی ہے۔ قرآن وحدیث میں ایمان والے اور نیک بندوں کی چند خوبیاں ذکر کر کے ان کو جنت کی خوشخبری دی گئی۔ انہیں اوصاف میں سے ایک خوبی یہ بیان فرمائی کہ یہ لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اور عفت و پاک دامنی کی زندگی گزارتے ہیں۔ سورہ معارج میں اللہ کے نیک بندوں کی چند خوبیاں بیان کر کے یہ خوشخبری دی گئی کہ یہ لوگ قیامت کے روز جہنم کی ہولناکیوں سے بچا کر عزت واحترام کے ساتھ بہشت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ ان خوبیوں میں سے عفت اور پاک دامنی کا بھی ذکر ہے۔ قرآن میں عفت کی تلقین کی گئی جیسا کہ سورہ نور میں ہے مرد وعورت کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنی چاہیے اور اپنی پاک دامنی کی حفاظت کرنی چاہیے۔

اسلام حیا کا مذہب ہے، عصمت وعزت کی حفاظت کا درس دیتا ہے۔



شرم وحیا

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں پیدائشی وقت سے کچھ ایسی خوبیاں رکھی ہیں کہ انہیں خوبیوں میں سے ایک خوبی شرم وحیا کی دولت ہے۔ یہی وہ خوبی ہے جس سے انسان ہزاروں برائیوں سے بچتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حیا ایسی پاکیزہ چیز ہے جس کے اندر بھی ہوگی اسے زیب وزینت عطا کرے گی اور بے حیائی ایسی چیز ہے جس کے اندر بھی ہوگی اس کا حلیہ بگاڑ کے رکھ دے گی جس بندے کے اندر حیا ہوگی اسے ایمان کی لذت نصیب ہوگی اور بے حیائی ایمان سے محرومی تک لے جائے گی۔ علماء نے فرمایا ہے کہ حیا اصطلاحاً ایسی کیفیت کا نام ہے جو اسے عیب والے کاموں سے روکتی ہے۔ حیا اللہ رب العزت کے صفات میں سے ایک صفت ہے۔ لغت میں حیا کے معنیٰ ہیں کسی چیز سے جھجھکنا اور اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے نہ ظاہر کرنے کا جذبہ کہ میری ذاتی زندگی کسی پر ظاہر نہ ہو جائے اور اس کو شرم سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ شرم یہ بھی ایک فطرت ہے، یہی شرم ایمان کے بعد حیاء میں تبدیل ہو جاتی ہے جو اعضائے انسانی سے ظاہر ہوتی ہے۔ مثلاً کسی خاتون کو بے پردہ ہونے سے جھجھک آئے، شرم آئے تو یہ حیا ہے جو مطلوب ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ’’الحیاء خیر کلة‘‘ حیا خیر ہی خیر ہے ایک حدیث میں ہے کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حیا اور ایمان کو ساتھ ساتھ پیدا کیا جب تک حیا باقی رہتی ہے ایمان بھی باقی رہتا ہے اور اگر ان میں سے کوئی ایک چیز اٹھالی جائے تو دوسری بھی چلی جاتی ہے۔ حیا مسلمان کا باطنی زیور ہے ایک روایت میں آتا ہے کہ فرشتوں میں سب سے زیادہ باحیا فرشتہ حضرت اسرافیلؑ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی حیا کی وجہ سے اپنے پروں

میں چھپ جایا کرتے ہیں۔ امت محمدیہ میں سب سے زیادہ باحیا انسان حضرت عثمان غنیؓ تھے۔ جنت میں حضرت آدم وحواؑ کا لباس چھین لیا گیا، میاں بیوی دونوں برہنہ ہو گئے، ان کو شرم وحیا آئی تو ان دونوں نے درخت کے پتے لگا لیے۔ حالانکہ میاں بیوی کا آپس میں کوئی پردہ نہیں ہوتا مگر حیا کا تقاضہ ہے کہ وہ لباس پہنے، بے لباس ہونا یہ فطرت کے خلاف ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک خاتون کے بیٹے کا انتقال ہو گیا۔ وہ جلدی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ کر کوئی مسئلہ پوچھیں جب وہ جانے لگی تو کسی نے کہا کہ تمہارے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے اور تم اتنی جلدی میں ہو مگر تم چہرے کا نقاب ڈالنا ترک نہیں کیا تو اس خاتون نے جواب دیا کہ میرے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے لیکن اس سے میرے لیے پردے کا حکم تبدیل نہیں ہو جاتا۔ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ جب انسان کے دل سے گناہ کی ہیبت اور حیا رخصت ہو جاتی ہے تو اس میں کوئی بھلائی باقی نہیں رہتی۔ حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ حیا یہ ہے کہ اپنی سابقہ نافرمانیوں سے اللہ کی ہیبت پائی جائے۔

حضرت ابوسلمان درانی بیان فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا کہ اے میرے بندے جب تک تو مجھ سے شرماتا رہے گا میں لوگوں سے تیرے عیوب بھلاتا رہوں گا۔ لوح محفوظ سے تیری لغزشیں محو کرتا رہوں گا اور قیامت کے روز تجھ سے سختی نہ کروں گا۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو مسجد سے باہر نماز پڑھتے دیکھ کر ابوسلمان درانی نے پوچھا تم مسجد کے اندر داخل ہو کر کیوں نماز نہیں پڑھتے اس نے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ اس کی نافرمانی کرنے کے بعد اس کے گھر میں داخل ہوں۔ بعض کتب میں لکھا ہے جب بندہ اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو دعا کے رد کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور وہ میری نافرمانی کرتا ہے لیکن مجھ سے نہیں شرماتا۔ صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پوری زندگی گزاری ہے مگر آپ سے ایک لفظ بھی ایسا نہ سنا جو کہ حیا کے خلاف ہو بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

شرم وحیا کا یہ عالم تھا کہ میاں بیوی کے تعلقات صحابہؓ کے سامنے بیان کرتے ہیں تو ایسی خوبصورت زبان استعمال کرتے ہیں کہ بات سمجھ میں بھی آجاتی ہے اور اس میں کوئی بے حیائی کا پہلو بھی نہیں ہوتا۔ صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ وہ کنواری لڑکی جس کا ابھی نکاح نہ ہوا ہو اس کی نگاہوں میں وہ شرم وحیا نہ ہوگی کہ جو اللہ نے اپنے محبوب کی نگاہوں کو عطا فرمائی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ بڑا حیا والا ہے اور تم سے بھی یہی توقع رکھتا ہے کہ حیا والے بن جاؤ۔

قرآن مجید نے عورت اور مرد کے تعلقات کو شرم وحیا کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک نہایت ہی لطیف مثال کے ذریعہ بیان فرمایا ''هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ'' (بقرہ ۱۸۷) عورتیں تمہارے لیے لباس کا درجہ رکھتی ہیں اور تم ان کے لیے لباس کا درجہ رکھتے ہو۔ یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں کہ جس بندے نے اللہ سے حیا کی اللہ تعالیٰ اس بندے کو عذاب دینے سے حیا فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ سے حیا کرو جیسا کرنے کا حق ہے (مشکوٰۃ)

سلمان بن عبدالملکؒ فرماتے ہیں کہ جب اللہ رب العزت کسی بندے کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس میں سے حیا نکال دیتے ہیں وہ بے حیا بن جاتا ہے اور وہ ذرا بھی شرم محسوس نہیں کرتا۔ حضرت زید بن طلحہؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر دین کی ایک خاص عادت ہوتی ہے اور اسلام کی عادت اور امتیازی خوبی حیا ہے (شعب الایمان) ویسے تو ہر انسان کچھ نہ کچھ شرم وحیا کا مادہ رکھتا ہے کوشش کرتا ہے کہ برائی کرتے وقت کوئی اسے دیکھ نہ لے مگر شریعت میں حیا سے مراد انسانوں سے حیا کے ساتھ اللہ سے شرم کرنے کی تلقین کرتا ہے اور یہ شرم وحیا والی صفت بہت سی خوبیوں کی جڑ اور بہت سی برائیوں سے بچانے والی ہے۔ خاص طور پر جنسی نوعیت کے جتنے گناہ ہیں ان سب میں حیا ایک پردہ

اور رکاوٹ بن جاتی ہے۔ یہ حیا ہی ہے کہ باپ بیٹی کے درمیان، بھائی اور بہن کے درمیان، سسر اور بہو کے درمیان پردہ ہے۔ خدانخواستہ اگر حیاء کا خاتمہ ہو گیا تو بیٹی اور اجنبی عورت برابر ہے تو جس طرح آدمی انسانوں سے حیا و شرم کرتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بھی حیا کرے۔ اللہ سے حیا یہی ہے کہ انسان اپنے تمام اعضاء کو گناہوں اور بے حیائی کے ہاتھوں سے بچائے۔ آج ہر طرف عریانی، بے حیائی، فحاشی بڑھتی جارہی ہے۔ مسلمانوں کے اندر سے بھی شرم و حیا کی صفت ختم ہوتی جارہی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ ایسا نہ ہو جائے کہ لوگ برسرراہ گدھوں کی طرح ایک دوسرے سے شہوت رانی کریں گے۔ امام نوویؒ نے لکھا کہ گدھوں کی طرح برسرعام مرد، عورتوں سے زنا کریں گے نہ انہیں شرم آئے گی اور نہ کچھ پرواہ ہوگی (شرح النووی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک معاشرہ میں بے حیائی نہ پھیل جائے۔ شادی بیاہ کی تقاریب کو دیکھ لیجئے اس میں پہننے والے لباس کو دیکھئے حیا کا جنازہ نکل جائے، عورت جتنی بے حیا ہوتی ہے اتنی ہی وہ بے قرار ہوتی ہے۔ اس کے کئی وجوہات ہیں، موبائیل اور سوشل میڈیا کا آزادانہ استعمال، فحاشی اور عریانی، مرد و زن کا مخلوط نظام، حجاب کا فقدان دین اسلام سے دوری، شادی بیاہ میں تاخیر، کوایجوکیشن کی وجہ سے لڑکے اور لڑکی کے درمیان دوستی اور فرینڈ شپ اس کے بعد ایک دوسرے کو لائف پارٹنر بنانے کی کوشش اللہ کی پناہ، یہ بے حیائی اور بے شرمی کی انتہاء ہے۔

○○

حیااورایمان

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ اللہ سے حیا کرو، جیسا کہ حیا کا حق ہے۔صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ حیا سے یہ مرادنہیں جوتم کہتے ہو بلکہ جوشخص اللہ سے حیا کا حق ادا کرے تو اسے چاہئے کہ سر اور جو کچھ سر کے ساتھ ہے اسکی حفاظت کرے، پیٹ اور جو کچھ پیٹ کے ساتھ ہے اس کی حفاظت کرے اور اسے چاہئے کہ موت کو اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کو یادرکھے اور جوشخص آخرت کی بھلائی کا ارادہ کرتا ہے وہ دنیا کی زینت وآرائش کوچھوڑ دیتا ہے۔پس جس شخص نے ایسا کیا تو اس نے اللہ سے حیا کی (مشکواۃ)

اس حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حیا کا مطلب تمام جسمانی اعضاء کوظاہری اور باطنی تمام گناہوں اور برائیوں سے بچانا ہے۔اس حدیث میں بنیادی طور پر تین باتوں کے بارے میں نشاندہی فرمائی ہے۔(۱) سر کی حفاظت،سر کی حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اپنا سر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے سامنے نہ جھکائے ،نہ عبادت کے طور پر اور نہ تعظیم کے طور پر(۲)اسی سر کے ساتھ جو اعضاء منسلک ہیں مثلاً آنکھ، کان، زبان کی حفاظت کرے (۳) پیٹ کے ساتھ حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ وہ چیزیں جو پیٹ کے قریب ہیں جیسے شرمگاہ، ہاتھ، پاؤں اور دل ان سب چیزوں کی حفاظت کرے۔ایک بندہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے کچھ نصیحت فرمادیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کرو جیسے تم اپنی قوم کے کسی نیک بندے سے کرتے ہو، اللہ کا مقام اس نیک بندے سے بڑھ کر ہی ہے اور وہ

ہر حال میں دیکھ رہا ہے، سن رہا ہے، ہم تنہائیوں میں ستر دروازوں کے اندر ہوں پھر بھی پروردگار ہمیں دیکھ رہا ہے۔ حیا کے بارے میں نبی کریمؐ نے فرمائے جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے دعاء کیلئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ میں اس کو خالی ہاتھ کیسے لوٹاؤں اور ایک جگہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو سفید بالوں والے مومن سے بھی حیا آتی ہے کہ اس نے کلمہ پڑھتے بال سفید کر لیے، ساری زندگی اسلام پر گزاری، اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے ایسے بندے کو عذاب دیتے ہوئے کاش سفید بال والوں کو بھی اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے حیا آتی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ بڑا حیا والا ہے اور تم سے بھی یہی توقع رکھتا ہے کہ حیا والے بن جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اذا لم تستحی فاصنع ماشئت (بخاری۔۶۱۲۰) کہ جب تم میں شرم نہ رہے تو پھر جو چاہے کرو جس میں حیا ہوتی ہے وہ شہوانی، شیطانی کاموں سے دور رہتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ '' (النحل۔۹۰) اللہ تعالیٰ فحاشی اور منکر سے روکتا ہے۔

شرم وحیا کے مقابلہ میں بے حیائی کے لیے قرآن پاک میں فحشاء کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اسلام ظاہر اور باطن ہر طرح کی بے حیائی سے منع کرتا ہے۔ سورہ اعراف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ آپ یوں کہہ دیجئے کہ بلاشبہ میرے رب نے ظاہر و باطن، کھلے چھپے برائی کے سارے کاموں کو حرام کر دیا ہے۔ سب سے بڑی بے حیائی یہ ہے کہ شہوات کی تکمیل میں انسان شرم وحیا کی صفت سے عاری ہو کر ناجائز راستہ اختیار کرے اور یہ بدترین بے حیائی والا گناہ ہے۔ شرم وحیا ایمان کا جز ہے۔ ہر برائی کے لیے رکاوٹ ہے حیا اور پاک دامنی لازم وملزم ہیں۔ ان دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہوا حیا اور ایمان دونوں ہمجولی ہیں اگر ان میں سے ایک نہ رہے تو دوسری صفت بھی رخصت ہو جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''الحیاء من الایمان'' حیا ایمان کا حصہ ہے (مشکوٰۃ)

موسیقی اور گانا بجانا زنا کی طرف لے جاتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے ''وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ ''(سورۃ لقمان ۔آیت ۶)اور کئی لوگ کھیل تماشے کا سامان خریدتے ہیں تا کہ اللہ کی راہ سے بہکائیں ۔حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ قسم اٹھا کر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں لھوالحدیث سے مراد گانا بجانا ہے(تفسیر ابن کثیر)تفسیر کشف الرحمن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت کے ذریعہ ہراس چیز کو حرام قرار دیا ہے جو اللہ کی عبادت اوراس کی یاد سے غافل کردے ۔آج ہمارے معاشرے میں میوزیک اور رقص گانا سننا اور سنانا بہت عام ہو چکا ہے ۔گھر گھر گلی گلی، ہوٹل دکان، ایئر پورٹ اور بازاروں میں موسیقی گانے سنائی دیتے ہیں ۔ میوزیک دورحاضر کا ہمہ گیر فتنہ ہے جس سے شیطانی،شہوانی خیالات پیدا ہورہے ہیں ۔ حضورﷺ نے فرمایا کہ گانا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے ۔حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ موسیقی دل میں زنا کے خیال کو اس طرح پیدا کرتی ہے جس طرح پانی سبزہ کو اگاتا ہے ۔ٹی وی،موبائل،انٹرنیٹ کی صورت میں شہوت کو ابھارنے والے اورحیا کا خاتمہ کرنے والے آلات گھر گھر کی زینت بنادیئے گئے ہیں ۔ٹی وی پر ہر وقت اشتہار اورڈراموں میں طوائفیں ناچتی ہیں کہنے کو یہ اشتہار ہیں آدھ ننگی ٹانگیں بے تحاشہ میوزیک کے ساتھ مسلسل ناچ گانے اب برائی نہ رہی ۔آج اشتہارات اور مارکٹنگ میں عورت کی نسوانیت کو استعمال کیا جارہا ہے ۔لڑکیوں کو نچا کر نیم برہنہ بدن کی نمائش کرکے فروخت کیا جارہا ہے ۔اس طرح نوجوان نسل کو فحاشی اور جنسی بے راہ روی کا عادی بنایا جارہا ہے ۔جو شخص موسیقی اور گانے سننے کا عادی ہوتا ہے وہ شخص بہت جلد دین سے

بھی دور ہوجاتا ہے اور ایمان کے ضائع ہونے کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ امام زین العابدین ابن انجم حنفیؒ لکھتے ہیں کہ گانا ہر برائی کی جڑ اور گناہ کبیرہ ہے اور جنسی بے راہ روی کا ذریعہ ہے یعنی دل و دماغ پر شیطان مسلط ہوجاتا ہے اور پھر زنا جیسے کبیرہ گناہ کا مرتکب کرواہی دیتا ہے۔ مشہور عالم دین یزید بن ولیدؒ کا ارشاد ہے کہ تم گانے بجانے سے بچو اس سے حیا کم اور شہوت زیادہ ہوجاتی ہے۔ اس میں زنا کی طرف لے جانے میں جادو کی طرح اثر ہے۔ بعض لوگ موسیقی ،گانا بجانا، تفریحی مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں اور اسے اپنی پریشانیوں میں روح کی غذا سمجھتے ہیں۔ بھلا جو چیز حرام ہو اس میں سکون کہاں ، ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا دف کے علاوہ ہر قسم کا میوزیک حرام ہے، بانسری کی آواز سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کانوں میں انگلی ڈالنا ثابت ہے۔ ایسے گانوں کے سننے کی ممانعت ہے جس میں کسی عورت کے قدوخال بالوں اور آنکھوں اور پوشیدہ اعضائے جسم کی تعریف کی جائے۔ اسی طرح جس میں شراب نوشی کی رغبت دلائی گئی ہو اور ایسا گانا جو شہوت کو بھڑکانے والا ہو اس کا سننا، سنانا حلال نہیں ہے۔ اسی طرح وہ اشعار بھی جس میں کسی انسان کا مذاق اڑایا گیا ہو یا ہجو کی گئی ہو اور ایسا کھیل تماشہ جس میں گندی اور جھوٹی باتیں ہوں عورت کے اعضائے بدن کی نمائش ہو یا نامحرم مردوں کے سامنے عورت کا رقص ہو یہ سب باتیں حرام ہیں۔ یہ جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اہل فکر علماء کی عبارتوں سے ماخوذ ہے۔

مسلم معاشرہ کی تباہی اور بربادی کے اسباب میں ایک بڑا سبب موسیقی، گانا بجانا بھی ہے۔ میوزیک، رقص وسرور دور حاضر کا دل و دماغ پر چھا جانے والا مغربی فتنہ ہے۔ میوزیک میں کفر والحاد و بے دینی کا پیغام ،ذہن و دماغ کی گندگی و اخلاقی تباہی سے بھرا ہوا ہے جو شہوانی جذبات کو بھڑکاتے ہیں، موسیقی کا نشہ، شراب کے نشہ سے زیادہ سخت اور مضر ہے۔

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ موسیقی اور میوزیک کے ساتھ گلوکاراؤں اور فاحشہ عورتوں

اور فاحشہ مردوں کی آوازیں شامل ہوجائیں تو گناہ اور ڈبل ہوجاتا ہے۔ اہل علم نے کہا ہے کہ گانا بجانا زنا کی طرف لے جاتا ہے، موسیقی اس دور کا بہت بڑا فتنہ ہے جس سے بے حیائی پھیل رہی ہے جبکہ مذہب اسلام میں گانا بجانا رقص و ناچ حرام ہے۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں بے حیائی عام ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس میں طاعون پھیلا دیتے ہیں (الکبائر) اس بے حیائی اور فحاشی کے نتیجہ میں ایسی ایسی بیماریاں جنم لے رہی ہیں جن کا پہلے لوگوں کو کوئی علم نہ تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس امت میں زمین میں دھنسنے، پتھر برسنے اور شکلیں بگڑنے کا عذاب ہوگا اور یہ اس وقت ہوگا جب لوگ شراب پئیں گے ناچنے گانے والی عورتیں رکھیں گے۔ میوزیک اور موسیقی بجائیں گے (ترمذی) اور ایک حدیث میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور موسیقی کو حلال ٹھرائیں گے۔ (بخاری)

میوزک کے نقصانات:

میوزک سننے سے شہوت میں زیادتی ہوتی ہے۔ (مشہور عالم دین یزید بن ولید کا قول)

(۱) جو آدمی میوزک سنے گا قیامت میں ان کو دردناک عذاب دیا جائیگا۔ (قرطبی)

(۲) میوزک سننے والا نبی علیہ السلام کا باغی ہوتا ہے۔ (نیل الاوطار)

(۳) میوزک سننے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (نیل الاوطار)

(۴) میوزک کا شوق نفاق کا سبب ہے۔ (مشکوۃ شریف)

(۵) میوزک سے لطف اندوز ہونا کفر ہے۔ (نیل الاوطار)

(٦) میوزک سننے والے کا جان و مال تباہ ہوجاتا ہے۔ (روح المعانی)

(۷) حضرت مولانا عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ جو آدمی موسیقی سنتے سنتے مرجائے تو قبر میں اس کا چہرہ خنزیر کا چہرہ بن جاتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

فحاشی اور بے حیائی پھیلانے والوں کا انجام

تمدنی ارتقاء سے آج تک شیطان اور اس کے چیلوں کی پہلی ترجیح عریانی، فحاشی اور بے حیائی کو عام کرنا رہا ہے۔ مردوزن کے مخلوط اجتماعات اور اس میں عریانی، فحاشی، بے حیائی کے نت نئے طریقے اس کثرت سے ظاہر ہو رہے ہیں کہ عقل حیران اور ضمیر انگشت بدنداں ہے۔ موجودہ ماحول سے متاثر ہوکر مسلم معاشرہ بھی بے حیائی اور فحاشی کے دلدل میں پھنستا چلا جارہا ہے اور جس نے بھی بے حیائی میں زندگی گزاری اور دنیا میں بے حیائی پھیلائی اللہ نے ان کو دنیا میں ذلیل ورسوا کیا ہے۔ یہ قرآن کا سچا وعدہ ہے۔ ''اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ '' جو بھی بے حیائی پھیلائے گا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اس دنیا میں اور آخرت میں (نور ۱۹) اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایمان والوں کے درمیان بے حیائی، عریانی اور فحاشی پھیلانے والوں کو وارننگ دی ہے اور انہیں اور خبردار کیا ہے کہ اگر وہ اس کام سے باز نہ آئیں توبہ کریں تو اللہ اس دنیا میں ذلیل ورسوا کرے گا اور آخرت کا عذاب ہے، ہی ایک بے حیائی کی افواہ واشاعت کا اتنا بڑا گناہ ہے تو پھر جو لوگ دن رات معاشرہ میں اخبارات، ویڈیو اور ٹی وی فلم ڈراموں کے ذریعے سے گھر گھر بے حیائی پھیلا رہے ہیں اللہ کے یہاں یہ لوگ کتنے بڑے مجرم ہوں گے۔ (سورہ نور) میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سخت ترین وعیدیں دی ہیں جو مسلمانوں میں فحاشی پھیلاتے ہیں اور لوگوں نے دیکھا بھی کہ جن جن لوگوں نے فحاشی اور بے حیائی پھیلائی ہے ان کی بیوی ان کے بچے نافرمان ہوگئے، ان کی گھریلو زندگی کا سکون غارت ہوگیا اور آخر میں وہ ایسی ایسی لاعلاج بیماریوں میں مبتلا ہوکر موت کی آغوش

میں چلے گئے ۔ یہ اللہ کا قانون ہے ’’مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ‘‘ (النساء۔ ۱۲۳) تم برا عمل کرو گے ہم اس کا بدلہ دیں گے یعنی جو بھی اس سے وابستہ ہو اللہ تعالیٰ بیماریوں میں، تکلیفوں میں پریشانیوں میں مبتلا کر دیتا ہے ۔ آج ایک منظم سازش کے تحت مسلمانوں میں بے حیائی پھیلائی جارہی ہے کیونکہ اگر مسلمانوں سے کہا جائے کہ تم ایمان کو ترک کر دو تو یہ کبھی بھی نہیں کریں گے لہذا ان کو بے حیا کیا جائے ۔ جب حیا کا جوہر لٹ جائے گا تو پھر ایمان کے ثمرات بھی ختم ہو جائیں گے ۔’’ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ‘‘ (انعام ۔ ۱۵۱) اور بے حیائی کے کام خواہ وہ ظاہر ہوں یا چھپی ہوئی ان کے قریب نہ جاؤ ۔ اس آیت میں تمام ظاہری باطنی بے حیائی کے کاموں کے پاس پھٹکنے سے بھی روک دیا گیا ۔ فواحش فاحشہ کی جمع ہے جن کا ترجمہ بے حیائی سے کیا جاتا ہے اور اس کے مفہوم میں وہ تمام بڑے گناہ داخل ہیں جو عام زبان میں بدکاری کے معنی میں بولا جاتا ہے ۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آخر زمانے میں میری امت کے کچھ لوگ بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ ہو جائیں گے ۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کیا وہ توحید و رسالت کا اقرار کرتے ہوں گے، فرمایا ہاں وہ (برائے نام) نماز، روزہ اور حج بھی کریں گے ۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر یہ ان کا حال کیوں ہوگا ؟ فرمایا وہ آلات موسیقی، رقاصہ عورتوں اور طبلہ سارنگی وغیرہ کے رسیا ہوں گے اور شراب پیا کریں گے، وہ رات بھر لہو ولعب میں مصروف رہیں گے اور جب صبح ہو گی تو بندر اور خنزیروں کی شکل میں مسخ ہو چکے ہوں گے ۔ (ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء ۔ جلد ۳ صفحہ ۱۱۹)

○○

ٹی وی سیریلس اور جنسی بے راہ روی

شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار ٹی وی ہے۔موجودہ دور میں اس کی وجہ سے جنسی بے راہ روی کو مزید وسعت اور پھیلاؤ حاصل ہو گیا ہے۔فحاشی ،عریانیت اور شہوت انگیز مناظر کو ماں باپ ، بہو بیٹے ، بیٹیاں سب کے سب ایک ساتھ مل کر شوق سے دیکھ رہے ہیں۔اس کے زہریلے اثرات سے ہر چھوٹا بڑا متاثر ہو رہا ہے۔ ماہرین کا تجزیہ ہے کہ فلمیں،ٹی وی سیریل،موبائل میں فحش تصاویر اور ویڈیوز جنسی رغبت میں اشتعال پیدا کرتی ہیں جس کے نتیجے میں جنسی زیادتی کے واقعات آئے دن پیش آتے رہتے ہیں۔فلم ،موبائل ، ٹی وی سیریل آج یہ تینوں گناہوں کے سب سے طاقتور،مضبوط ذرائع واسباب بن گئے ہیں۔

مردوں کے اندر سے غیرت اور عورتوں کے اندر سے حیا ختم ہوتی جارہی ہے جن کی وجہ سے معاشروں کے معاشرے تہس نہس ہو رہے ہیں۔ٹی وی سیریل کے ذریعہ عورتوں اور بچوں کے دماغ کو خراب کیا جارہے ۔ دوخاندانوں میں دوری پیدا ہورہی ہے ۔ سیریل میں ہوتا کیا ہے اور کس طرح دکھایا جاتا ہے کہ پیار ایک سے کرے گی شادی دوسرے سے کرے گی پھر زندگی میں کوئی تیسرا آئے گا ، دوسرا جائے گا پھر چوتھا پسند آئے گا اور جو دوسرا مر گیا تھا وہ پھر زندہ ہوگا۔ پھر کنفیوژ ہو جائے گی کہ چوتھے کے ساتھ جاؤں یا دوسرے کے ساتھ جاؤں ۔حرام ریلیشن شپ کو پرموٹ کیا جارہا ہے۔

سیریل کا مطلب یہ ہوتا کہ جو گھروں میں ہو رہا ہے وہ دیکھا جائے اس کو لوگ زیادہ قبول کرتے ہیں۔ اس طرح کے سیریل بار بار دکھائے جائیں گے تو بچوں کے عقل وشعور میں یہ بات بیٹھ جائے گی کہ یہ کوئی بری بات نہیں ہے ۔شادی شدہ عورتوں کے کنوارے

لڑکوں سے معاشقہ، کنواری لڑکیوں کا شادی شدہ مردوں سے معاشقہ دوستوں کی بہنوں سے معاشقہ، بہو کی سسر کی طرف رغبت، بیوی کا دوسرے شخص سے یارانہ،شوہر کو معلوم ہے مگر وہ بیوی کی محبت میں اس کو برداشت کرتا ہے۔ ایک آدمی کو دوسرے کی بیوی کے پیچھے گھومتا، رال ٹپکاتا ہوا دکھایا جارہا ہے کیونکہ اپنی بیوی سے دوسروں کی بیوی اچھی لگتی ہے کیوں بیویوں کو غیر مرد پسند آتے ہیں جو ایک لڑکی کے پیچھے اپنی پوری زندگی خراب کرلیتا ہے۔اس کا چکراس کے ساتھ اوراس کا کسی اور کے ساتھ یہی سب کچھ بے حیائی دکھائی جارہی ہے۔ یہی سب کچھ ہم دیکھ رہے ہیں اوراپنی بیٹیوں کو بھی دکھارہے ہیں۔خاندان ٹوٹ رہے ہیں۔ مشترکہ خاندانی نظام درہم برہم ہوتا جارہا ہے۔شادی کے بعد دلہن الگ رہنے کو ترجیح دے رہی ہے یہ سب ٹی وی سیریل سے سیکھے ہوئے اسباق ہیں۔

خدا کے لیے سیریل دیکھنا بند کرو، یہ صرف آپ کو ہی نہیں بلکہ آنے وای نسلوں کو بھی برباد کردے گا۔ ہیروئن کو سہاگ رات مناتے ہوئے دکھایا جاتا ہے ، آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ، بوس وکنار کرتے دکھایا جاتا ہے۔علاوہ ازیں کنڈوم کے اشتہار، ماہواری میں استعمال ہونے والا پیاڈ،غیرضروری بالوں کی صفائی کا کریم ،حمل معلوم کرنے کا آلہ کھلے عام بتایا جارہا ہے۔آج اشتہار میں چاہے گاڑی ہو یا فرنیچر ہر چیز کی مارکیٹنگ میں عورت کی نسوانیت کو استعمال کیا جارہا ہے مستورات کے نیم برہنہ بدن کی نمائش کرکے فروخت کیا جارہا ہے۔اس طرح نوجوان نسل کو فحاشی بے حیائی اور جنسی بے راہ روی کا عادی بنایا جارہا ہے۔افسوس کہ پانچ وقت کی نماز تو ہم سے پڑھی نہیں جاتی مگر دوتین گھنٹے سیریلوں کے پیچھے برباد ہوجاتے ہیں۔ یاد رکھنا آخرت میں ہمارے ہرایک عمل کا حساب لیا جائے گا۔

○○

تصویر اور اس کے فتنہ انگیز نتائج

تصویر سازی کے ذریعہ حسن و جمال کی نمائش عام بات ہوگئی ہے۔ غیر محرم کے خدوخال کو اتنا باریک بینی سے نہیں دیکھا جاسکتا جتنا تصویر کے ذریعہ دیکھنا ممکن ہے۔ گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ کی فحش تصویریں تنہائی میں گھنٹوں للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنا جنسی بے راہ روی تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔ جس طرح غیر محرم کو دیکھنا حرام ہے اسی طرح اس کی تصویر دیکھنا بھی حرام ہے اس لیے کہ یہ گندے فوٹوز نوجوانوں کے حواس میں شدید ہیجان پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں اور شہوانی جذبات کو بھڑکانے کا سبب ہیں۔ اسی مصوری کی وجہ سے کتنوں کی عزت و آبرو چلی گئی۔ اس فتنہ کے کرشموں میں سے نہ دین محفوظ ہے اور نہ اخلاق۔ فحش تصاویر دیکھنا زندہ آدمی کو دیکھنے سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ اسی طرح اخبارات و جرائد میں شائع ہونے والی ننگی تصویروں کو دیکھنا بھی حرام ہے۔

آج کل موبائل میں برہنہ تصاویر دیکھنے کا رواج عام ہوگیا ہے۔ گھر گھر شہوت پرستی کا عذاب ہے۔ اس دور میں خاتون ایک مرکزی حیثیت حاصل کرچکی ہے۔ اشتہار سے لے کر منیجر تک خواتین موجود ہیں، عریانیت فحاشی، زناکاری، شہوت انگیز مناظر اور دنیا بھر کے خرافات کی اشاعت ہورہی ہے۔ تصویر کشی اصلاً ناجائز ہے۔ مگر اب اس کی کثرت ہے۔ مسجدوں میں نمازیوں کی تصویریں، علماء ومشائخ مجلس وعظ کی تصویریں، مجلس نکاح کی تصویریں غرض ہر جگہ تصویریں ہی تصویریں خاص طور پر جنسی جذبات کو برانگیختہ کرنے والی تصویں کا چلن عام ہوگیا ہے۔ جاندار کی تصاویر پر مشتمل ویڈیو دیکھنا یا ایسی فلمیں جس میں فحش مواد ہو جن میں محرمات کے ساتھ بدکاری کے مناظر ہوں دیکھنا یہ عمل کبیرہ گناہوں

میں سے ہے۔ اسی لیے شریعت نے انسان کے ہر ایسے عمل کو جس میں خرابی کا شائبہ بھی ہو اسے حرام قرار دیا خواہ وہ بظاہر اچھا ہی معلوم ہوتا ہو یہ معاشرہ کو بے حیائی جنسی بے راہ روی اور جانوروں جیسا بنانے کی گہری سازش ہے۔ آج سے تقریباً دس بیس سال پہلے تک فحش تصاویر اور ناجائز ویڈیو کلپ وغیرہ کا حصول کافی حد تک دشوار اور مشکل ہوا کرتا تھا لیکن آج موبائل اسکرین یا کمپیوٹر کے بٹن کو ہلکا سا ٹچ کرنے سے سارے مناظر سامنے آجاتے ہیں۔

سوشیل میڈیا پر بدنگاہی کے مواقع جتنی آسانی اور جتنی مقدار میں میسر ہیں کہیں اور نہیں ہیں۔ برہنہ اور نیم برہنہ مرد اور عورتوں کے ویڈیوز، فحش اور شہوانی تصاویر، محبت اور بے حیائی کے شارٹ فلموں کا سیلاب ہے، لہٰذا بند کمرے میں بیٹھ کر انسان قسم قسم کی گندی تصاویر، ویڈیوز سے اپنی آنکھوں کی شہوت کو پورا کرتا ہے۔ حالانکہ اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ فرشتے اس کی ہر حرکت کو ریکارڈ کر رہے ہیں۔ کل قیامت کے دن اس کے اعضاء اس کے خلاف گواہی دیں گے۔ انسان ہر وقت اللہ کی سی سی ٹی وی نگرانی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں ''لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ'' (سورہ مائدہ ۹۴) اللہ تعالیٰ جاننا چاہتا ہے کہ کون کون اللہ تعالیٰ سے غائبانہ ڈرتا ہے۔ تنہائی میں اپنے جسمانی اعضاء کی خاموشی و بے زبانی سے دھوکہ مت کھاؤ اس لیے کہ ایک دن ان کے بولنے کا بھی دن آنے والا ہے۔

قرآن میں ہے کہ '' اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (یس۔۶۵) آج ہم ان کے منہ پر مہر لگادیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پیران کے کرتوت کی گواہی دیں گے۔ خلوت میں معصیت زیادہ خطرناک ہے۔ ایک بزرگ کا ارشاد ہے جب کوئی آدمی گناہ میں مبتلا ہو عین اس وقت ہوا کے جھونکے سے دروازے کا پردہ ہلنے لگے اور اس کے

ملنے سے آدمی یہ سمجھ کر ڈر جائے کہ کوئی آ گیا یہ شخص مخلوق کے دیکھنے کے اندیشے سے بھی ڈرتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ یقیناً دیکھ رہے ہیں پھر بھی خوف نہیں کرتا۔کوئی شخص بند کمرے میں گندے تصاویر دیکھنے میں مشغول ہو اور دروازے پر کچھ آہٹ محسوس ہو تو اس کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔کلیجہ منہ کو آجاتا ہے۔سانسیں رک جاتی ہیں دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے پھر وہ اپنا کمپیوٹر بند کر کے دروازہ کھول کر دیکھتا ہے تو وہاں بلی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ قریب ہے اس کا خوف کیوں نہیں۔کسی بزرگ کا ارشاد ہے ظاہر میں اللہ کا دوست اور باطن میں اللہ کا دشمن نہ ہو۔تنہائی اور خلوت کے گناہوں سے بچو، بطور خاص اہل خانہ کی غیر موجودگی میں بندہ خلوت کو جتنی زیادہ پاکیزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے شاد و آباد رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ (الانعام: ۱۲۰) وہ گناہ بھی چھوڑ دو جو علانیہ کرتے ہو اور وہ بھی گناہ چھوڑ دو جو چھپ کر کرتے ہو، یہ خلوت کے گناہ انسان کی تباہی اور بربادی کا ذریعہ ہیں اس کا سب سے بڑا محرک انٹرنیٹ ہے، برہنہ تصاویر، نیم برہنہ ہوش ربا رقص، مخرب اخلاق کلپ تنہائی میں دیکھ رہے ہیں، کل قیامت کے دن جب ہماری بیوی، بچے اور والدین کے سامنے یہ ریل چلائی جائے گی اس وقت کتنی شرمندگی ہوگی، اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن میں فرمایا اتق اللہ، اللہ سے ڈرو تاریکی میں ہوں یا روشنی میں گھر میں ہوں یا جنگل میں، صرف خوف خدا ہی انسان کو گناہ سے روک سکتا ہے۔

○○

غیر شرعی لباس اور جنسی بے راہ روی

اللہ تعالیٰ نے مرد کے دل میں عورت کی اتنی خواہش رکھ دی ہے کہ جتنی پیاس کو پانی کی اور بھوکے کو کھانے کی ہوتی ہے بلکہ بعض لوگ کھانے پینے سے تو صبر کر سکتے ہیں لیکن عورت سے صبر نہیں کر سکتے۔ انسانی خواہشات میں زیادہ خواہش عورتوں کی ہے۔ انسان کسی عورت کو خوبصورت لباس میں ملبوس دیکھ کر اس کو اپنی بیوی سے خوبصورت خیال کرتا ہے۔ اس عورت کے ساتھ نکاح کرنے یا قریب جانے کی کوشش کرتا ہے ایسا شخص جانور اور حیوان کی مانند ہے ۔جنسی بے راہ روی کے فروغ میں عورتوں کا چھوٹے باریک اور تنگ کپڑے پہننا بھی داخل ہے ۔نوجوان لڑکے اور لڑکیاں برسرعام بے حیا لباس پہن کر بے حیائی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ پردہ کے احکامات میں یہ بھی ہے کہ مرد وعورت ایسا لباس نہ پہنا کریں جس سے اعضاء چھپنے کے بجائے اور ابھر کر آ جائیں۔

حدیث میں باریک لباس پہننے والی خواتین کو ملعون اور جنت سے محروم بتایا گیا اس لیے کہ شریعت اسلامی میں لباس کا اصل مقصد جسم کا پردہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہنم میں جانے والی بعض عورتوں کی یہ صفت بیان فرمائی کہ وہ لباس پہننے کے باوجود بھی ننگی ہوں گی۔ (مسلم ۲۔۲۰۵) اور ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ آدمی ایسا لباس پہنتا ہے جسے پہننے کے باوجود بے لباس رہتا ہے۔ آج کل فیشن میں یہ دونوں چیزیں کثرت سے رائج ہوگئی ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں ایسا لباس اختیار کرنے والوں پر لعنت بھیجی گئی ہے۔ دشمنان اسلام نے اس دور میں جو ملبوسات ڈیزائن کیے ہیں اس کو چہار دیواری میں محرم رشتہ داروں کے سامنے پہننا بھی جائز نہیں۔

جب سے جینس اور ٹی شرٹ کا بے ہودہ فیشن چلا ہے بے غیرتی عام ہوگئی ہے۔ بڑے بڑے دینداروں کے بچوں نے دوپٹے اتار دیئے، برقع اتار دیئے، غیرت ختم ہوگئی اور جو برقع عورت کے پردے اور زیب وزینت کو چھپانے کے لیے تھا اور وہی برقع بے حیائی اور نمائش کا ذریعہ بن گیا ہے۔ چمک دمک اور جسم کے نشیب وفراز کو ظاہر کرنے والا یہ برقع پردہ نہیں بلکہ کھلی بے پردگی ہے۔ عورت کو ڈھانپنے بجائے مزید عریاں کر رہی ہے۔ پہلے خواتین گھروں سے مکمل حجاب میں نکلتی تھیں۔ آہستہ آہستہ حجاب گیا صرف ڈوپٹہ رہا پھر آہستہ آہستہ ڈوپٹہ سر سے اتر کر گلے میں آ گیا اور اب وہ گلے سے اتر کر الماری کی زینت بن گیا۔ خدارا اپنی بچیوں کو شرعی پردے کی تعلیم دیں۔

آج کل چھوٹے چھوٹے اور بے ڈھنگے لباس پہننے کا رواج چل پڑا ہے، کم لباسی، چھوٹا لباس اور چست تنگ لباس، برائی کی بہت بڑی وجہ ہے ایک حدیث میں آیا کہ بہت سی عورتیں لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی، یعنی کپڑوں کے اندر سے بھی ان کا جسم جھلکتا ہوگا، سوشیل میڈیا پر ایک انٹی نے کہا تھا کہ آج جو ریپ ہو رہے ہیں ان میں چھوٹے کپڑوں کا بہت زیادہ رول ہے۔ شارٹ کپڑوں کی وجہ سے چھیڑ چھاڑ کے واقعات کا ہونا ایک معمولی بات بن گیا ہے، کپڑے پہننا انسان کی اپنی پسند ہوتی ہے مگر اتنے چھوٹے کپڑے نہیں پہننا چاہئے جس سے خود ہی غیر محفوظ سمجھنے لگو راستوں میں ایسے درندے بہت ملیں گے جو برقع والوں کو بھی گندی نظر سے دیکھتے ہیں۔

○○

نابالغ بچیوں کا لباس

دور حاضر میں بچیوں کو بڑی عورتوں والے فیشن کرانا ایک عام رواج بن چکا ہے۔ جب مائیں بیوٹی پارلر سے تیار ہو کر آتی ہیں تو وہ اپنی سات آٹھ سالہ بچی کو بھی وہیں سے تیار کرواتی ہیں۔ نتیجہ یہ کہ پانچ چھ سال کی بچیوں کی ساتھ درندگی کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ اگر بچیوں کو بنایا سنوارا جائے، زینت والے کپڑے پہنائے جائیں، بالوں کو پر کشش بنایا جائے، لپ اسٹک، کاجل، کریم پاوڈر، پرفیوم ڈیزائن والی مہندی لگائی جائے تو انہیں پردہ بھی مکمل عورتوں جیسا کروانا چاہئے۔ وہ بچیاں جن کی عمریں سات سال سے کم ہوتی ہیں ان کے لیے نہ پردہ ہے نہ ستر لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ انہیں ننگا رکھا جائے یا غیر اسلامی لباس کی عادت ڈالی جائے۔

بچی کو بچپن ہی سے حیا پیدا کرنے کے لیے نہ تو دوسروں کے سامنے کپڑے بدلوائیں نہ نہلائیں تا کہ اسے پتہ ہو کہ اس جگہ کو دوسروں کے سامنے ننگا کرنا بری بات ہے۔ یاد رہے کہ بچی خود مکلف نہیں لیکن والدین مکلف ہیں اگر وہ بچی کو غیر اسلامی لباس پہناتے ہیں تو ان سے رب کریم اس کا مواخذہ بھی کرے گا۔ اگر آپ کو اپنی بچیوں سے محبت ہے تو ان کے بچپن ہی سے اسلامی لباس پہننے کی عادت ڈالیں۔ مغربی لباس پہننے سے دور رکھیں۔ قرآن ایک دوسری جگہ یوں کہا ''يٰبَنِيۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمۡ لِبَاسًا يُّوَارِىۡ سَوۡاٰتِكُمۡ وَرِيۡشًا ؕ'' (سورۃ اعراف۔ ۲۶) اے اولاد آدم بے شک ہم نے تمہارے لیے ایسا لباس اتارا ہے جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپائے اور تمہیں زینت بخشے۔ لباس انسانی تمدن کا ایک حصہ ہے جسم کی ستر پوشی کے ساتھ انسان کی خوبصورتی میں

اضافہ کرتا ہے۔ آج ستر پوشی کا لباس بھی معاشرہ سے رخصت ہوتا جارہا ہے۔ مرد وعورت کے درمیان لباس کا جو فرق تھا وہ بھی مٹتا جارہا ہے۔ اوڑھنی لباس کا لازمی حصہ تھا جس سے سر اور سینہ ڈھکا جاتا تھا لیکن اب اوڑھنی ہوا ہوگئی۔ والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو بچپن ہی سے شرم وحیا کی تعلیم دیں۔

میڈیا اور غیر مسلموں کی نقالی، ڈراموں میں پائی جانے والی کھلی بے حیائی معاشرہ کا ناسور بنتی جارہی ہے۔ والدین اپنے بچوں کو ماڈرن لباس پہنانے لگے ہیں جن سے ان کی حیا خود بخود جاتی رہتی۔ ڈوپٹے غائب تو اونچی اونچی شرٹ، لگن، پتلون مکسی منی ڈریس کی بھرمار ہونے لگی ہے۔ دیکھنے میں آیا کہ پہلے بازو کھلے پھر بغل ہاتھ کھلے پھر پنڈلیاں کھلیں اب تو رانیں بھی کھول کر پارکوں میں تفریح گاہوں میں آنے لگی ہیں۔ نہ شرم رہی نہ لحاظ، برہنگی اور ننگے پن کا ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ بے حیائی اور فحاشی انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ کیا لڑکے کیا لڑکیاں فیشیل، ویکسین ہیئر اسٹائل کپڑے ایسے کہ جسم کا ایک ایک حصہ دکھائی دے عجیب برا حال ہے اور اپنی اس حرکت کو روشن خیالی تصور کر رہے ہیں۔ جب ایسا ماحو ہوگا تو شیطانی حرکات کیوں نہ حملہ آور ہوں گے۔ کیوں نہ اغوا، عصمت ریزی جنم لے گی۔ جو لباس طوائف بھی پہننے سے حیا کرتی تھی اب جدید تعلیمی اداروں میں شریف گھرانوں کی لڑکیاں پہنتی ہیں۔ یہ صرف امیر گھرانوں کی حد تک ہی نہیں بلکہ میڈل ولوئیر کلاس کی بھی یہی صورتحال ہوگئی ہے۔ آج برائی کو برائی سمجھنا بھی چھوڑ دیا گیا ہے۔

○○

اگر آپ چاہتے ہیں کہ بچیاں محفوظ رہیں تو ان پر عمل کریں

۱۔اپنی بچیوں کو کبھی کسی بھی مرد ٹیچر کے پاس اسکول پڑھنے یا قاری صاحب کے پاس قرآن پڑھنے کیلئے نہ بھیجیں۔

۲۔ جب بچی کچھ بڑی بڑی لگنے لگے تو اسے دکان پر چیز لینے کیلئے نہ جانے دیں۔

۳۔ بچیوں کو کم لباس یا تنگ لباس پہنا کر باہر مت بھیجیں بلکہ گھر میں مکمل کپڑے پہنا کر رکھیں۔ ہمیشہ کشادہ کپڑے پہننے کی عادت ڈالیں۔

۴۔ بچیوں کو چھوٹے یا بڑے مرد بچوں کے سامنے نہ نہلائیں اور نہ ہی پیشاب وغیرہ کروائیں، بچیوں کے اعضائے ستر بچپن ہی سے پردے میں رہنی چاہیئے۔

۵۔ کسی تقریب میں جانا ہو تو بچیوں کو بچیوں جیسا تیار کریں عورتوں کے مشابہ مت بنائیں۔ میک اپ کر کے، تنگ کپڑے پہن کر چھوٹی چھوٹی عورتیں لگ رہی ہوتی ہیں اس طرح مردوں کے ہوس کا شکار بننے کے مواقع پیدا کوتے ہیں۔

۷۔ بالغ لڑکیوں کو یا قریب البلوغ بچیوں کو غیر محرم کے ساتھ کبھی موٹر سیکل پر مت بٹھائیں ۔ اس طرح گالوں پر ہاتھ پھیرنا گودی میں بٹھانا، گدگدی کرنا وغیرہ یہ سب چیزیں ممنوع قرار دیں۔ بالغ بہنوں کے گلے میں ہاتھ ڈالنا، گلے لگنا، مذاق مذاق میں ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہونا بالکل غلط ہے بلکہ موجودہ حالات کے پیش نظر بے ہودگی کے زمرے میں آتا ہے۔ اپنی بچیوں کی جوانی کو ایسے چھپا کر رکھیں کہ کسی مرد کو ان کا سراپا ہی معلوم نہیں ہونا چاہیئے۔

۷۔ بچیوں کو گھر میں محرم رشتہ داروں کے سامنے ڈوپٹے لینے اور سنبھالنے کی خصوصی مشق کروائیں کہ ڈوپٹہ سینے سے بالکل نہیں ہٹنا چاہئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی بچیاں محفوظ رہیں تو ان پر عمل کریں۔ آج نوجوانوں میں فحش ویڈیو دیکھنے کا رجحان بڑھتا جارہا ہے۔لوگ آہستہ آہستہ بھیڑ یئے بنتے جارہے ہیں اس لیے اپنی بچیوں کی خود حفاظت کریں۔

۸۔ جو لڑکیاں اسکولوں اور کالجوں میں پڑھ رہی ہیں ان کی دینی تعلیم وتربیت کی بھر پور کوشش کی جائے، کالج لانے اور لیجانے کا خود انتظام کریں، اینڈرائیڈ موبائیل اور بائیک خرید کر نہ دی جائے یہ دونوں چیزیں بے حیائی کے دروازے کھولنے والی عصمت وعفت کو تباہی کے دہانے تک پہنچانے والی ہیں، غیر مسلم لڑکیوں کی دوستی سے روکا جائے، کیونکہ بعض مرتبہ یہ دوستی بھی کسی فتنہ کا دروازہ بن سکتی ہے۔

اگر بچیاں کسی تعلیمی ضرورت سے انٹرنیٹ کا استعمال کر رہی ہوں تو ان کی بھر پور نگرانی کی جائے اس لئے کہ بھٹکنے اور بہکنے کے اکثر دروازے انٹرنیٹ کے ذریعہ کھلتے ہیں، بچوں کو غلط سوسائٹی اور دوستی سے دور رہنے کی ہدایت دینی ہوگی۔سب سے اہم بات یہ ہے کہ بالغ ہونے کے بعد بچے یا بچی کی رضامندی معلوم کرنے کے بعد مناسب رشتہ مل جانے پر نکاح کر دینا والدین کا اولین فریضہ ہے۔

○○

بے پردگی اور جنسی بے راہ روی

اسلام میں پردہ فرض ہے، بے پردہ عورت مرد کے لیے عظیم فتنہ ثابت ہوسکتا۔ زنا کی کثرت اور بدکاری کے اسباب میں ایک اہم سبب بے پردگی بھی ہے چونکہ مرد کے جنسی جذبات عورت کو دیکھ کر مشتعل ہوتے ہیں اور بے پردگی میں مرد وخواتین کے ملنے کے مواقع زیادہ ہوجاتے ہیں۔ آج عورت مرد کے لیے سب سے بڑی آزمائش ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ فتنہ کوئی نہیں چھوڑا (بخاری) آج کے دور میں ترقی عروج پر ہے تو دوسری طرف بے پردگی، عریانی اور فحاشی کا سیلاب ہے۔ محرم اور غیر محرم میں پردے کا رواج ختم ہوتا جارہا ہے۔ عورتیں اور مرد گھروں میں نیم برہنہ لباس پہن کر پھرتے ہیں۔ آئے دن گینگ ریپ کے بڑھتے ہوئے واقعات کی ایک بڑی وجہ خواتین کی بے پردگی اور فیشن زدہ زندگی ہے۔ بن سنور کر نہایت ہی چست اور نیم عریاں لباس پہن کر گھومنے کا رواج ایک فیشن بن چکا ہے۔ خواتین جب تک عریاں لباس کا شکار رہیں گی تب تک جنسی درندے انہیں اپنی ہوس کا شکار بناتے رہیں گے۔

تقسیم ہند سے پہلے ایک شوہر اپنی بیوی کو خوب عمدہ لباس پہنا کر شملہ پہاڑی کی ہوا کھلا رہا تھا ایک انگریز افسر کے بنگلے پر بندوق لیے دو انگریز چوکیدار کھڑے تھے۔ ان دونوں چوکیداروں کو لندن سے آئے ہوئے سال بھر ہوگیا تھا، شہوت کی آگ لگی ہوئی تھی چنانچہ ان دونوں چوکیداروں نے بندوق کے زور پر بے پردہ بیوی کو گھسیٹا اور شوہر کے سامنے منہ کالا کیا۔ اگر وہ برقعے میں ہوتی تو یہ انجام نہ ہوتا۔ آج تک کسی برقعہ والی عورت سے زنا نہیں ہوا اگر ہوا تو پہلے وہ بے پردہ ہوئی تب مبتلا ہوئی۔ اگر وہ پردہ میں رہتی تو محفوظ رہتی

(ملفوظات اشرف علی تھانویؒ) یہ جان لو کہ ماڈرن بننا، بال کھول کر چلنا، ٹخنوں سے اوپر ٹائٹ کپڑے پہننا بغیر ڈوپٹہ کے گھومنا یہ صرف چار دن کی چاندنی ہے۔ قیامت کے روز جسم کا وہ حصہ جو بے پردہ تھا جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا۔ کیا ہم جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کو برداشت کر سکیں گے، تو پردہ بیحد ضروری ہے نہ کرنے میں ہزاروں پریشانیاں اور آخرت میں جہنم کا عذاب۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں ایک روز نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ اکرامؓ سے سوال کیا کہ عورت کے لیے کیا چیز بہتر ہے صحابہؓ خاموش رہے، کچھ جواب نہیں دیا۔ پھر جب میں گھر گیا اور حضرت فاطمہؓ سے یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا، عورتوں کے لیے سب سے افضل یہ ہے کہ نہ وہ مردوں کو دیکھیں نہ مردان کو دیکھیں۔ میں نے ان کا یہ جواب نبی کریم ﷺ کے پاس نقل کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا انہوں نے درست کہا ہے۔ بے شک وہ میرے جگر کا ایک ٹکڑا ہے (معارف القرآن)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے۔ جب وہ بے پردہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو مردوں کی نظر میں اچھا کر کے دکھاتا ہے (مشکواۃ) اور مسئلہ بھی یہی ہے کہ جو عورت بلا عذر شرعی بے پردہ بناؤ سنگھار کر کے نکلے گی تو جتنے مرد اسے دیکھنے کے گنہ میں مبتلا ہوں گے تو یہ عورت بھی اس گناہ میں برابر کی شریک ہوگی۔ عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو غیر محرم مردوں سے چھپائے۔ آج سماج بے حیائی و بے پردگی کے باعث تباہی کے دہانے پر ہے۔ آج مارکٹ میں زیب وزینت والے برقع زیادہ ہیں جن سے پردہ کم اور کشش زیادہ ہوتی ہے۔ اگر برقع کی وجہ سے عورت زیادہ اچھی لگنے لگے تو شائد پردہ کا مقصد فوت ہو جائے۔

بیٹیوں کو بتائیں کہ سر کے بال اور گردن چھپانا ضروری ہے۔آپ گھر میں بھی بلا وجہ ڈوپٹہ خود سے الگ نہ کریں۔ سینے پر ڈوپٹہ لازم رہنا چاہیئے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اس کی خاص تاکید فرماتے ہیں۔ باپ اور بھائی سے بھی حیا کرنی چاہیئے ۔ یہ تمہاری عورت ہونے کے ناطے فطرت کا تقاضہ ہے۔قمیص اتنی تنگ نہ ہو کہ مستور اعضاء نظر آئیں باہر جاؤ تو برقع لازم پہنو تاکہ لوگ جان لیں کہ عزت دار گھر کی شریف بچی ہے۔اپنی تصویر سہیلیوں کو مت بھیجو اپنے کزن لڑکوں سے فری مت ہو، اساتذہ سے بھی حد فاصل رکھو وہ بھی آپ کے غیر محرم ہیں۔

حیا عورت کی اصل زینت ہے، ایمان والی عورتوں کا اصل زیور سونا چاندی نہیں بلکہ پردہ اور حیا ہے، حیا اور پردہ عورت کی عزت وآبرو کا ضامن ہے، مسلمانوں کی تباہی اور معاشرہ کی بربادی کی وجوہات میں سے ایک وجہ بیوی بہن اور بیٹی کا بے پردگی اختیار کرنا ہے، بہترین بیٹی پردہ کرنے والی شرم وحیا کی پیکر ہوتی ہے، بے پردہ عورتوں کو اکثر لوگ گندی نظروں سے دیکھتے ہیں اور ایسی عورتوں کو بدنیتی کا مرکز سمجھا جاتا ہے، باپردہ خواتین عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں، افسوس کے زمانہ حال میں بھی پہلے زمانے کی جاہلیت نمایاں نظر آرہی ہے، موجودہ دور میں بھی ایسے ہی پردہ کی ضرورت ہے، جیسا اس دور میں حکم دیا گیا تھا، پردہ عورت کی عزت کی ضمانت ہے، اسلام کی نظر میں عورت، لوگوں کی نظروں سے چھپا کر رکھنے والا بیش قیمت خزانہ ہے۔

○○

مخلوط نظام تعلیم اور جنسی بے راہ روی

موجودہ دور میں جو فتنے سر اٹھا رہے ہیں وہ ایک خطرناک ترین سازش کے تحت ہیں۔ مذہب صرف نام تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ باقی سب رسومات مغرب کے ہیں۔ ہمارا موجودہ تعلیمی نظام بھی انہی کے ہاتھوں میں ہیں جس کی وجہ سے کالجوں، یونیورسٹیوں سے نکلنے والے طلبہ مغربی تہذیب کے دلدادہ ہیں۔ گزشتہ کئی سالوں سے اسکول، کالج یونیورسٹیوں میں لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم عام ہوگئی جس کے برے اثرات بھی کھل کر سامنے آرہے ہیں۔ مخلوط نظام تعلیم میں ایک طرف مرد ہے تو دوسری طرف عورت۔ یہ آپس میں آگ اور پانی، بکری اور بھیڑیے کے مانند ہے۔ مخلوط نظام تعلیم مسلم بچیوں کے لیے سم قاتل ثابت ہو رہا ہے۔ اسکول و کالج میں لڑکے اور لڑکیاں مل کر تعلیم حاصل کرتے ہیں اور فارغ اوقات میں ایک دوسرے کے ساتھ دوستیاں اور محبتیں بھی پال لیتے ہیں۔

ایک دوسرے کی تصویر اور ویڈیوز بھی بنائے جاتے ہیں۔ بعد میں وہی ویڈیوز اور فوٹوز سے بلیک میل کرتے ہیں۔ جس سے کئی لڑکیاں اپنی عزت گنوا بیٹھی ہیں۔ مخلوط نظام تعلیم میں اپنی عزت و آبرو کو کھو دینے والوں کے ہزاروں واقعات موجود ہیں۔ مخلوط نظام تعلیم میں نوجوان، لڑکوں اور لڑکیوں کے باہم ملنے کے زیادہ مواقع ملتے ہیں۔ لڑکیاں عشق و محبت اور شادی کے لالچ میں اپنی عصمت گنوا بیٹھتی ہیں۔ مخلوط تعلیم کی وجہ سے توجہ پڑھائی کے بجائے جنسی بے راہ روی کی طرف زیادہ ہوتی ہے۔ بسا اوقات خواہش نفس سے مغلوب ہو کر زنا سرزد ہو جاتا ہے۔ جب بھوک لگتی ہے تو خشک روٹی بھی اچھی لگتی ہے۔ اور ناجائز تعلقات قائم ہونے کے واقعات آئے دن سننے اور پڑھنے کو ملتے ہیں، کئی لڑکے اور لڑکیاں شہوت

اورجنسی تقاضے پورا کرنے کے لیے چپکے چپکے نکاح بھی کر لیتے ہیں، کچھ مانع حمل گولیاں استعمال کرتے ہیں تا کہ حمل نہ ٹھہرے ورنہ خاندان میں ذلت ورسوائی ہو جائے گی۔

جنید بغدادیؒ سے کسی نے پوچھا کیا کوئی مرد کسی لڑکی کو پڑھا سکتا ہے تو جواب میں آپ نے فرمایا اگر پڑھانے والا بایزید بسطامیؒ ہو اور پڑھنے والی رابعہ بصریؒ ہو، جس جگہ پڑھایا جارہا ہو وہ بیت اللہ ہو اور جو کچھ پڑھایا جائے وہ اللہ کا کلام قرآن مجید ہو پھر بھی پڑھانے کی اجازت نہیں ۔ ایسی ہستیوں کو بھی مخلوط تعلیم حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی اور منع کیا جارہا ہے۔ پھر ہم کون ہیں؟

مخلوط نظام تعلیم معاشرہ کے لیے زہر ہے۔ مگر اب یہ چیزیں بری نہیں رہی۔ خواتین میں ملازمت کرنے کا رجحان بڑھتا جارہا ہے۔ جہاں کہیں یہ نظام ہے وہاں مذہب بیزاری شہوت رانی اور جنسی بے راہ روی کی شکل میں نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اسلام تعلیم نسواں کا مخالف نہیں بلکہ وہ اجنبی مرد وعورت کے مخلوط معاشرہ سے منع کرتا ہے اور پردے کے پورے اہتمام کے ساتھ تعلیم کی اجازت دیتا ہے۔ اسلام مخلوط تعلیم کو مقدمات زنا کہتا ہے اس کے نتیجے میں آبرو کی بربادی، نیتوں کی خباثت، گھروں کی ویرانی، ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ آج کل لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط نظام تعلیم عام ہونے کی وجہ سے ناجائز تعلقات قائم ہونے کے واقعات آئے دن پیش آتے رہتے ہیں۔ یوروپ میں تو تیسری جماعت کے طالب علموں کو مرد وعورت کے جنسی تعلقات کے متعلق بتانا شروع کر دیا جاتا ہے اور جنسی تعلقات کے متعلق فلمیں دکھائی جاتی ہیں تا کہ ہر لڑکے اور لڑکی کو پتہ چل جائے کہ جماع کا طریقہ کیا ہے، اکثر طلبہ وطالبات باہمی رضامندی کے ساتھ ایک دوسرے سے جنسی ملاپ کرتے رہتے ہیں، بس اتنی احتیاط برتی جاتی ہے کہ حمل نہ ٹھہرے اسی طرح مغرب میں شادی بیاہ کی خوشی میں شراب نوشی کے بعد اجتماعی طور پر زنا کاری کی جاتی ہے۔

نفس پرستی، زن پرستی اور شہوت پرستی کے راستے پر چلنا آسان ہو گیا ہے۔ وہاں جنسی بے راہ روی اپنے سابقہ ریکارڈ توڑ چکی ہے۔عریانی اور فحاشی اس قدر عام ہو گئی ہے جس کے سننے اور پڑھنے سے دل دہل جاتا ہے۔بیس سال کی لڑکی پینتالیس سال کا پروفیسر ایک سال سے اس کے ساتھ بدکاری کر رہا تھا،کوشش تو یہی ہونی چاہئے کہ مخلوط تعلیم سے اپنے بچوں کو بچایا جائے۔ اگر اس پر قدرت نہ ہو تو دس سال کی عمر تک مشترکہ کلاس میں پڑھانے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔فقہاء نے گھروں میں سونے کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ دس سال میں لڑکے اور لڑکیوں کو علیحدہ کر دینا واجب ہے۔شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ دس سال کی عمر میں شہوت پیدا ہونے کا امکان رہتا ہے۔لہٰذا اجنبی لڑکوں اور خاص کر غیر مسلم لڑکوں کے ساتھ اختلاط کسی بھی طرح مناسب نہیں۔ اس میں بڑے مفاسد ہیں جو رات دن سامنے آرہے ہیں اور اگر مخلوط تعلیم کے علاوہ کوئی متبادل انتظام نہ ہو وہاں اس کی گنجائش ہو سکتی ہے کیونکہ اکثر فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر لڑکیاں برقع میں ہوں یا زیادہ سے زیادہ صرف ان کا چہرہ کھلا ہوا ہو اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو چہرہ کو ستر کا حصہ نہیں مانا جاتا کیونکہ رسول اللہؐ نے حضرت اسماء کو نصیحت فرمائی تھی کہ جب لڑکی بالغ ہو جائے تو سوائے چہرے اور ہتھیلی کے کوئی اور چیز نظر نہیں آنی چاہئے۔(ماخوذ روزنامہ منصف آپ کے شرعی مسائل۔مولانا خالد سیف اللہ رحمانی)

○○

کوایجوکیشن کے مضر اثرات

تعلیم کی اہمیت جتنی مردوں کے لیے ہے اتنی ہی اہمیت عورتوں کے لیے بھی ہے۔ تعلیم کے بغیر دونوں ادھورے ہیں۔ تعلیم ہر مرد وعورت کی ایک ایسی ضرورت ہے جسے کوئی بھی نظر انداز نہیں کرسکتا۔ موجودہ زمانے میں تمام چیزوں کا تعلق تعلیم سے ہوگیاہے ۔ حیوان اورانسان کے درمیان جوفرق کرتی ہے وہ تعلیم ہے۔ مخلوط تعلیمی نظام مغربیت کی دین ہے۔ سب سے پہلے ۱۷۷۴ء میں امریکہ نے اپنایا، پھراس کے بعد پورے ملک میں اورآج پوری دنیا میں اس پر عمل ہورہاہے۔ اس نظام نے معاشرہ میں بہت سی برائیاں اورخرابیاں پیدا کی ہیں جن میں بے حیائی، بےشرمی کے ساتھ ساتھ عورت کی عزت وعصمت کا جنازہ نکال دیاہے۔ ایک امریکی مصنف جارج گلڈر اپنی کتاب Men and Marriage میں لکھتاہے کہ مخلوط تعلیمی نظام میں پڑھنے والے لڑکے اورلڑکیاں قبل از وقت بلوغت تک پہنچ جاتی ہیں۔ ڈاکٹر ہوبارٹ برس کا کہنا ہے کہ وہ طالبات جوشادی سے پہلے زنا کا شکار ہوجاتی ہیں ان کی تعداد ۸۰ فیصد ہے۔ ڈاکٹر وینسٹائن کہتا ہے کہ مخلوط اسکولوں میں زانیہ لڑکیوں کا تناسب جاہل لڑکیوں سے زیادہ ہے۔ مشیگن یونیورسٹی کے طلبہ کا کہنا ہے کہ ہماری یونیورسٹی میں پاک دامن طالبات کا تناسب ۲۰ فیصد سے زائد نہیں ہے۔

سراکوز یونیورسٹی کے بارے میں یہ سروے سامنے آیا کہ ۶۰۰۰ لڑکیوں میں سے ۴۰۰ لڑکیاں زنا کی وجہ سے حاملہ ہیں اورایک مخلوط تعلیمی ادارے کی تحقیق میں سامنے آیا کہ ۲۰ فیصد لڑکیاں ہی مشہور طریقے سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہونا چاہتی ہیں اور ۲۰ فیصد زنا کی وجہ سے پیدا ہونے والے بچوں کو اپنانا چاہتی ہیں اور ۶۰ فیصد کا خیال ہے کہ

انہیں زنا میں کوئی حرج نہیں ہے اور مانع حمل کے تمام وسائل بھی استعمال میں لاتی ہیں۔

(مجلہ الجامۃ الاسلامیہ المدینۃ المنورہ شمارہ ۲۔ ۲۰۰۲ء یہ حال ۲۰۰۲ء سے پہلے کا ہے۔آج اس وقت کیا صورت حال ہوگی اللہ ہی بہتر جانے)

جس وقت بچے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ رہے ہوتے ہیں تو وہ لڑکا اور لڑکی ساتھ بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہے ہوتے ہیں وہاں ایک دوسرے کو بری نظر سے تکنا اوراس کے بعد ناجائز رشتے بنا کر جنسی تعلقات تک پہنچنا آسان ہوتا ہے۔جوان دوشیزاؤں پر بہت سے ٹیچرس کی بھی بری نظر ہوتی ہے اور بہت سی لیڈیز ٹیچرس ان نوجوان لڑکوں پر جن کا دور شباب عروج پر ہوتا ہے، یہ بھی سنتے رہتے ہیں کہ بہت سی ٹیچرس خاتون نے اپنے نوجوان اسٹوڈنٹس اور بہت سے مرد ٹیچرس نے اپنی اسٹوڈنٹس کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کیے ہیں۔ ان ملکوں میں جہاں یہ نظام پرموٹ کیا جارہا ہے وہاں ایسے ٹیچر رکھے جاتے ہیں جو بلا کی خوبصورت ہوں اور ان کی یونیفارم ایسی رکھی جاتی ہیں جس سے ان کے جسم کی اندرونی ساخت نظر آرہی ہوتا کہ اس کو دیکھ کر بچے لذت حاصل کریں،جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں ٹیچرس کا اپنے اسٹوڈنٹس کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنا عام بات ہوگئی۔

غرض یہ کہ اس طرح کے واقعات روز بروز بڑھتے جارہے ہیں،بعض ماہرین کا کہنا ہے اس وقت مخلوط تعلیمی نظام میں تعلیم پانیوالے اسٹوڈنٹس کی ۸۰ فیصد ذہنی انرجی معاشقوں میں صرف ہورہی ہے۔دین اسلام،تعلیم نسواں کا مخالف نہیں بلکہ وہ اجنبی مرد اورعورت کے مخلوط معاشرے سے منع کرتا ہے اور پردے کے پورے اہتمام کے ساتھ تعلیم کی اجازت دیتا ہے۔چنانچہ انگریزوں نے جو نظام تعلیم رائج کیا ہے اس کی تمام تر بنیادیں مذہب بیزاری اور شہوت رانی،جنسی بے راہ روی کی شکل میں نتائج برآمد ہورہے ہیں۔عفت وعزت لٹ جانے کا بڑا خطرہ رہتا ہے،اسی خطرہ کے پیش نظر اسلام مردوزون کے اختلاط پر روک لگاتا ہے۔

ثقافت کا بھوت یا غیرت کا جنازہ

بعض کارپوریٹ اسکولس اور کالجس میں سالانہ تعلیمی مظاہرے کے نام پر انول ڈے، کا اہتمام کیا جاتا ہے اس موقع پر لڑکے اور لڑکوں کو فلمی گانوں پر رقص کرایا جاتا ہے۔ یہ منظر بشمول سرپرست بڑی دلچسپی سے دیکھتے ہیں اور جھوم رہے ہوتے ہیں۔ شیطان شریف لوگوں کے درمیان فتنہ برپا کر رہا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ حدیث ہمیں یاد آتی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کے سامنے گناہ کو مزین کرکے پیش کرتا ہے (مسلم ۲۸۱۴) یہ بے حیائی کے فروغ کی ناپسندیدہ صورت ہے۔

بچوں سے رقص نہ کروائیں ، انہیں اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت دیں۔ ناچنا، گانا ہماری شریعت میں حرام ہے اور آج یہ عمل اسکولوں اور کالجوں میں جاری ہے۔ سرعام مسلم بچیوں کو اسٹیج پر نچایا جارہا ہے اور پھر اس کو ایک مستحسن عمل سمجھتے ہوئے ویڈیو گرافی کی جارہی ہے ۔جن اسکولوں میں ایسا ہوتا ہے وہاں بچیوں کے والدین کو فوراً نوٹس لینا چاہئے۔ یہ ثقافت نہیں بلکہ بے غیرتی ہے۔ جب غیرت کا جنازہ اٹھ جاتا ہے تو انسان کو وہ عمل بھی وقار کا ذریعہ نظر آنے لگتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور حدیث ہے جب تم بے شرم ہو جاؤ تو پھر جو چاہے کرتے پھرو۔ شریعت نے ناچ و رقص کو سرے سے حرام قرار دیا ہے۔

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں کہ رقص کی مروجہ کیفیت جس میں تھرکنے اور لچکنے کی کیفیت پائی جاتی ہے بالکل حرام اور ناجائز ہے۔ عورتوں کے لیے تو رقص کا عمل شدید گناہ اور معصیت ہے ۔ بدلتے حالات میں اہل اسلام کا اس قدر بدل جانا قابل افسوس ہے جب مکہ فتح ہوا تھا تو اسامہ بن زیدؓ جوش میں آ گئے اور اچھلنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا اسامہ رکو رکو میری شریعت میں خوشی کے موقع پر ناچنا حرام ہے اور غمی کے موقع پر نوحہ اور ماتم کرنا حرام ہے (قرطبی) جو ٹیچر مسلمانوں کے بچوں کو یہ کام سکھاتے ہیں وہ گناہگار ہیں۔ اس طرح اسکولس اور کالجوں میں فیشن شو اور عریانی ادب کے نام پر گندی شاعری، مزاح کے نام پر فحش ڈائیلاگ کا رواج عام ہوتا جا رہا ہے۔لڑکیاں بن سنور کر آ رہی ہیں، پارٹیاں ہو رہی ہیں۔ مرد وعورت کا امتیاز مٹ گیا ہے۔ لوگ سرعام گناہ کا ارتکاب کر رہے ہیں۔کسی کے دل میں یہ خیال تک نہیں آتا کہ میں غلط کام کر رہا ہوں بلکہ گناہ کر کے اس پر خوشی اور فخر محسوس کیا جا رہا ہے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد نیک ہو، با کردار ہو تو باپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو دینی خطوط پر تربیت کریں، ماں باپ کا بے دین بن جانا اولاد کے بگڑنے کا سبب ہے۔

مسلمان بچوں کے ایمان اور اسلام سے برگشتہ کرنے کی محنت پوری دنیا میں ہو رہی ہے، مسلمان بچوں کے دلوں سے مشرکانہ عقائد وافکار کی قباحت نکل رہی ہے، مشنری اسکول اور کالج میں عقیدہ تثلیث یا دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرائی جا رہی ہے، مذہبی اشلوک پڑھائے جا رہے ہیں، وندے ماترم اور بھارت ماتا کی جئے جیسے نعرے لگانے پر مجبور کیا جا رہا ہے، ملکی تہذیب کے نام پر خالص مشرکانہ عقائد، آرٹ کے نام پر بھجن، تاریخ کی نام پر دیوی دیوتاؤں کی داستانیں، تعلیم کے لئے سرسوتی کی پوجا، روزگار کے لئے لکشمی کی اور طاقت کے لئے درگا کی یہ تعلیم آہستہ آہستہ مسلمانوں کو ارتداد کی طرف لے جائیں گی، لہٰذا اگلی نسلوں کی کوئی گیارنٹی نہیں کہ وہ دین وایمان پر باقی رہیں گی۔ (ماخوذ مغربی ثقافت اور ملحدانہ کردار)

○○

بدنگاہی

بدنگاہی انسان کو برائیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ بے حیائی بھی آنکھ کی حفاظت نہ کرنے کی وجہ سے آتی ہے۔آج یہ گناہ موبائل کی وجہ سے کچھ زیادہ ہی ہوگیا ہے۔ بدنگاہی ابلیس کے ان زہر آلود تیروں میں سے ایک مہلک ہتھیار ہے جو انسان کو جنسی بے راہ روی اور شہوت پرست بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا۔ بدنظری کی وجہ سے بے حیائی اور بدکرداری کا چلن عام ہے۔ انسان کی آنکھوں کو حدیث قدسی میں اللہ نے بہت پیاری چیز قرار دیا۔ جب یہ بے قابو اور بے لگام ہوجاتی ہیں تو ان کا قہر فحاشی ، بدکاری، عریانیت اور فتنوں کے روپ میں ظاہر ہوتا ہے۔

نگاہ دراصل خواہش نفس کی پیغام رساں ہے ۔ نگاہ کی حفاظت دراصل شرمگاہ کی حفاظت ہے ۔جس نے اپنی نگاہ کو بے لگام چھوڑ دیا گویا اس نے اپنے نفس کو ہلاکت میں ڈال دیا اور ساتھ ہی اپنے خیالات کی حفاظت بھی ضروری ہے جس نے اپنے خیال کی حفاظت کی گویا اس نے اپنی نفس کو لگام دی اور جس کے خیالات اس کے قابو سے باہر ہو گئے تو اس کی خواہش نفسانی اس پر غالب آجائیں گی۔ واقعی نظر سے دل میں شہوت کا زور بڑھتا ہے۔ اس لیے نظر کو شیطانی حربوں میں سے ایک بڑا اور اہم ذریعہ مانا جاتا ہے۔ انسانی آنکھیں جب بے لگام ہوجاتی ہیں تو اکثر فواحش کی بنیاد بن جاتی ہیں۔اس لیے محققین کے نزدیک بدنظری ام الخبائث ہے۔ان دوسوراخوں سے ہی فتنے کے چشمے ابلتے ہیں۔

اسلام نے ان دوسوراخوں پر پہرہ بٹھا دیا کہ ہر مومن کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا۔نہ ہی غیر محرم پر نظر پڑے نہ ہی شہوت کی آگ بھڑکے۔آج نوجونوں میں بدنگاہی کا مرض عام

ہے کہ اس سے عمر سیدہ افراد بھی محفوظ نہیں۔ اس وقت دنیا میں جتنے گناہ ہو رہے ہیں ننانوے فیصد وجہ موبائل اور بدنگاہی ہے۔ آنکھ دروازہ ہے گناہوں کا اور یہ بات اللہ نے قرآن میں فرمائی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے ''قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ '' (نور۔ ۳۰) مومنین سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور ایک جگہ ارشاد ہے ''إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ''، (الاسراء: ۳۶) بلاشبہ آنکھ، کان دل سب کے متعلق قیامت میں سوال کیا جائے گا بلکہ قیامت کے دن انسانی اعضاء اللہ تعالیٰ کے حکم سے بولیں گے کہ ہم نے ان اعضاء سے کتنے گناہ کیے۔ ''يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ''(سورہ نور: ۲۴) جس سے ان کے خلاف گواہی دیں گے ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں بھی ان کاموں کو جو وہ کرتے تھے۔)

اعضاء انسانی میں ایک عضو آنکھ بھی ہے۔ آنکھ سے صرف دیکھا ہی نہیں جاتا بلکہ اس سے گفتگو بھی کی جاتی ہے۔ کتنے مخفی ارشادات وکنایات آنکھوں سے ہوتے ہیں جو زبان کی گفتگو سے زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنکھیں بھی بدکاری کرتی ہیں (مسند احمد) ایک اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنکھوں کی بدکاری دیکھنا ہے (ابوداؤد کتاب النکاح) امام غزالیؒ فرماتے ہیں جو آدمی اپنی آنکھوں کو بند کرنے پر قادر نہیں ہوتا وہ اپنی شرمگاہ کی حفاظت نہیں کرسکتا (احیاء العلوم) غیر محرم پر شہوت کی نظر پڑنے سے انسان کے جسم میں شہوت کے اعضاء متحرک ہوتے ہیں۔ بدنظری سے انسان کے اندر شہوت کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔

پھر ایک نہ ایک دن بدنظر کی عادت والے زنا کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔لہٰذا اپنی ناموس کی حفاظت کرنی ہے تو اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں۔مرد اپنی آنکھوں کی حفاظت کرے یا نہ کرے عورت کے لیے اسلام پردے کا حکم دیتا ہے اور عورت پردہ کرے یا نہ کرے اسلام مرد کو اپنی نگاہیں نیچے رکھنے کا حکم دیتا ہے ۔کردار صرف عورت کا ہی نہیں ہوتا مرد بھی اگر کردار سے گر جائے تو بد کردار ہی کہلائے گا۔

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں جو اپنی آنکھوں کو نظر حرام سے پر کرے گا قیامت کے روز اللہ عزوجل اس کی آنکھوں کو آگ سے بھر دے گا(مکاشف القلوب) حضرت علامہ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کہ جس نے کسی نامحرم سے اپنی آنکھوں کی حفاظت نہ کی بروز قیامت اس کی آنکھوں میں آگ کی سلائی بھری جائے گی۔(بحر الدموع) الفضل السابع والعشرون) آج کل معاملہ الٹا ہو گیا۔ بیوی سے نفرت کر رہے ہیں اور اجنبی عورت سے محبت کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں، وہ عورتوں کے پیچھے لٹو بنے پھرتے ہیں۔اس لیے بلاضرورت نہ مرد عورتوں کو دیکھیں اور نہ عورتیں مردوں کو اس سے ان کے دل شیطانی وشہوانی خیالات سے پاک وصاف رہنا ممکن ہے۔

آنکھوں کی بے پاکی سے نفس پرستی، آزاد شہوت رانی، ناجائز پیار ومحبت اور معصوم بچیوں کی عصمت دری کے واقعات، قسم خدا کی بدنگاہی کی وجہ سے کئی ہنستے بستے گھر اجڑ گئے ازدواجی زندگی تباہ ہو گئی، حضرت علامہ ابن قیمؒ نے کیا خوب بات کہی ہے کہ بدنگاہی خطرہ کو جنم دیتی ہے، شہوت کو ابھارتی ہے، انھیں برائیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نگاہیں نیچی رکھنے اور شرمگاہوں کی حفاظت کا حکم دیا۔

○○

بدنظری ام الخبائث

عام طور پر دنیا میں کسی نامحرم کو دیکھنے کو غلط سمجھتے ہیں لیکن سوشیل میڈیا پر بلا جھجھک بدنگاہی کرتے ہیں۔ ایمان والوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے نہ ہی غیر محرم پر نظر پڑے نہ ہی شہوت کی آگ بھڑکے اسی لیے محققین کے نزدیک بدنظری ام الخبائث کی مانند ہے۔ اسلئے عارف باللہ شاہ محمد حکیم اختر صاحب نوراللہ مرقدہ اپنی کتابوں میں بدنظری سے بچنے پر بہت زور دیا ہے، زنا کا ارادہ تب ہوتا ہے جب انسان غیر محرم کو دیکھتا ہے، گویا بدنظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔ نظر کی حفاظت سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے'' قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ''(سورہ نور: ۳۰) ایمان والے مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اسمیں ان کیلئے پاکیزگی، بیشک اللہ تعالیٰ کو خبر ہے اس کی جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ جس طرح مردوں کی فطرت میں شہوت رکھی گئی ہے تو اسی طرح عورت کی فطرت میں بھی شہوت رکھی گئی ہے۔ انکے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے'' وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ''(سورہ نور: ۳۱) ایمان والیوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ ان آیات سے معلوم ہوا کہ آنکھوں کی بے باکی شہوت میں انتشار اور شرمگاہ میں ابھار پیدا کرتی ہے اور شہوت انسان کو اندھا بنادیتی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی نگاہوں کو پست رکھو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (الجواب الکافی) آپ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا اے علی ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نہ دیکھو کیونکہ تمہارے لیے صرف پہلی نظر معاف ہے دوسری نہیں (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ) بدنظری ایک ایسا فعل ہے جو سینکڑوں تباہ کن اور رسوا کن برائیوں کو جنم دیتا ہے۔

بدنگاہی کے مضر اثرات

آنکھیں اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہیں ان کا غلط استعمال ممنوع ہے۔آنکھوں کی ذراسی بے احتیاطی انسان کوجنسی بے راہ روی میں مبتلا کرسکتی ہے۔آج دنیا میں فحاشی ، بے حیائی کادوردورہ ہے، اس کی ایک وجہ نظر کی بے احتیاطی ہے اس لیے کہ جومناظر آنکھ کے ذریعہ اندر پہنچتے ہیں وہ آدمی کے دل کے اندر مختلف جذبات پیدا کرتے ہیں۔مختلف مناظر کے اپنے اثرات اورانہیں اثرات کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے ان کو دیکھنے اور نہ دیکھنے کے احکام دیئے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے عورت میں فطرتاً کشش رکھی ہے جومرد کے لیے ایک بڑی آزمائش اورفتنہ ہے۔قابیل نے ہابیل کی بیوی کے حسن وجمال پرنظرڈالی تو اپنے بھائی کوقتل کردیا۔ بدنظری جنسی بے راہ روی کی پہلی سیڑھی ہے۔حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے ''العبنان زناهما النظر ''(مسلم) آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جوشخص کسی غیرمحرم کے چہرے پرشہوت بھری نگاہ ڈالتا ہےتو وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کرچکا ہوتا ہے۔مردوں کے لیے فقط غیرمحرم عورتوں کودیکھنے کی بات ہی نہیں اگرمحرم عورت کودیکھنے سے شہوت ابھرے تواس کی طرف نہ دیکھے۔حضرت یحییٰ بن زکریاؑ سے لوگوں نے پوچھا کہ زنا کی ابتداء کہاں سے ہوتی ہے توفرمایا آنکھوں سے ۔ارشاد باری تعالیٰ ہے ''قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (سورہ نور ۳۰) ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اوراپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس میں ان کے لیے پاکیزگی۔بے شک اللہ تعالیٰ کوخبر ہے جوکچھ وہ کرتے ہیں۔اللہ

تعالیٰ اس آیت میں آنکھوں کی حفاظت، شرمگاہ کی حفاظت دونوں کے ساتھ ساتھ بیان فرما کر یہ سبق دیا کہ شرمگاہ کی حفاظت آنکھوں کی حفاظت پر موقوف ہے۔ نگاہوں کی پاکیزگی کا حکم دراصل شرمگاہ کی حفاظت کیلئے ہی مطلوب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے ''غضوا ابصارکم احفظوفروجکم (الجواب الکافی) اپنی نگاہ کو پست رکھواور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو۔ حافظ ابن قیم تحریر فرماتے ہیں نگاہ شہوت کی قاصد اور پیغامبر ہوتی ہے اور نگاہ کی حفاظت دراصل شرمگاہ اور شہوت کی حفاظت ہے۔ بدنظری اکثر فواحش کی بنیاد ہے جب یہ آنکھیں بے قابو ہوجاتی ہیں تو نتیجے میں فحاشی اور بدکاری کا سب سے قوی ذریعہ بن جاتی ہیں اس لیے اسلام نے نگاہوں کو نیچی رکھنے کا حکم دیا نہ ہی غیر محرم پر نظر پڑے اور نہ ہی شہوت کی آگ بھڑک اٹھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ''النظرسھم مسموم من سھام ابلیس'' (مشکواۃ) نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے۔ آج بدنظری عام ہوچکی ہے۔ مردوں اور عورتوں کا گھر سے باہر نکلنا، باہر جائے تو آنکھوں کا بچانا مشکل ہوگیا ہے۔ آنکھوں کی بے باکی شہوت میں انتشار پیدا کرکے انسان کو اندھا بنا رہی ہے۔ موجودہ معاشرہ میں آنکھوں کے زنا کے اسباب اس قدر عام ہوگئے ہیں کہ راستہ چلنا بازار سے گزرنا، اخبار کا مطالعہ کرنا انتہائی دشوار ہوتا جارہا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کو الگ الگ اپنی نظروں کی حفاظت کا حکم دیا تاکہ یہ دونوں ہوس بھری نگاہوں سے دور رہ سکیں۔ ہزاروں واقعات ایسے بھی ہیں کہ بدنگاہی کے نتیجے میں دین و دنیا دونوں برباد کرلیا اور ایمان تک سے ہاتھ دھو بیٹھے اور گمراہ ہوگئے۔

○○

بدنگاہی کا علاج

بدنگاہی کا سب سے بہترین علاج یہ ہے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ ''، ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں کسی کے چہرے کی طرف نظر نہ اٹھائیں کیونکہ یہیں سے فتنہ کا آغاز ہوتا ہے۔ اگر نفس غیر محرم کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنا چاہے تو فوراً اپنی ماں، بہن بیٹی کا تصور کرے اور یہ سوچے کہ جس طرح میں یہ پسند نہیں کرتا کہ لوگ میری محرم عورتوں کی طرف دیکھیں اسی طرح اور لوگ بھی پسند نہیں کرتے کہ میں ان عورتوں کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو آدمی بدنظری میرے ڈر کی وجہ سے چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کے اس عمل کے معاوضہ کے طور پر ایمان کی وہ حلاوت عطا کروں گا جس کی مٹھاس اور شیرینی اپنے دل کے اندر محسوس کرے گا، جو لوگ بدنظری کی بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں وہ ایمان کی مٹھاس سے محروم ہو جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کسی غیر محرم عورت پر اچانک نظر پڑ جائے اور اس کا حسن و جمال دل میں اتر جائے تو چاہئے کہ گھر آ کر اپنی بیوی سے ہمبستری کرے جو کچھ اس غیر محرم کے پاس ہے وہی سب کچھ بیوی کے پاس بھی ہے (ترمذی) اگر شہوت کا زور ہے تو قرآن کہتا نکاح کرو تا کہ جنسی ضرورت پوری ہو سکے۔ نظر کو پاکیزہ رکھنے کا طریقہ یہی ہے کہ شادی کرے اور نگاہوں کے غلط استعمال پر جو وعیدیں اور سزائیں وارد ہوئی ہیں ان کو سامنے رکھے، اگرچہ آج کا ماحول ایسا ہو گیا ہے کہ آدمی کے لیے بدنظری سے بچنا مشکل

ہوگیا ہے، چوراہوں میں، محلے میں، بازاروں میں اخباروں میں اورروزمرہ کی استعمال کی چیزوں پر عورت کی تصویر بنی ہوتی ہے جبکہ تصویر دیکھنا بھی ایسا ہی گناہ ہے جیسے زندہ عورت کو دیکھنا۔ بدنظری سے بچنے کی تدبیر بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بتلائی ہے اوروہ یہ کہ اس بات کا تصور کرلو کہ مجھے اللہ دیکھا رہا ہے۔قرآن کریم میں ہے کہ'' أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ '' (اقراء: ۱۴) کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے اورایک جگہ یوں ارشاد ہے کہ ''يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ '' (المومن۔۱۹) یادرکھئے کہ اللہ تعالیٰ نگاہوں اورآنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے تو وہ ہم سے محاسبہ بھی کرے گا اوراس کی سزا بھی دے گا اورایک آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ '' (الفجر۔۱۴) کہ تیرا رب گھات میں ہے یعنی ہماری طرف پورادھیان کیے ہوئے ہے۔

تو پھر میں اس کے سامنے یہ گناہ کیسے کروں اس کی پکڑ سے کوئی نہیں بچ سکتا،تو پھر کیوں اللہ کو کمزور سمجھتے ہولوگوں کے سامنے تو گناہ کرنے سے شرماتے ہواوراللہ کے سامنے گناہ کرنے سے نہیں ڈرتے جب کہ تم جانتے ہو کہ اللہ دیکھ رہا ہے، کیا (نعوذ باللہ) دیکھنے والوں میں اللہ کی ذات ہماری نظر میں بے وقعت ہے، اللہ کا ڈراورخوف آدمی کو گناہ سے باز رکھتا ہے، یہ کوئی معمولی مجاہدہ نہیں یہ اللہ کے فضل اوراس کی مدد وتوفیق سے ہی ممکن ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو یہ وصیت فرمائی کہ جہاں کہیں بھی رہو اللہ سے ڈرتے رہو ظاہری امور میں بھی اور پوشیدہ معاملات میں بھی۔

○○

بدنظری کے نقصانات

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا سر سے پاؤں تک تمام اعضاء سے متعلق خصوصی احکام نازل فرمائے۔قرآن وحدیث میں خاص طور پر قلب وقطر اور زبان کی حفاظت کا حکم وارد ہوا ہے۔ ہر مومن کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا۔ نہ ہی غیر محرم پر نظر پڑے اور نہ ہی شہوت کی آگ بھڑکے۔ عام مشاہدہ ہے کہ جن لوگوں کی نگاہیں بے قابو ہوتی ہیں ان کے اندر شہوت کی آگ بھڑکتی رہتی ہے۔حتیٰ کہ فحاشی کا مرتکب کروادیتی ہے۔ جب ان کا استعمال ہوتا ہے تو ہولناک فتنے وجود میں آتے ہیں پھر بھی لوگ آنکھوں کو ناجائز اور ممنوع طریقے پر بے دریغ استعمال کر رہے ہیں۔لوگوں کے دلوں سے یہ بات نکل گئی ہے کہ یہ حرام ہے۔

بدنظری فساد کا بیج ہے۔ بدنظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔ بدنظری سے چہرے کا نور ختم ہوجاتا ہے۔ بدنظری کرنے والا ملعون ہے۔ بدنظری سے دل ودماغ کو جنسی خیالات سے نہیں بچایا جاسکتا۔ بدنگاہی سے کبھی سیری نہیں ہوتی ، بدنظری سے انسان ذلیل ہوتا ہے، بدنظری سے انسان زانیوں میں شمار ہوتا ہے۔نظر کی حفاظت انتہائی ضروری ہے۔ بدنظری ذلت وخواری کا سبب ہے۔ بدنظری کی وجہ سے بسا اوقات انسان کے اوپر بڑی بڑی مصیبتیں آتی ہیں۔ بدنگاہی سے زندگی کا سکون ختم ہوجاتا ہے۔ بدنظری سے بوڑھے بھی محفوظ نہیں بدنظری سے قوت حافظہ کمزور ہوجاتا ہے۔ بینائی کو نقصان پہنچتا ہے، بدنگاہی کرنے والا اللہ کا نافرمان ہوتا ہے توفیق عمل چھن جاتی ہے، دیدار الٰہی سے محرومی کا سبب ہے۔اسی لیے قرآن مجید نے نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا اور ساتھ ہی شرمگاہ کی حفاظت کا حکم دیا۔ دل ونگاہ کی حفاظت پر زور دیا تاکہ جنسی بے راہ روی سے بچ سکیں مثل مشہور ہے کہ بدنظری سے ہاتھی پھسل جاتا ہے۔

زنا ایک سنگین جرم

زنا جنسی جرائم میں سب سے گھٹیا اور وحشیانہ عمل ہے

اسلام سے قبل معاشرہ جن سنگین ترین گناہوں میں غرق تھا ان میں سے ایک سنگین گناہ زنا تھا۔ آج معاشرے میں یہ سنگین گناہ پھر سے اپنی جڑیں پھیلاتا جارہا ہے اور لوگ اسے ہلکا سمجھ رہے ہیں۔ حالانکہ یہ کفروشرک کے بعد قتل ناحق کی طرح زنا بھی ایک سنگین جرم ہے۔ جس دور سے ہم اور آپ گزر رہے ہیں جسے ماڈرن اور ترقی یافتہ خیال کیا جارہا ہے دراصل یہ فحاشی، عریانیت، بے حیائی اور جنسی بے راہ روی کا دور ہے۔ خواہشات کی پیروی کی جارہی ہے۔ زنا کے دروازے کھل گئے ہیں۔ نوجوان روحانی، جسمانی اور اخلاقی طور پر تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ آج کل گھروں میں ٹی وی، انٹرنیٹ اور موبائل پر فحش مناظر دیکھ دیکھ کر نوجوان جنسی بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں۔

مرد اپنی ہی محرم عورتوں کو شہوت کی نظر سے دیکھ رہے ہیں بلکہ بعض تو زنا کے مرتکب بھی ہو رہے ہیں۔ اسلام میں میاں بیوی کے علاوہ اجنبی مرد وعورت کے درمیان جنسی تعلق زنا کہلاتا ہے۔ زنا ایک مہلک اور خطرناک گناہ ہے جس کی برائی ہر ایک کے نزدیک مسلم ہے جس کے تعلق سے قرآن پاک میں فرمایا ''وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَآ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا '' (سورہ اسرا: آیت ۳۲) اور زنا کے پاس بھی مت پھٹکو وہ یقینی طور پر بڑی بے حیائی اور بے راہ روی ہے یعنی زنا تو درکنار اس کے قریب جانے سے بھی منع کیا گیا۔ یعنی زنا کے اسباب عوامل پر بھی پابندی لگادی۔ حضرت مولانا مفتی شفیع اس آیت کی تفسیر میں بیان

کرتے ہوئے فرمایا زنا کے بنیادی اور مفسدات سے بچو اس آیت میں ان تمام امور کو چھوڑنے کا حکم دیا گیا جو بذات خود زنا تو نہیں لیکن زنا کا باعث بن سکتے ہیں جیسے عورتوں کا بے پردہ نکلنا، عورتوں اور مردوں کا باہمی اختلاط، غیر محرم کو دیکھنا، پکڑنا، چھونا یا اس کا بوسہ لینا اور ان سے مصافحہ کرنا وغیرہ۔ شریعت کسی برائی کو حرام کر دینے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ وہ اسباب کا بھی خاتمہ کرنے کی فکر کرتا ہے تا کہ آدمی کو جرم کرنے سے پہلے ہی روک دیا جائے۔ آج روز بروز زنا جیسے کبیرہ گناہ میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسباب زنا میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

شہوت کے معاملہ میں جو حال مردوں کا ہے اس سے کہیں زیادہ عورتوں کا ہے معاشرے میں جتنے بھی فواحش جنم لے رہے ہیں ان کا مرکزی نکتہ یہی ہوتا ہے کہ زنا کا ارتکاب کیا جائے۔ زنا تمام برائیوں کا سرچشمہ ہے۔ زنا سخت ترین گناہ ہونے کے اعتبار سے قتل کے قریب تر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن وسنت میں قتل کے بعد زنا کا ذکر کیا گیا اس کی سزا دوگنی بتائی گئی جسے وہ ہمیشہ بھگتا رہے گا ہاں اس اگر اس گناہ عظیم سے توبہ کی اور عمل صالح سے کام لیا تو یہ سزا اس سے رفع ہوسکتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرک کے بعد زنا کو سب سے بڑا گناہ قرار دیا چنانچہ حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے یہاں آدمی کا اس عورت کے رحم میں نطفہ ڈالنا ہے جو اسکے لیے حلال نہ تھی (زواجر ج۔ ۲، ۲۲۵)

زنا میں شرعی عقلی سماجی برائیاں اس قدر ہیں کہ اس کے پاس جانے یا اس کے ذرائع واسباب اختیار کرنے سے بھی منع کیا گیا۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ قتل ناحق کے بعد سب سے بڑا گناہ زنا ہے۔ قرآن میں زنا کاروں کو خبیث کہا گیا ہے اور جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ اور صحابیاتؓ سے بیعت لی تو اس میں زنا سے پرہیز کا عہد ضرور لیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا میں تمہیں اس شرط پر بیعت کرتا ہوں کہ تم شرک نہ کروگے، کسی کو قتل نہ کروگے، زنا نہ کروگے، نشہ آور چیز کا استعمال نہ کروگے جو شخص ان گناہوں میں سے کسی کا ارتکاب نہ کرے میں اس کے لیے جنت کی ضمانت لیتا ہوں۔(صحیح مسلم ۳۶۷۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایمان کا ایک لباس ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں پہناتے ہیں جب کوئی انسان زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کا لباس اتار لیا جاتا ہے، پھر جب وہ توبہ کرتا ہے تو اس کو لوٹا دیا جاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر سر کے اوپر سائبان کی مانند ہوجاتا ہے اور وہ جب اس سے باز آجاتا ہے تو لوٹ آتا ہے(ابوداؤد۔ ۵۸۶) ایک اور حدیث میں ہے کہ جب زانی زنا کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا جب چوری کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ شرابی جس وقت شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا اور جب کوئی ڈاکو ڈاکہ ڈالتا ہے تو وہ اس وقت مومن نہیں رہتا(بخاری و مسلم) احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زنا اور ایمان ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتے۔ زنا کے وقت وہ ایمان کی حقیقت و کیفیت سے محروم ہوجاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ ایمان کس طرح نکلتا ہے تو آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں، پھر انہیں نکال کر فرمایا اس طرح نکلتا ہے، پھر دونوں ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں، پھر فرمایا اگر وہ توبہ کرلے تو اس طرح ایمان لوٹ جاتا ہے(بخاری۔ ۶۸۰۹)

○○

سائنسی تحقیقات میں زنا کے اثرات

حضرت مولانا مفتی ثمیر الدین قاسمی انگلینڈ کی تقریر سے اقتباس ”قرآن پاک نے کہا ہے کہ زنا کے قریب بھی مت جاؤ یہ بہت ہی برا راستہ ہے ایک صاحب نے پوچھا ہے کہ آپ سائنسی اعتبار سے بتائیں کہ یہ برا راستہ کیوں ہے؟۔جواب یہ ہے کہ سائنس نے یہ تحقیق کی ہے کہ زنا واقعتاً بہت ہی برا راستہ ہے اس کی دو مثالیں ہیں کہ اللہ نے دو قسم کے جانور پیدا کیے ان میں کچھ ایسے ہیں جو جوڑے کی شکل میں رہتے ہیں جیسے کبوتر کبوتری، طوطا طوطی، کچھ مچھلیاں بھی ایسے ہیں جو جوڑے بنا کر رہتے ہیں۔ پنگوئن بھی جوڑے بنا کر رہتے ہیں یعنی ان کی مادہ صرف ایک نر کے ساتھ رہتی ہے۔دوسرے نر کے ساتھ نہیں جائے گی گویا کے پاک دامن ہے۔دونوں کا ریلیشن ہوتا ہے۔دونوں انڈے بچے دیتے ہیں، اس پاک دامنی کا اثر یہ ہے کہ نر اپنے بچے کو باہر سے دانہ لا کر کھلاتا ہے بلکہ ماں کو بھی کھلاتا ہے کیونکہ اس کی بیوی پاک دامن ہے۔

اسکے مقابلہ میں دوسرے جانوروں کو دیکھئے جو ایک نر کے ساتھ نہیں رہتے وہ کسی کے ساتھ بھی اپنی خواہش پوری کرتی ہیں وہ اپنے بچے کو پیار بھی نہیں کرتے بلکہ وہ بچے کو گھونسہ مارتا ہے کیونکہ اس کی بیوی پاک دامن نہیں ہے کسی کے ساتھ بھی وہ جا سکتی ہے، میں نے یورپ میں دیکھا اکثر مرد وعورتیں حرام کاری میں مبتلا ہوتے ہیں تو ان کو اپنے بچوں کے ساتھ محبت نہیں ہوتی، ماں بچے کو ایک چھوٹی چار پائی والی گاڑی میں ڈالے گی، کبھی بھی اس کو گود میں نہیں اٹھائے گی۔بچہ رو رہا ہے چلنا نہیں چاہتا لیکن اس کو راستے پر گھسیٹ رہی ہے کہ چلو دو تین سال کا بچہ یہ چاہتا ہے کہ ماں مجھے گود میں لے لے۔ میں اب نہیں چل سکتا مگر کبھی ماں نہ گود میں لے گی نہ پیار کرے گی نہ بوسہ دے گی۔جب نسلیں وجود میں آتی ہیں تو ان کا حق

ہوتا ہے کہ انہیں باپ کی شفقت اور ماں کا پیار ملے۔ باپ اس لیےنہیں چاہتا وہ جانتا ہے کہ یہ حرام کا بچہ ہے اس لیے اس کو بچے سے محبت نہیں ہوتی شوہر کو بیوی سے محبت نہیں، بیوی کو شوہر سے محبت نہیں بلکہ میں نے یہاں دیکھا کہ سولہ سال کا بچہ گھر سے بھاگ جاتا ہے اسلئے کہ اسکوبھی حرام کاری کرنا ہے اور ماں باپ بھی یہی چاہتے ہیں کہ وہ بھاگ جائے اسلئے ماں کوبھی دس جگہ جانا ہے باپ کوبھی جانا ہے، بچہ کہاں جاتا ہے ماں اسکی پرواہ نہیں کرتی۔ باپ اسکو بلاتا نہیں یہ سب حرام کاری کا اثر ہے۔ یوروپ کا مزاج ایسا ہے کہ بیوی مرد کیلئے محض انسانی خواہش پوری کرنے کا ذریعہ ہے۔ یورپ میں اولاد سے اجتناب کا رجحان پیدا ہو گیا ہے۔

شوہر اور بیوی دونوں سمجھتے ہیں کہ بچے ہماری آزادی اورعیاشی میں خلل انداز ہوں گے۔ کتوں اور بلیوں کی نازبرداری کی جاتی ہے جو ہمارے ملک میں بچوں کی نازبرداری سے کم نہیں۔ لیکن ایک پاک دامن مسلمان کے بچے کو دیکھو بچہ ذرا سا بھی روئے ماں گود میں اٹھاتی ہے۔ باپ بوسہ لیتا ہے اس کے ساتھ مر مٹنے کی تمنا کرتا ہے اور جب موت کا وقت قریب آتا ہے تو اپنی ساری کمائی بچوں کو دے دینا چاہتا ہے کیونکہ یہ پاک دامن کا بچہ ہے اگر کبھی بچہ سولہ سال کے بعد گھر سے باہر چلا جائے تو ماں باپ اس کو بار بار فون کرتے ہیں کہ بیٹا گھر آجاؤ مجھے تمہارے بغیر نیند نہیں آرہی ہے۔

مرد اپنے وجود کو اپنی بیوی بچوں کی ملکیت تصور کرتا ہے وہ خود بھوکا رہ کر بچوں کو کھلاتا ہے۔ اسی لیے قرآن پاک نے کہا زنا بہت برا راستہ ہے۔ ایک مرتبہ اگر تم کرلوگے تو زندگی بھر اس کا اثر رہے گا۔ میاں بیوی میں وہ گہری محبت نہیں رہے گی۔ بچوں سے محبت نہیں ہوتی تو یہ سائنسی تحقیقات ہیں اس لیے زنا بہت بری چیز ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جلدی سے شادی کرادو اگر آپ پچیس تیس سال کے بعد شادی کریں گے یہاں برطانیہ میں تو تیس سال کے بعد لڑکی کی تلاش شروع ہوتی ہے کہ شادی کریں گے ہم اس سے پہلے وہ حرام کاری میں مبتلا ہو چکے ہیں پھر وہ کیسے دلی محبت کرے گا۔ (از: مفتی شمیر الدین قاسمی۔ انگلینڈ)

خبردار زنا ایک قرض ہے

زنا ایک ایسا گناہ ہے جس کے اثرات آئندہ بھی انسانی نسل پر مرتب ہوتے ہیں۔امام شافعیؒ نے یہ بات لکھی ہے کہ زنا کا قصاص ہوتا ہے یعنی جو بندہ زنا کرتا ہے اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کے گھر کی کسی نہ کسی عورت کے ساتھ زنا کیا جائے گا کیونکہ بدلہ اور گناہ کی سزا اسی عمل کے جنس سے ہوا کرتی ہے۔ ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زنا قرض ہے۔گھر والیوں میں سے کوئی نہ کوئی اس کو چکا دے گی یعنی اگر آپ نے کسی کی ماں، بہن، بیٹی کی عزت لوٹ کر زنا کا ارتکاب کیا ہے تو یاد رہے کہ آپ کی ماں، بہن بیٹی وغیرہ سے یہ بدلہ لیا جائے گا (مشکوۃ) یہ دنیا مکافات عمل ہے گندم بوؤ گے تو گندم کاٹو گے جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم زنا کا ارتکاب مت کرو ورنہ تم اپنی عورتوں کے ساتھ صحبت کی لذت سے محروم کر دیئے جاؤ گے اور آگے فرماتے ہیں کہ تم پاک دامنی اختیار کرو تو تمہاری عورتیں بھی پاک دامنی اختیار کریں گی پھر فرمایا فلاں قبیلہ والے زنا کے اندر مبتلا ہوئے تو ان کی عورتیں بھی زنا کار بن گئیں۔(کشف الخفاء)

ایک حدیث جس کا مفہوم یوں ہے کہ ایک صحابیؓ آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنی بیوی کے بارے میں خواہ مخواہ شک گزرتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اگر دوسروں کی عورتوں کے ساتھ پرہیزگاری کا معاملہ کرو گے تو لوگ تمہاری عورتوں کے ساتھ پرہیزگاری کا معاملہ کریں گے۔تم پرہیزگار بن جاؤ تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی نگاہوں کو تمہاری عورتوں سے ہٹا دیں گے اور فرمایا جو شخص زنا کرے گا اور توبہ بھی نہیں کرے گا تو نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس گھر کی عورتوں سے زنا ہوگا، پھر فرمایا ''اَلطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِینَ وَالطَّیِّبُونَ لِلطَّیِّبَاتِ'' (نور ۲٦) پاک عورتیں مردوں کے لیے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے، کل آپ کی شادی ہونی ہے ہر ایک مرد پاکیزہ بیوی کی خواہش رکھتا ہے، شادی سے قبل الیگل سیکس کرنا بوائے فرینڈ یا گرل فرینڈ کے چکر میں پڑنا حلال وحرام، جائز وناجائز کی تمیز کیے بغیر شہوانی خواہشات کی تکمیل کرنا، عصمت وعزت، پاک دامنی کے لیے ایک تباہ کن سیلاب ہے۔ روحانی وایمانی حلاوت کے لیے ایک بھیانک زلزلہ ہے اور یہ گناہ آج کل وبا کی صورت اختیار کرتا جارہا ہے۔ یہ مت بھولو کہ اگر تم گھر کے باہر بھٹکنے لگیں تو کوئی اور ہمارے گھر میں داخل ہوسکتا ہے۔

یعنی اگر میں گناہ کررہا ہوں تو اس کے بدلے میں کوئی نہ کوئی میرے گھر کی عورت پورا کرے گی، ماں اگر زنا کررہی ہے تو اس حرکت کے بدلہ اس کی بیٹی چکائے گی اگر خاوند یہ عمل کررہا ہے تو اپنی بیوی کے بارے میں سوچے، جو کسی کے دامن عفت کو تار تار کرے گا تو اس کے اہل وعیال کے طرف سے بھی عفت و پاکیزگی کی کوئی ضمانت نہیں، کچھ لوگ صرف ٹائم پاس کے لئے محبت کرتے ہیں کسی کے ساتھ ٹائم پاس کرتے ہوئے یہ ضرور سوچنا کہ ہماری ہونے والی بیوی بھی کسی کے ساتھ ٹائم پاس کررہی ہے تو وہ بھی ضرور سوچیں کہ ان کی بیٹی بہن بیوی بھی تیار ہورہی ہے، کسی کا ٹائم پاس بننے کے لئے یہ دنیا مکافات عمل ہے جیسا کروگے ویسا بھروگے۔

○○

زنا کی قباحت دیگر مذاہب میں

زنا کی حرمت اور اس کی قباحت تمام ادیان میں متفق علیہ ہے کہ زنا ایک سنگین جرم ہے۔ گناہ کبیرہ ہے۔ تمام آسمانی شریعتیں، شریعت موسوی، شریعت عیسوی اور شریعت محمدیؐ کی تعلیمات میں زنا کی قباحت بیان کی گئی ہے۔ شریعت موسوی میں زنا کو حرام قرار دیا گیا اس طرح تورات میں بھی آیا کہ اللہ کا عذاب بدکاروں پر نازل ہوتا ہے۔ زبور میں لکھا ہے کہ زناکاروں کو ان کی شرمگاہوں کے ساتھ جہنم میں لٹکایا جائے گا اور انہیں لوہے کے کوڑوں سے مارا جائے گا۔

بنی اسرائیل کو اللہ کا یہ حکم ہے کہ وہ زنا کے مرتکب نہ ہوں ورنہ عذاب ہلاک و برباد کرڈالے گا۔ یہودیت میں زنا کی سخت سزائیں مقرر کی گئی تھیں، تورات کے الفاظ میں زنا پر قتل، سنگساری اور جلائے جانے کی سزاؤں کا تذکرہ موجود ہے۔ یہودی شریعت میں صرف زنا ہی کو حرام نہیں بتایا گیا بلکہ زنا کے ذرائع و وسائل پر بھی پابندی لگادی گئی ہے۔ بدنگاہی، اجنبی عورتوں کی ہم نشینی وغیرہ سے روک دیا گیا۔ مسیحی مذہب میں بھی زنا کبیرہ گناہ ہے۔ انجیل میں جابجا اس حرام کام سے روکا گیا ہے۔ زنا کے راستوں اور اسباب تک سے دور رہنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اسلام میں زنا کو قطعی حرام بتایا گیا اسکو بے حیائی، بے راہ روی فحاشی قرار دیا گیا۔ زنا کے نتیجہ میں جو انفرادی اور اجتماعی مصیبتیں اور مشکلات پیدا ہوتی ہیں ان کا ذکر کر کے اس عمل کی قباحت کو اجاگر کیا گیا ہے مردوں کو پابند کیا گیا کہ وہ اپنے گھر کی آبرو محفوظ رکھیں، عورتوں پر بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں۔ عام طور پر معاشرہ میں صرف بدکاری کو ہی زنا سمجھا جاتا ہے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام دیکھنے، حرام سننے اور

حرام پکڑنے اور حرام جگہ تک چل کر جانے کو بھی زنا سے تعبیر فرمایا ہے۔شریعت مطہرہ میں زنا کے مختلف درجات آئے ہیں۔مختلف درجات کا مطلب یہ نہیں کہ ان میں کوئی صغیرہ گناہ بھی ہے بلکہ زنا کے مختلف درجات سب کے سب کبیرہ گناہ میں شمار ہوتے ہیں اس لیے اسلام نے زنا کو سنگین ترین جرم قرار دیا اور اس کی سزا کا تعین کیا کہ شادی شدہ زانیوں کو سزا رجم ہوگی یعنی انہیں پتھروں سے مار مار کر ہلاک کیا جائے گا اور غیر شادی شدہ زانیوں کی سزا سو کوڑے ہیں اور یہ سزا ایک بڑے مجمع میں نافذ کی جائے تاکہ وہ ذلیل اور رسوا ہو اور باقی لوگ یہ دیکھ کر عبرت حاصل کریں گے۔ ہر بندہ اس سزا کی سختی سے گھبرا کر اس گناہ سے ڈرے گا اگرچہ اس کو اس گناہ کے موقع میسر ہوں۔شریعت میں زنا کے مختلف درجات بتائے گئے ہیں۔

۱۔اگر کوئی شخص کسی غیر شادی شدہ اجنبی عورت سے زنا کرے تو یہ کبیرہ گنا ہے۔

۲۔اور پہلے والے گناہ سے بڑھ کر یہ ہے کہ وہ اجنبی عورت شادی شدہ ہو۔

۳۔پھر ان دونوں گناہوں سے بڑھ کر بڑا گناہ کسی محرم سے زنا کرنا ہے۔

۴۔شادی شدہ سے زنا کرنا غیر شادی شدہ سے زنا کرنے سے بھی سنگین گناہ ہے۔

۵۔آزاد آدمی کا اور عالم کا زنا کرنا غلام اور جاہل کے زنا کرنے سے زیادہ بدتر ہے۔

۶۔ بوڑھے شخص کا کسی کے ساتھ زنا کرنا جوان کے زنا کرنے سے زیادہ برا ہے۔

(زواجر۔ج ۲۔۳۶۶)

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آنکھوں کا زنا بدنظری ہے، کانوں کا زنا غلط بات سننا ہے اور زبان کا زنا غلط بولنا ہے اور ہاتھ کا زنا غلط چیز پکڑنا ہے اور پیر کا زنا برے ارادہ سے چلنا ہے اور دل خواہش اور تمنا کرتا ہے اور پھر شرمگاہ اس کی تکذیب یا تصدیق کرتی ہے۔(مسلم)

ارشاد خداوندی ہے ’’وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ‘‘

(انعام:۱۵۱)اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی مت جاؤ خواہ وہ کھلی ہوئی ہوں یا چھپی ہوئی ۔ حضرت مولانا عبدالماجد دریابادی کے بقول الفواحش کے معنی بہت وسیع ہیں۔ تنہا زنا کاری نہیں، بدکاری و بے حیائی اور فحاشی کی تمام صورتیں اس کے اندر آ گئیں۔ چہرہ پر پاوڈر،لپ اسٹک، نیم برہنہ لباس پہن کر خوشبو لگا کر بے تکلف خواتین کا باہر نکلنا مردوں کے مجمع میں بے تکلف چلنا پھرنا، ہنسنا بولنا،سنیما اور تھیٹر میں شہوانی نظاروں سے لطف اندوز ہونا، ٹی وی اور موبائل میں برہنہ فوٹوز اور ویڈیو دیکھنا اس آیت کی رو سے حرام ٹھہر جاتے ہیں۔(تفسیر ماجدی)

مرد وعورت کا ناجائز تعلق سخت گناہ ہے یہ جرم کسی بھی عورت کے ساتھ ہو گناہ کا باعث ہے، غیر شادی شدہ عورت کے مقابلہ شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا زیادہ گناہ کا باعث ہے۔اگر یہ شادی شدہ عورت پڑوسی کی بیوی ہو تو اس کا وبال اور زیادہ ہوگا اس کو احادیث میں بڑے گناہوں میں شمار کیا گیا اور پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کو زنا کی بدترین قسم اور بدترین جرم قرار دیا گیا۔ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی دس عورتوں سے زنا کرے یہ آسان اور ہلکا ہے اس بات سے کہ وہ اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔ (الترغیب والترہیب کتاب الحدود، باب الترہیب من الزنا۔ ۸٦٦۳)

○○

محرم کے ساتھ زنا

زنا بذات خود ایک سنگین جرم ہے۔اسلام میں اس کی سخت ترین سزائیں مقرر ہیں اور جب یہ محرم کے ساتھ ہوتو آپ اندازہ کیجئے یہ کتنا خطرناک ہوسکتا ہے۔ ہمارے سماجی اور معاشرہ مسائل میں ایک بڑا مسئلہ محرم رشتوں کے تقدس کی پامالی ہے۔ ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالی، بھتیجی، بھانجی جونسب سے محرم ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہوجاتے ہیں۔ مصاہرت سے ساس، بہو، نند اور ربیب یعنی پہلے شوہر سے جو بیٹی ہے وہ بھی محرم ہے اگر آپ نے کسی سے شادی کرلی تو اس کی خالہ اس کی پھوپی اس کی بھتیجی اور بھانجی بھی محرم ہوجاتے ہیں۔ یہ سب محرم اور مقدس رشتہ کہلاتے ہیں۔ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔

اسلام نے اس کو سختی سے منع فرمایا ہے لیکن افسوس کہ آج کا انسان ان مقدس رشتوں کا ادب واحترام بھی بھلا چکا ہے۔اس قسم کے واقعات سننے اور اخبارات میں پڑھنے کو ملتی ہیں کہ فلاں باپ نے اپنی بیٹی کے ساتھ زنا کرتا پکڑا گیا تو کہیں لڑکی نے کہا کہ یہ میرا باپ ہے اور میری گود میں جو بچہ ہے اس کا باپ بھی وہی ہے۔ بھائی اپنی بہن کے ساتھ، سسر اپنی بہو کے ساتھ منہ کالا کیا اور کوئی ساس اپنے ہی داماد سے حاملہ ہوگئ جبکہ ساس ماں کی طرح ہے۔ گناہ کے اعتبار سے سب سے بڑا گناہ بہن، بیٹی، سوتیلی ماں اور دیگر محارم کے ساتھ زنا کرنا ہے۔ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی محرم کے ساتھ زنا کرے اسے قتل کردو (ابن ماجہ امام حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے) عام طور پر محرم رشتہ داروں کے ساتھ اس طرح کی قبیح حرکت کا کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا لیکن شہوت وخواہشات کے غلبہ سے شاذونادر ہی سہی اس طرح کے شرمناک واقعات رونما ہوتے ہیں۔حجاج بن

یوسف کے زمانے میں ایک شخص کو گرفتار کر کے لایا گیا جس نے اپنی سگی بہن کے ساتھ بدکاری کی تھی۔حجاج نے اسے قید کروا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب عبداللہ ابن مطرف رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے تلوار سے گردن اڑا دینے کا حکم دیا۔ چنانچہ حجاج بن یوسف کے حکم سے اس شخص کی گردن اڑا دی گئی (اعتلال القلوب)

محرم کے ساتھ زنا کرنے کا گناہ تمام مذاہب میں گناہ مانا گیا ہے۔ پہلے یہ برائی نہ کہ برابر تھی مگر آج کم عمر بچوں اور نو جوانوں کے علاوہ عمر رسیدہ مرد وخواتین اس میں ملوث ہو رہے ہیں اکثر خاندان کے افراد یا گھر کے افراد ہی اپنی ہوس کا شکار بناتے ہیں اس کی جانکاری باہر کے لوگوں کو نہیں ہوتی اور یہ گناہ دفعتاً واقع نہیں ہوتا اس سے پہلے کئی اسباب پائے جاتے ہیں۔سب سے پہلے آج کی بے پردگی، بے حیائی،عریانی اس کا محرک ہے۔ بھائی بہن کا ایک بستر پر ایک کمرہ میں سونا اور گھر میں خواتین کام کاج کرتے ہوئے ڈوپٹہ لینا بھول جاتی ہیں۔ بچے چھوٹے ہیں سمجھ کر ان سے بے اعتنائی برتی جاتی ہے،خواتین شارٹ لباس پہن کر کام کاج میں مشغول رہتی ہیں، ماں باپ اپنے بچوں کو سویا ہوا سمجھ کر وظیفہ زوجیت ادا کرتے ہیں، بچے بعض مرتبہ سوتے نہیں ہیں، شہوانی باتیں کرنا، بوس وکنار کرنا، مرد وخواتین کے مخصوص اعضاء پر فحش گفتگو کرنا یا ان کو چھونا، بوسہ لینا، اسی طرح بچوں کے جنسی جذبات کو ہوا ملتی ہے۔

آج کل سوشیل میڈیا کا دور ہے، بچے بہت ساری فحش ویڈیوز دیکھ رہے ہیں، وقت سے پہلے وہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں جو انہیں نہیں دیکھنا چاہیئے تھا۔اس سے بچوں کے دماغ جنس زدہ ہو کر رہ گئے ہیں۔سرپرست اس کی روک تھام بھی نہیں کر پا رہے ہیں، دادی اپنے پوتے کے ساتھ سوتی تھی جب پوتا بڑا ہوا تو اس نے دادی کی عصمت ریزی کر دی اس لیے حدیث میں آیا کہ جب بچہ دس برس کا ہو جائے تو اس کا بستر علیحدہ کر دو۔

ماہرین نفسیات کے مطابق جب بچہ بالغ ہوتا ہے واس کے ہارمونز تبدیل ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں نفسانی خواہشات بڑھ جاتی ہیں۔جس کی وجہ سے مردوعورت کے ساتھ اورعورت مرد کے ساتھ اختلاط، ملاقات اور گفتگو کو اچھا سمجھتا ہے۔اس کا اصل مقصد اپنی شہوت کو پورا کرنا ہوتا ہے۔عصمت ریزی کے زیادہ تر واقعات شناسا لوگوں کے ذریعہ ہی وقوع پذیر ہوتے ہیں۔اس لیے شریعت نے سختی سے غیر محرم مردوں سے پردے کا حکم دیا۔ مردوزن کے اختلاط کو گناہ کے دائرے میں رکھا ہے اس لیے کہ رشتوں کے نام پر بے محابہ ملنا،عصمت دری تک پہنچاتا ہے۔

ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق ۲۰۲۱ء میں عصمت دری کے جو واقعات سامنے آئے ہیں ان میں زیادہ تر واقعات میں رشتہ دار ہی اس جرم کے مرتکب پائے گئے۔قرآن پاک میں نہ صرف زنا کے قریب جانے سے روک دیا بلکہ جو اسباب زنا کے قریب لے جانے والے ہیں ان سے بھی روکا گیا تاکہ بدکاری سے بچنا آسان ہوجائے پردے کے احکامات غیر محرم کو دیکھنے اور چھونے کی ممانعت اسی حکمت کے پیش نظر ہے۔

○○

پڑوسن سے زنا کی وعید

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی کا دس عورتوں سے زنا کرنا شادی شدہ اپنی پڑوسن کے ساتھ ایک مرتبہ زنا کرنے سے ہلکا ہے (طبرانی) اور اپنے پڑوسی کے گھر چوری کرنا دس گھروں میں چوری کرنے سے بھی سخت ہے اور اس سے بھی بڑھ کر سخت بوڑھے شخص کا زنا کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ بوڑھے زانی سے سخت نفرت کرتا ہے۔(زواجر۔ج۲۱ ۲۲۳)

اور ایک حدیث میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ کی عزت وحرمت ہمسایہ کیلئے ماں کی حرمت کی طرح ہے۔قرآن وحدیث میں پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کی بہت سخت تاکید آئی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ قسم کھا کر فرمایا کہ وہ شخص مومن نہیں، پوچھا گیا کون تو فرمایا وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو(بخاری کتاب الادب اس سے بڑھ کر شرارت اور کیا ہوسکتی ہے کہ وہ اپنے ہی پڑوسی کی بیوی کے ساتھ منہ کالا کرے یہی وجہ ہے کہ احادیث میں پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کو بدترین قسم اور بدترین جرم قرار دیا گیا۔فقیہہ ابواللیث سمرقندیؒ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا سات قسم کے لوگوں کی طرف نگاہ کرم نہ ہوگی اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کریں گے بلکہ ان سے کہا جائے گا کہ جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی داخل ہوجاؤ۔

۱۔لواطت کرنیوالا، ۲۔ہاتھ سے شہوانی تقاضہ پورا کرنیوالا، ۳۔حیوانوں اور چوپائیوں سے بدفعلی کرنیوالا، ۴۔عورت سے لواطت کرنیوالا، ۵۔اوراسکی بیٹی کونکاح میں جمع کرنیوالا۔

ہاں اگر یہ لوگ توبہ کرلیں تو اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والے ہیں۔(الترغیب والترہیب)

زنا کی قباحت احادیث کی روشنی میں

احادیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زنا کے متعلق سخت وعیدیں بیان کی ہیں۔ جن میں چند ایک درج ذیل ہیں۔

قرب قیامت زنا عام ہو جائے گا۔(مشکواۃ)

زنا کرنے والا زنا کے وقت مومن نہیں رہتا۔(بخاری)

زنا کار مرد و عورتیں برہنہ آگ کے تنور میں جلیں گی۔(بخاری)

جس قوم میں بے حیائی اور زنا عام ہو جائے اس پر اللہ تعالیٰ طاعون و وبائی امراض مسلط کر دیتا ہے۔(طبرانی)

حدیث میں ہے کہ شرمگاہ انسان کے پاس امانت ہے۔(الورع لابن ابی الدنیا باب الورع فی الفرج)

پڑوسی کی بیوی سے زنا خطرناک گناہ ہے۔(بخاری)

زنا سے بچنے پر اللہ کی غیبی نصرت و مدد آتی ہے۔(بخاری)

زنا کی کثرت موت کا سبب ہے۔(موطا امام مالک)

زنا سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔(ابن ماجہ)

زنا کی وجہ سے آبادیوں کی ہلاکت۔(اسلام میں نظام عفت وعصمت)

قیامت کی علامتوں میں سے ہے کہ زنا پھیل جائے گا۔(بخاری کتاب العلم)

دنیا میں جتنے قتل ہو رہے ہیں ان کا ایک سبب زنا بھی ہے۔(الجواب الکافی)

زنا ایک قرض ہے جس کا بدلہ چکا دیا جاتا ہے۔(علامہ ابن حجر مکی)

بوڑھا زانی

بوڑھے مرد کی بدکاری زنا کی بدترین قسموں میں سے ایک ہے۔ایک شخص جوانی سے بڑھاپے میں قدم رکھ چکا ہواور قبر میں پیر لٹکائے ہوئے ہواس کو آخرت کی فکر کے بجائے خواہش نفسانی میں ملوث ہوا ایسا شخص گناہگار ہونے کے ساتھ ساتھ ملامت کا مستحق ہوگا جب کوئی بوڑھا شخص زنا کرتا ہے تو احادیث میں اس کے لیے زیادہ سخت وعید آئی ہے۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت نہ ان سے بات کرے گا اور نہ ان کا تزکیہ فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا(۱) بوڑھا زانی (۲) جھوٹا بادشاہ (۳) متکبر فقیر (مسلم کتاب الایمان)

حضرت سلمان فارسیؓ ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی یوں نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، تین لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے(۱) بوڑھا زانی (۲) جھوٹا بادشاہ (۳) متکبر فقیر (نسائی) بعض روایتوں میں بوڑھے زانی کے لیے ساتوں زمین وآسمان کی طرف سے لعنت کا بھی ذکر آیا ہے۔زنا بدترین گناہ تو ہے ہی مگر بڑھاپے میں یہ حرکت زیادہ بری اور اللہ کو ناراض کرنے والی ہے اس لیے کہ بڑھاپے میں شباب اور شہوت ختم ہوجاتے ہیں جب کھیتی پک جائے اور بال سفید ہوجائیں تو ان سفید بالوں کا اللہ تعالیٰ حیا فرماتے ہیں۔ حضرت مولانا حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ اکثر بوڑھے بدنظری جیسے خطرناک روگ میں مبتلا ہیں۔آدمی بوڑھا ہوچکا ہے قبر میں پاؤں لٹکے ہوئے ہیں پھر بھی بوڑھے نظر باز بنے ہوئے ہیں۔بوڑھے شخص کا کسی کے ساتھ زنا کرنا جوان کے زنا کرنے سے زیادہ برا فعل ہے۔اس لیے کہ وہ اپنی زندگی کا زیادہ حصہ گزار چکا ہوتا ہے۔اس کو مرنا

ہے اس کو مرنے کا ڈر نہیں ہوتا اس نے بزرگی کے حصہ میں زنا کیا تو گویا اس نے جہنم کو خود اپنے لیے منتخب کیا۔ بوڑھا زانی عورت ہو یا مرد اس سے اللہ تعالیٰ کو شدید نفرت ہے۔ زیادہ عمر کی وجہ سے شہوت کے جو اسباب ہیں وہ سب ختم ہو چکے ہوتے ہیں اور اس کے باوجود بھی اگر بوڑھا زنا کرتا ہے یا اس کی خواہش کرتا ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ اس کے اندر خوف خدا نہیں ہے۔

ایک شخص جوانی کی بہاریں دیکھ کر بڑھاپے میں قدم رکھ چکا ہو اور قبر میں پیر لٹکائے ہوئے ہو اس کو تو دنیا کے مقابلہ میں آخرت کی طرف زیادہ متوجہ ہونا چاہئے تو بہ واستغفار کی کثرت ہونی چاہئے اس کے بجائے اس عمر میں شہوت پرستی اور ناجائز خواہشات نفسانی کی پیروی میں گرفتار ہونا یقیناً ایسا شخص ملامت کا مستحق ہے۔ ایک حدیث میں بوڑھے زانی کے لئے ساتوں زمین وآسمان کی طرف سے لعنت کرنے کا بھی ذکر آیا ہے۔ (الترغیب والترہیب ۹۵۶۳) ان روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ زنا تو بدترین گناہ ہے ہی مگر بڑھاپے میں یہ اور زیادہ قبیح اور اللہ کو ناراض کرنے والا عمل ہے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے بوڑھے زانی سے اللہ تعالیٰ کے بغض فرمانے کا ذکر ہے حضرت ابوہریرہؓ سے حدیث اس طرح مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا چار لوگوں سے اللہ عزوجل بغض رکھتا ہے قسمیں کھا کر بیچنے والا تاجر، متکبر فقیر، بوڑھا زانی اور ظالم بادشاہ۔ (نسائی)

○○

زنا کے مضر اثرات

زنا کے نقصانات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اس کا تعلق سماج اور معاشرہ کے ساتھ اس دنیا سے بھی اور آخرت و برزخ سے بھی ہے اس لیے ہر صورت میں انسان زنا جیسے بڑے گناہ سے اپنے آپ کو بچائے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اپنے آپ کو زنا سے بچاؤ کیونکہ اس میں چھ تباہیاں ہیں تین دنیا میں تین آخرت میں، دنیا کی تباہی یہ ہے کہ چہرہ کی رونق ختم ہوجاتی ہے، رزق میں تنگی آجاتی ہے اور بہت سارے اعضائے بدن بیکار ہوجاتے ہیں اور آخرت کی تین تباہیاں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا، حساب بہت سختی سے لیا جائے گا اور ہمیشہ دوزخ میں جلنا ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ (طبرانی)

برائی کا انجام ہمیشہ برا ہی ہوتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے ''مَن يَعۡمَلۡ سُوٓءٗا يُجۡزَ بِهِۦ'' جو برائی کرے گا وہ اس کی سزا پائے گا، زنا کی نحوست سے رزق میں تنگی اور کامیابی کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ مصائب و آلام پریشانیاں اسے گھیر لیتی ہیں۔ جب کسی قوم میں زنا پھیل جاتا ہے تو اس سے قحط سالی کی مصیبت میں مبتلا کردیا جاتا ہے۔ (مشکواۃ)

آباد گھر برباد ہونے لگتے ہیں، ذلت و رسوائی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔

زنا کاری کے نتیجہ میں قتل وقتال تک نوبت آجاتی ہے۔

دل، بدن کمزور، عقل میں فساد، سکون دل سے محرومی، چہرے کی رونق ختم ہوجاتی ہے جس قوم میں زنا کی کثرت ہوجائے تو اس میں اموات بھی کثرت سے ہوجاتی ہیں۔ طاعون اور خطرناک بیماریوں کا پھیلنا، زانی کے دل سے برائی کا احساس ختم ہوجاتا ہے۔ زانی مرد و عورت کے اندر سے غیرت ایمانی ختم ہوجاتی ہے۔ زنا کاری کی وجہ سے دل سخت ہوجاتا

ہے۔توبہ کرنے کی توفیق سلب کر لی جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ سے وحشت، رحمت خداوندی سے مایوسی، زانی زنا کرتا ہےتو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا، شرک کے بعد زنا سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں ہے۔(از: حیاء اور پاک دامنی)

حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ اے بیٹے زنا سے بچتے رہو کیونکہ اس کی ابتداء خوف ہےاور انتہا ندامت اور شرمندگی ہےاور انجام اس کا دوزخ میں جانا ہے۔زنا ایسا بدترین جرم ہے کہ اس کا نقصان اور وبال زنا کار تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ قوم اور معاشرہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہا۔

حضرت میمونہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت اس وقت تک خیر اور بھلائی پر رہے گی جب تک کہ زنا کاری کی کثرت نہ ہوجائے۔ جب ایسا ہوتو قریب ہے کہ اللہ ان سب پر عام عذاب بھیج دے۔(الترغیب والترہیب)

زنا نہایت ہی قبیح اور موجب کفر عمل ہے، زنا کی وجہ سے ایمان کا نکل جانا آخرت میں اللہ کے دیدار سے محرومی جنت کی نعمتوں سے محرومی کا ذریعہ ہے، اسلامی شریعت میں زنا ایسا بڑا جرم اور گناہ ہے کہ اس کی دنیوی سزا بھی سخت رکھی گئی ہے، شرعی قانون کے مطابق شادی شدہ زنا کرنے والے کے لئے رجم کی سزا ہے جب کہ غیر شادی شدہ کے لئے سو کوڑے ہیں ایسا انسان اگر توبہ کئے بغیر مرتا ہےتو اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

○○

زنا اور عذاب الٰہی

جب بندہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ اکثر درگزر سے کام لیتا ہے پھر جب وہ دوبارہ سہ بارہ اسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تب بھی وہ پردہ پوشی فرماتا ہے لیکن جب وہ اس معصیت کو اپنا مشغلہ بنالیتا ہے تو پھر اللہ کا ایسا قہر وغضب نازل ہوتا ہے کہ زمین وآسمان ، شجر و حجر اور چوپائے بھی کانپ اٹھتے ہیں جیسے حضرت نوحؑ کی قوم پر طوفان کا عذاب آیا، حضرت لوطؑ کی قوم پر پتھروں کی بارش کا عذب آیا۔ حضرت ہودؑ کی قوم پر تیز اور تند ہوا کا عذاب آیا۔ حضرت صالحؑ کی قوم پر بجلی کی کڑک کا عذاب آیا۔ فرعون اور آل فرعون پر ٹڈی، جوں ، مینڈک اور خون کا عذاب آیا۔ حضرت صدیق اکبرؓ کے خطبات میں ملتا ہے کہ جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے تو وہ قوم اور وہ سماج عذاب الٰہی کی لپیٹ میں آجاتا ہے (طبرانی) ایک حدیث میں ہے کہ جس قوم میں فحاشی اور بے حیائی عام ہوجاتی ہے اس پر آفات و بلیات کا نزول ہوتا ہے۔ بے اطمینانی ، بے سکونی، محرومی اس کا مقدر بن جاتا ہے۔

سابقہ جتنی قومیں گزری ہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا ان پر عذاب آیا۔ قوم لوط پر تو اللہ نے تین چار دن مسلسل عذاب نازل فرمایا اس لیے کہ وہ قوم بے حیا ہوگئی تھی، فحاشی کے راستہ پر چل پڑی تھی جب کسی معاشرہ میں فحاشی ، بے حیائی عام ہوجائے تو پھر وہ معاشرہ عذاب الٰہی کا مستحق ہے۔ اس صورت میں جو عذاب آتا ہے اس سے وہی لوگ مستثنیٰ ہوتے ہیں جو فحاشی اور بے حیائی کو روکتے رہے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے، اللہ تعالیٰ ان پر بارش کو روک لیتے ہیں اور جس قوم میں زنا عام ہوجائے اس میں کثرت سے اموات ہوتی ہیں۔ اسمیں زمین میں دھنسایا جانا عام ہوجاتا ہے۔ (طبرانی) گزشتہ دنوں سمندر سے ملحقہ علاقوں میں جو ہولناک

طوفان آیا یہ طوفان محض ایک اتفاقی واقعہ نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کا کھلا ہوا عذاب تھا جس میں وہ لوگ زیادہ مبتلا ہوئے جو عیاشی کے اڈوں پر تفریح اور پکنک منانے گئے ہوئے تھے۔ ہمارے آقا محسن انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے امت کو آگاہ کرتے ہوئے فرمایا جب میری امت میں پندرہ طرح کی برائیاں پھیل جائیں گی (جن میں شراب نوشی، فحاشی، عریانیت، بدکاری وغیرہ شامل ہیں) تو پھر سرخ آندھیوں، زلزلوں، دھماکوں اور چہرے مسخ ہونے جیسے عذاب کا انتظار کرنا (ترمذی ۲۔ ۴۵) یعنی بدکاری کی نحوست کی وجہ سے ایسی آفتیں آئیں گی کہ آناً فاناً میں لاکھوں لوگ لقمہ اجل بن جائیں گے۔ ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جب کسی قوم میں فحاشی کا رواج بڑھتا ہے، یہاں تک کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کرنے لگتے ہیں تو ایسے لوگوں کے درمیان طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو انکے گزرے ہوئے اسلاف میں موجود نہیں تھیں۔(ابن ماجہ)

اور حقیقت بھی یہی کہ دنیا میں جس رفتار سے فحاشی بڑھ رہی ہے اسی رفتار سے بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ایڈز وہ مہلک بیماری ہے۔ چنانچہ اس بیماری میں مبتلا ہونے کو یقینی ہونا سمجھا جاتا ہے۔ اس بیماری کا کوئی علاج ابھی تک دریافت نہیں ہوا۔ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس بستی میں زنا اور سود پھیل جائے تو گویا اس بستی کے لوگوں نے اپنے لیے عذاب الٰہی کو دعوت دے دی (المستدرک۔ ۲۔ ۱) آج کے معاشرہ میں یہ دونوں خطرناک بیماریاں جڑ پکڑ چکی ہیں۔ آج یوروپی ممالک میں شدید آندھی اور زلزلے نازل ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہی دو چیزیں ہیں اور آج مسلم معاشرے میں بھی یہی دو چیزیں آہستہ آہستہ سرایت کرتی جا رہی ہیں۔ مسلم ممالک بھی اس طرح کے عمومی عذاب کی لپیٹ میں ہیں تحقیق کے بعد یہی پتہ چلا ہے کہ یہاں عیاشی اور فحاشی اپنے عروج پر تھی لوگ مال کو دنیا کی عیش و عشرت کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب کسی قوم میں زنا پھیل جاتا ہے تو اسے قحط سالی کی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے (مشکوٰۃ)

زانیوں کا برزخی عذاب

آج معاشرہ میں بے حیائی کا دور دورہ ہے، حیا کا خاتمہ ہو چکا ہے اس کو عیب کہاں سمجھا جائیگا، ہر گناہ کی تاثیر اور نحوست الگ ہے اس میں شرک، قتل، زنا کی نحوست سب سے بڑھ کر ہے۔ آج معاشرہ میں زنا عام ہے۔ بہ رضا ورغبت زنا کاری نہ کوئی جرم ہے نہ اس میں کوئی قباحت تو وہاں ایڈس جیسی مہلک بیماریاں عام ہیں۔ بے شمار لوگ مر رہے ہیں اور جو زندہ ہیں وہ چلتی پھرتی نعش کی طرح ہیں۔ اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ عورتیں جو شادی شدہ ہونے کے باوجود دوسرے مردوں سے ناجائز تعلقات رکھتی ہیں اللہ روز قیامت نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ بات کریگا، ایک حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے شب معراج میں دیکھا کہ کچھ عورتیں چھاتیوں کے بل لٹکی ہوئی ہیں اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ وہ عورتیں ہیں جو شادی شدہ ہونے کے باوجود دوسرے مردوں سے ناجائز تعلقات رکھتی تھیں۔

حضرت ابوامامہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سویا ہوا تھا میرے پاس دو فرشتے آئے انہوں نے میرے بازو تھامے اور مجھے باہر لے گئے تو میں ایک ایسی قوم کے پاس پہنچا جو سب سے زیادہ پھولی ہوئی تھی اور سب سے زیاد بدبودار تھی، گویا ان کی بدبو کے بیت الخلاء ہیں، میں ان دو فرشتوں سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ زناکار مرد اور زناکار عورتیں ہیں۔ (بخاری)

اور ایک حدیث میں ہے کہ بدکار مردوں اور عورتوں کا برزخی عذاب یہ ہے کہ وہ ایک تنور میں ہوں گے جو اوپر سے تنگ اور نیچے سے وسیع ہوگا اور اس کے نیچے آگ جلائی جائے گی اور وہ تنور میں ننگے ہونگے۔ جب آگ بھڑکائی جائے گی تو وہ چیخیں گے اور تنور کے منہ تک بلند ہو جائیں گے حتیٰ کہ باہر گرنے کے قریب ہونگے پھر جب آگ مدھم کی جائیگی تو وہ تنور کے تہہ میں گر پڑیں گے بار بار انکے ساتھ ایسا ہوگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائیگی۔ (بخاری)

لواطت

جب کوئی آدمی کسی آدمی سے غیر فطری طریقہ سے اپنی شہوت پوری کرے تو اسے عرف عام میں لواطت کہتے ہیں۔ یہ گندی عادت حضرت لوطؑ کی قوم سے شروع ہوئی اس لیے اس کا نام لواطت رکھا گیا یہ جو لفظ لواطت ہے اس کے بارے میں حضرت تھانویؒ نے یوں فرمایا کہ اس کو استعمال نہیں کرنا چاہئے یہ جو لوطی یا لواطت لفظ استعمال ہوتا ہے مجھے بہت ہی ناگوار ہوتا ہے کیونکہ لواطت کا لفظ لوطؑ کے نام سے بنایا گیا تو ایسے گندے کام کا نام نبیؑ کے نام سے منسوب کرنا بہت ہی نازیبا ہے۔لواطت کا لفظ قابل ترک ہے۔

عربی زبان میں لفظ لواطت کا استعمال نہیں ہے۔ میرے نزدیک اس فعل کے لیے اغلام کا لفظ بہتر ہے۔جس کا تذکرہ قرآن مجید میں یوں آیا ہے۔''أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ۔وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ،،(شعراء:۱۶۵۔۱۶۶) کیا تم اپنی شہوت پوری کرنے کے لیے مردوں کے پاس جاتے ہو اور تمہاری بیویوں میں تمہارے رب نے تمہارے لیے جو کچھ پیدا کیا ہے اسے چھوڑ دیتے ہو بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے ہو، دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے''وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ'' (الاعراف:۸۰۔۸۱) کیا تم ایسے بے حیا ہو گئے ہو کہ وہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو تو تم بالکل حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔ دین اسلام میں لواطت کو انتہائی ناپسندیدہ اور برا فعل سمجھا جاتا ہے۔قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سے پہلے روئے زمین پر یہ

مرض موجود نہیں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ ایسے مرد کی طرف دیکھیں ہی نہیں جو کسی مرد یا عورت کی دبر کی طرف سے آئے۔ ایک حدیث پاک میں ہے کہ جب کسی کو قوم لوط کا عمل کرتے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو یعنی ان دونوں کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں (ترمذی۔ ابوداؤد) دین اسلام نے میاں بیوی کو ایک دوسرے سے اپنی شہوت پوری کرنے کی اجازت دی ہے لیکن شوہر کو منع کیا گیا کہ وہ بیوی کے دبر میں جماع نہ کرے۔ ایک حدیث میں ہے کہ تم اپنی عورت سے کسی بھی طریقے سے جماع کرنا چاہو کر سکتے ہو مگر شرط یہ ہے کہ یہ جماع فرج کے راستے سے ہو نہ کہ دبر کے راستے سے کیونکہ وہ حرام ہے (احمد) جو بیوی سے دبر میں جماع کرے گا وہ لوطی شمار ہوگا۔

حضرت لوطؑ اپنی قوم کو بہت سمجھاتے تھے دیکھو ایسا نہ کرو اللہ سے ڈرتے رہو ایسا کام نہ کرو جو کام تم سے پہلے کسی نے نہیں کیا۔ اللہ معاف فرمائے وہ مرض ختم نہیں ہوا۔ حضرت لوطؑ کی قوم اس فعل بد کی وجہ سے ہلاک کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو حکم دیا کہ اس بستی کو انتہائی بلندی پر لے جانے کے بعد اسے زمین پر اوندھا دے مارو، اوپر لے جا کر پوری قوت کے ساتھ زمین پر مارا گیا اس کے ساتھ پتھروں کی بارش بھی ہوئی۔ آج بھی جو بحر میت ہے وہاں آبادی تھی نیچے چلی گئی اور نیچے کا پانی اوپر آ گیا اور آج تک اس میں عذاب کے اثرات ہیں کہ اس سمندر میں کوئی بھی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا۔ قرآن مجید میں جتنے نبیوں کی امتوں کا اور ان کے عذابوں کا تذکرہ ہے ان سب میں سب سے زیادہ خطرناک جس امت کو عذاب ہوا ہے وہ قوم لوط ہے۔

مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ لواطت کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہارے بارے میں جس چیز کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے وہ قوم لوط والا عمل ہے (ابن ماجہ۔ ترمذی) ایک اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا ارشاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات قسم کے لوگ جن پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے اور وہ روز قیامت ان کی طرف نہیں دیکھے گا اور فرمائے گا کہ جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی داخل ہو جاؤ (۱) قوم لوط کا عمل کرنے والا یعنی فاعل اور مفعول (۲) چوپائے کے ساتھ لواطت کرنے والا (۳) ماں اور بیٹی سے جماع کرنے والا اور مشت زنی کرنے والا، مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص مرد یا عورت کی پشت میں جماع کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا (ترمذی۔نسائی) عورت سے اس کی پشت میں جماع کرنا بھی لواطت کے زمرے میں آتا ہے۔ جسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص حائضہ سے یا اس کی پشت میں جماع کرے تو وہ لعنتی ہے (ابو داؤد۔ابن ماجہ)

علامہ محمد بن سیرین ؒ فرماتے ہیں جانوروں میں سوائے گدھے اور خنزیز کے کوئی جانور قوم لوط والا عمل نہیں کرتا (تفسیر در منشور۔ ۳۔۱۸۷) ترمذی اور مشکواۃ کی ایک حدیث ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ بیوی کے ساتھ حالت حیض میں یعنی ماہواری کے دنوں میں جو ہمبستری کرتا ہے تو وہ حرام کا ارتکاب کرتا ہے اور جو بیوی کے دبر میں جماع کرتا ہے تو حرام ہے اور لواطت میں شامل ہے اور جو کسی کاہن کے پاس فال نکالنے آتا ہے تو یہ لوگ اس دین کا کفر کرتے ہیں جو دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔ یہ تین کام کرنے سے انسان حالت کفر تک پہنچ جاتا ہے تو عورتوں کو چاہیئے کہ شوہر لاکھ مرتبہ حالت حیض یا دبر میں اپنی شہوت پوری کرنے کا تقاضہ کرے پھر بھی تیار نہیں ہونا چاہیئے۔ بعض لوگ بیوی سے (پائخانہ کی جگہ) مجامعت کرتے ہیں حالانکہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کرنے والوں پر لعنت بھیجی ہے فرمایا ''ملعون من اتی امواۃ فی دبرھا ،، (مسند احمد۔ ۲، ۴۷۹)

○○

لواطت کی سزائیں

حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ جو شخص قوم لوط جیسا عمل کرے اس کو قتل کر دو۔ حضرت ابن عباسؓ سے لوطی کی سزا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آبادی میں کوئی اونچا گھر تلاش کیا جائے پھر لوطی کو منہ کے بل پھینکا جائے پھر اس پر پتھروں کی بارش کی جائے۔ ائمہ اسلام فرماتے ہیں کہ لوطی کو سنگسار کر دیا جائے چاہے وہ شادی شدہ ہو یا کنوارہ ہو۔ حضرت ابراہیم نخعی حضرت قتادہ حضرت عطاءؒ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جو سزا زانی کی ہے وہی سزا لوطی کی ہے۔

حضرت امام شافعی اور امام احمد بن حنبل سے روایت ہے کہ لوطی کی سزا زانی کی طرح ہے اگر کنوارہ ہے تو کوڑے، اگر شادی شدہ ہے تو سنگسار اس رائے میں امام محمد امام یوسف بھی ان کے موافق ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوطیوں کو بندروں اور خنزیروں کی شکل میں کھڑا کیا جائے گا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرف ایک خط بھیجا کہ ایک علاقہ میں ایک ایسا شخص ہے جو مرد سے اس کی پشت میں جماع کرتا ہے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس کے فیصلے کے لیے صحابہ کرامؓ کو جمع کیا ان میں حضرت علیؓ بھی شریک تھے۔

حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا یہ ایسا گناہ ہے جس کو سوائے ایک امت کے کسی اور امت نے نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا جو حشر کیا آپ جانتے ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ اس شخص کو آگ میں جلا دیا جائے تو تمام صحابہ کرامؓ کی رائے نے اس پر اتفاق کیا کہ اس کو آگ میں جلا دیا جائے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حکم جاری کر دیا کہ اس کو آگ میں جلا دیا

جائے اس قسم کے واقعات میں حضرت عبداللہ بن زبیر اور ہشام بن عبدالملکؒ نے بھی ایسے لوگوں کو آگ میں جلا دیا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مذکر مذکر سے بدفعل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا عرش کانپ اٹھتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے اس شخص پر جو قوم لوط والا کام (بدفعلی) کرے۔ یہ بڑا خطرناک عمل ہے، توبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر جان اور ایمان بچانا چاہتا ہو تو اس سے صدق دل سے توبہ کرو۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر لواطت کرانے والے اور کرنے والے سمندر کے تمام پانی سے غسل کرلیں تب بھی وہ ان کو پاک نہیں کر سکے گا، ہاں یہ کہ وہ توبہ کرلیں (طبرانی)

لواطت کئی اعتبار سے زنا سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے اور زیادہ فحش عمل ہے دنیا و آخرت میں اس کی سزا بھی سخت ہے قرآن میں جابجا اس قوم کی برائیوں کا اور عبرت ناک ہلاکت کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے، شیخ احمد زاہد کبیرہ گناہوں کا تذکرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں، لواطت کبیرہ گناہوں میں سے بہت بڑا گناہ ہے اسلامی شریعت میں اس کی سزا بہت سخت رکھی گئی ہے تا کہ کوئی خبیث النفس ایسی گندی حرکت کا تصور نہ کرے لواطت کا مرتکب روز محشر قوم لوط کے ساتھ ملا دیا جائے گا اور اس کا حشر اس جیسے لوگوں کے ساتھ ہوگا جن کی قرآن کریم یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ روز قیامت لوگ اپنے ہم جنسوں کے ساتھ ہوں گے اچھے لوگ اچھے لوگوں کے ساتھ اور برے لوگ برے لوگوں کے ساتھ۔

○○

مشت زنی۔خودلذتی

موجودہ دور میں کچھ بیماریاں ایسی ہیں جو دیمک کی طرح نوجوانوں کے اخلاق وکردار کو کھاتی جارہی ہیں۔ان بیماریوں میں سے ایک بیماری مشت زنی ہے۔ یہ بیماری اتنی عام ہوچکی ہے کہ لوگ اس کو گناہ بھی نہیں سمجھ رہے ہیں۔مشت زنی جنسی بے راہ روی کی ایک شکل ہے۔مشت زنی کے بہت سے نام ہیں،اس کو جلق بھی کہتے ہیں خودلذتی اس کا دوسرا نام ہے،ہاتھ کی رگڑ کے ذریعہ شرمگاہ سے منی نکالنا عربی میں اس کو استمنیٰ بالید کہتے ہیں اورانگریزی میں ماسٹربیشن (Master Bation) اور ہینڈ پریکٹس (Hand Practice) بھی کہتے ہیں۔مشت زنی یا خودلذتی یہ زنا کا دوسرا سبب ہے۔شروع شروع میں نفس اورشیطان فحش نظارے وگندے خیالات کو سامنے لاکر خودلذتی پر مجبور کرتا ہے اورجب اس کی عادت پڑ جاتی ہے تو شیطان زنا جیسے بدترین مرض میں مبتلا کردیتا ہے۔امام ابن قیمؒ نے لکھا کہ بدکاری کا خیال نہ آنے دو ورنہ یہ خیال فکر بن جائے گا اور فکر شہوت بن جائے گی اگر شہوت وخواہش پیدا ہو ہی جائے تو اسے پختہ نہ ہونے دو اور ایک بار بھی شہوت کے تقاضہ پر عمل ہوجائے تو اس سے پیچھا چھڑانا بیحد دشوار ہوجاتا ہے۔

قرآن واحادیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مشت زنی حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ عبادات بیکار،ایمان تک چھن جانے کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے۔اللہ تعالیٰ سورہ نور میں مردوں اورعورتوں دونوں کا حکم دیا ہے کہ وہ اپنی نظر اورشرمگاہ کی حفاظت کریں (نور) حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ناجائز،شہوت رانی نہ کریں جس میں زنا،لواطت،مشت زنی سب داخل ہیں اور نفس کی خواہش پوری کرنے کی جتنی ناجائز صورتیں

ہیں ان سب سے اپنی شرمگاہوں کومحفوظ رکھیں۔حرام شہوت سے بچنے کا راستہ اللہ نے نکاح میں رکھا ہے۔اس کے علاوہ اسلام میں شہوت پوری کرنے کا کوئی حلال راستہ نہیں ہے۔ دوسری طرف جنس کے تعلق سے اسلام کا جوموقف ہے وہ انسانی فطرت کے مطابق نہ وہ جنسی بے راہ روی کے گڑھے میں گرنے دیتا ہےاور نہ ہی جنسی جذبہ کو بالکل ختم کر دیتا ہے بلکہ جنسی جذبہ کی تکمیل کے لیے ایک طریقہ بتلایا وہ ہے نکاح،جنسی اور شہوانی مشکلات کا کامیاب حل نکاح کرنا ہے،نکاح ممکن نہ ہوتو روزے رکھے۔

خود لذتی میں اگر شرعاً کوئی قباحت نہ ہوتی اور یہ عمل مباح ہوتا تو حدیث میں روزے کے بجائے خودلذتی کی رہنمائی کی جاتی کیونکہ یہ روزے کے مقابلہ میں آسان بھی ہےاوراس میں وقتی سکون بھی ہے۔(ذم الھویٰ) بیوی یا باندی کے سواتسکین شہوت کی تمام صورتیں چاہے وہ زنا ہو یا لواطت یا خودلذتی یہ سب قرآن کی رو سے ناجائزاورحرام ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ’’ ناکح الید ملعون‘‘ ہاتھ سے خواہش پوری کرنے والا ملعون ہے کا ذکر آیا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ سات قسم کے لوگوں کے بارے میں یہ بات بیان ہوئی کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا بلکہ انہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جو اپنے ہاتھ سے شہوت پوری کرتا ہے، یہ طریقہ غیر فطری گناہ کا باعث ہے، وہیں جسمانی صحت کے لئے بھی نقصاندہ ہے۔ عام حالات میں تسکین شہوت کے لئے خود لذتی کا ارتکاب بہرحال حرام اور ناجائز ہے، بیویوں سے دوری یا غیر شادی شدہ نوجوان شہوت پر کنٹرول کرنے کے لئے کثرت سے روزے رکھنے چاہئیں۔

○○

مشت زنی کرنے والا ملعون ہے

علامہ آلوسی تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں کہ مشائخ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے کہ ہاتھ سے زنا کرنے والا ملعون ہے۔ اللہ اس کو عذاب دے گا جو اپنی شرمگاہوں کو غیر فطری طریقے سے استعمال کریں (یعنی مشت زنی ،جلق وغیرہ) حدیث میں ہے کہ ایک قوم محشر میں آئے گی ان کے ہاتھ حاملہ ہوں گے، میرا گمان یہ ہے کہ وہ منی نکالنے والے ہیں اپنے ہاتھوں سے ،علامہ شامیؒ فتاوی شامی میں لکھا ہے کہ یہ وہی لوگ ہوں گے جو اپنے ہاتھ کو شرمگاہ سے رگڑ کر منی نکالنے ولے ہوں گے ۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند۔جلد ۲)ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات قسم کے لوگ ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ رحمت سے نہ دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا، ان کو جہنم میں جانے والوں کے ساتھ جہنم میں داخل کرے گا۔

۱۔ہاتھ سے زنا کرنے والا (یعنی مشت زنی کرنے والا)

۲۔بدفعلی کرنے والا۔

۳۔بدفعلی کروانے والا۔

۴۔نشہ باز،شراب کا عادی۔

۵۔اپنے ماں باپ کو مارنے پیٹنے والا، یہاں تک کہ وہ چیخ و پکار کرنے لگیں۔

۶۔اپنے پڑوسیوں کو ایذا پہنچے والا یہاں تک کہ وہ ان پر لعنت بھیجنے لگیں۔

۷۔اپنی پڑوسن سے بدکاری کرنے والا۔

○○

مشت زنی کے نقصانات

مشت زنی کا پہلا اور سب سے بڑا نقصان گناہ کبیرہ میں مبتلا ہوکر جہنم کا ایندھن بننا ہے اور ہر بری عادت جسم میں بے اثرات پیدا کر کے مختلف بیماریاں پیدا ہونے کا ذریعہ بنتی ہے۔ انسان شادی کے قابل نہیں رہتا، شادی سے دور بھاگتا ہے یا پھر شادی کے بعد از دو جی زندگی کے قابل نہیں رہتا ۔ سرعت انزال کی شکایت ہوجاتی ہے، جسم ودل و دماغ تباہ ہوجاتے ہیں، چہرہ کی رونق ختم ہوجاتی ہے ،قوت برداشت کی کمی ،جسم نحیف ولاغر، حافظہ کمزور اور خیالات متوحش ہوجاتے ہیں، گال پچک جاتے ہیں، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں ایسے مریض کو سر درد، پیٹ میں مروڑ، چھاتی میں درد کی شکایت کرتے ہیں۔ ایسے مریضوں کی زندگی تلخ ہوجاتی ہے، وزن کم ہوتے ہوئے ہڈیوں کا ڈھانچہ نظر آتا ہے، جوانی میں بڑھاپے کی سی حالت ہوجاتی ہے، جسم میں خون کی کمی ، اٹھتے بیٹھتے آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے، ہاضمہ کمزور، قبض کی بیماری ہوجاتی ہے، غصہ بڑھ جاتا ہے، نوجوان نسیان کا مریض بن جاتا ہے۔

یہ عادت جب ایک مرتبہ کسی کو لگ جائے تو آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑتی وہ شخص بار بار اس فعل کا رتکاب کرتے رہتا ہے، علماء اور ائمہ کے نزدیک گناہ کبیرہ اور حرام ہے۔ اس فعل بد کرنے والے کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنتی اور جہنمی فرمایا ہے الا یہ کہ مخلوق اپنے فعل پر شرمندہ اور نادم ہوکر توبہ کرے (ماخوذ۔ بے داغ جوانی)

جو لوگ مسلسل مشت زنی میں مبتلا رہتے ہیں ان میں خود اعتمادی کی کمی اور وہ خود کو کم تر محسوس کرتے ہیں وہ ہر کام میں تذبذب کا شکار ہوتے ہیں وہ ہر وقت اپنا راز کھل جانے کے

خوف میں مبتلا رہتے ہیں ایسے لوگ اپنی بیوی سے نظریں چراتے ہیں اور دوری بنائے رکھتے ہیں، دماغی صحت بھی متاثر ہوتی ہے جنسی خواہش کے لیے تنہائی پسند بن جانا، رشتہ داروں سے نظر نہ ملانا یا نشہ کا سہارا لینا جیسی کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں، وہ اپنے جنس کے تئیں تذبذب کا شکار ہوجاتے ہیں اور وہ سوچتے ہیں کہ ہم اپنے مخالف جنس کے ساتھ تعلق استوار کرنے کے بجائے یکساں جنس کے ساتھ بہتر ایڈ جسٹ ہوسکتے ہیں۔ یعنی وہ انتہائی کمزور سہاروں پر زندگی گزرنے کو ترجیح دیتے ہیں اور ساری زندگی کے لیے ناکارہ بن جاتے ہیں۔ حکماء منی کو جوہر حیات کہتے ہیں جو نوجوان اس قیمتی جوہر کو غیر فطری طریقے سے ضائع کرتے ہیں اور جنھیں عنفوان شباب میں ہی مشت زنی کی لت پڑ جاتی ہے وہ شادی کے بعد بھی بیوی کے قابل نہیں رہتے، یہ عمل ناجائز ہونے کے باوجود اگر کبھی شہوت کا غلبہ ہو کہ زنا میں مبتلا ہوجانے کا ڈر ہو اگر کوئی زنا کی بدکاری سے بچنے کے لئے مشت زنی کا ارتکاب کرلے تو ایسے شخص کے بارے میں بعض فقہاء سے منقول ہے کہ ہوسکتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ اور عذاب نہ ہو اس ضابطہ کی بناء پر کہ جب کوئی شخص دو نقصان میں سے کسی ایک نقصان کو اختیار کرنے پر مجبور ہوجائے تو عقل مندی یہی ہے کہ ہلکے نقصان کو اختیار کرے ظاہر ہے مشت زنی، زنا اور لواطت سے بہر حال کمتر ہے۔

○○

عورتوں میں خود لذتی

آج معاشرہ میں جنسی بے راہ روی کی مختلف شکلیں رائج ہیں ان میں سے ایک خودلذتی بھی ہے ۔مردوں کی طرح مستورات بھی جلق،انگشت زنی سے خود لذتی کا شکار ہوجاتی ہیں یعنی عورت اپنی انگلی کے ذریعہ یا دوسرے طریقوں سے جنسی تسکین کے حصول کی کوشش کرے،ان سب کا وہی حکم ہے جومردوں کی مشت زنی کا ہے۔اس طرح شہوت پوری کرنا حرام اورنا جائز ہے۔قرآن کریم میں جائزصحبت کے علاوہ جوکوئی اورراستہ تلاش کرے انہیں حد سے زیادہ بڑھنے والا کہا گیا ہے ۔''فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ (المومنون :۷) جوبیوی اور باندی کے سوا اور کچھ چاہیں وہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ یہ طریقہ جہاں غیر فطری اور گناہ کا باعث ہے وہیں جسمانی صحت کے لیے بھی سخت نقصان دہ ہے۔

حکماء کا کہنا ہے کہ خودلذتی کی شکار ہونے والی خواتین،ڈپریشن،نفسیاتی امراض کے شکار ہونے کے ساتھ ساتھ ماہواری کی خرابی،دل کی دھڑکن،رعشہ،مرگی،اعصابی کمزوری، لیکوریا وبانجھ پن کا خطرہ لاحق ہوجاتا ہے۔ وحشت گھبراہٹ ،مایوسی ،چڑچڑاپن ،بوریت ،ڈراونے خواب،شوگر،اعصابی کمزوری جیسے خوفناک امراض کا شکار ہوجاتے ہیں۔

○○

سحاق

مردوں کا مرد سے شہوت پوری کرنا، لواطت اور عورتوں کا عورتوں سے شہوت پورا کرنا سحاق کہلاتا ہے۔ جب دو عورتیں ایک دوسرے کے ساتھ ملاپ کر کے اپنی شہوت پوری کریں تو اسے سحاق کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب عورت عورت کے پاس آئے تو وہ دونوں زنا کرنے والیاں ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ عورت کا عورت سے گناہ کرنا ان کا آپس میں زنا ہے (در منشور) عورت کا عورت سے بدفعلی کرنا ویسے ہی گناہ ہے جیسا کہ مرد کا مرد سے بدفعلی کرنا گناہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عورتیں عورتوں کے ذریعہ اور مرد مردوں کے ذریعہ شہوتوں کو پورا کریں گے (شعب الایمان)

اسی کے پیش نظر احتیاط کے طور پر دو مردوں کا ایک بستر پر لیٹنا منع کیا گیا اسی طرح دو عورتوں کا ایک بستر میں لیٹنے سے منع کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی مرد دوسرے مرد کے ستر کو نہ دیکھیں نہ ہی عورت دوسری عورت کے مقام ستر کو دیکھیں اور نہ ہی کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں سوئے اور نہ ہی کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک بستر میں سو جائے (مسلم) گویا شریعت نے حرام شہوت رانی کی تمام صورتیں جیسے زنا بدکاری، عورت کی عورت کے ساتھ مرد کی مرد کے ساتھ شہوت رانی، ہم جنس پرستی کو حرام قرار دیا۔ دین اسلام حیا اور پاک دامنی کی زندگی کو پسند کرتا ہے۔ بے حیائی اور فحاشی سے منع کرتا ہے، اسلام نے مرد و زن کے باہمی اختلاط کے حدود قائم کیے ہیں ''تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا'' (بقرہ۔ ۱۸۷) یہ اللہ کی حدیں ہیں پس ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ لہٰذا لڑکی کا لڑکی کو چوم چاٹ کر شہوت کو تسکین پہنچانا یا لڑکی کا کسی بھی کھلونے سے اپنی شہوت پوری کرنا حرام ہے۔

ہم جنس پرستی

اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر جنسی ضرورت کا بھی ایک داعیہ رکھا ہے اس کا ایک اہم مقصد توالد وتناسل ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کی شکل میں پیدا فرمایا ہے اور ان دونوں کے اندر جنسی صلاحیتوں کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھی ہے۔ اگر مرد، مرد سے اور عورت، عورت سے اپنی شہوت پوری کرلے تو یہ فطرت کے خلاف ہے۔ چند سال پہلے تک ہم جنس پرستی کو نہایت ہی بری نظر سے دیکھا جاتا تھا مگر آج کے ماحول میں اگر کوئی ہم جنس پرستی کو برا کہے تو اس شخص کو انتہائی برا سمجھا جاتا ہے۔ آج کا یہ حیاسوز معاشرہ انسان ہونے کے باوجود اپنے آپ کو رذیل جانوروں کی صف میں کھڑا کر چکا ہے۔

ہم جنس پرستی وہ منحوس اور بدترین جرم ہے جس کا دنیا میں سب سے پہلے قوم لوط نے ارتکاب کیا جس کی وجہ سے اس قوم پر ایسا بھیانک عذاب آیا جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ان کی بستیوں کو الٹ کر انہیں پتھروں سے سنگسار کیا گیا۔ اس منحوس عمل کی شریعت میں سخت مذمت وارد ہوئی ہے۔ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے ان بدترین چیزوں میں جن کا مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب دو مرد ایسا کام کریں تو دونوں کو قتل کر دیا جائے۔ حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایسے شخص کی سزا کے بارے میں فرمایا کہ اسے شہر کی سب سے اونچی عمارت سے گرا کر پتھروں سے سنگسار کر دیا جائے۔ (شعب الایمان۔ ۴۔ ۳۵۷)

ہم جنس پرستی کی وبا پھیلتی جارہی ہے۔ جنسی تعلیم کو قانونی شکل دے کر عام کیا جارہا ہے، فحش تعلیم نونہالوں اور نوجوانوں کو شہوت زدہ کر رہی ہے۔ امریکہ، یوروپ میں ہم جنس

پرستی یا اپنی جنس خود منتخب کرنے کی آزادی کو فروغ دیا جارہا ہے۔امریکہ نے تصدیق کی ہے کہ دنیا کے تمام ممالک کو بڑی طاقتوں کے ساتھ اپنے تعلقات قائم کرنے کیلئے ہم جنس پرستی (عورت،عورت یا مرد،مرد) کو قبول کرنا ہوگا۔اس وقت تقریباً ۳۴ ملکوں میں ہم جنس شادی قانونی ہے۔جرمنی نے بھی اس قانون پر دستخط کیے ہیں جس میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ بھائی اور بہن کی شادی ،ماں اور بیٹا، باپ اور بیٹی شادی کر سکتے ہیں۔میامی شہر کو اب عوام میں سیکس خریدنے کا شہر قرار دیا گیا۔اسکا مطلب ہے کہ راستے میں چرچ، مسجد، بازار اور فٹبال کے میدان اگر آپ کو سیکس کی ضرورت ہو تو آپ کسی بھی وقت بغیر کسی پریشانی لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی بتلائی کہ زنا عام ہو جائے گا۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک ایسا نہ ہو جائے کہ لوگ سرراہ گدھوں کی طرح ایک دوسرے سے شہوت رانی کریں گے۔امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ گدھوں کی طرح مرد عورتوں سے زنا کریں گے نہ انہیں کوئی شرم آئے گی اور نہ کچھ پرواہ ہوگی۔(شرح نووی)

کینیڈا نے جانوروں کے ساتھ جنسی تعلقات کی اجازت دی ہے۔اسپین میں فحش فلمیں، اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں دکھانے کی اجازت ہے ، نابالغوں کو جسم فروشی کی اجازت دی گئی ہے۔کوئی بھی ۱۰ سالہ لڑکی جنسی لذت کا تجربہ کر سکتی ہے۔جنسی بے راہ روی آج پوری دنیا کو تباہ کر رہی ہے۔اگر مرد وعورت اپنی مرضی سے ملتے ہیں تو دنیا کے بیشتر ملکوں میں اسے قابل جرم تصور نہیں کیا جاتا ،یہی وجہ ہے کہ مغرب میں ان گنت غیر شادی شدہ جوڑے ایک ساتھ زندگی گزار رہے ہیں، ان سے بچے بھی ہو رہے ہیں، حکومتیں اور عدالتیں ایسے جوڑوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں جو شادی کے بندھن میں بندھے بغیر اپنی مرضی سے ایک چھت کے نیچے زندگی گزار رہے ہیں، گویا وہ عمل زنا کی تعریف میں نہیں آتا یہ

ایک بہت بڑا شیطانی خطرناک راستہ ہے جس سے انسان شہوتوں اور لذتوں کے شر میں پھنس رہا ہے۔ خواہش نفس کی آگ انسان کو برباد کر رہی ہے۔

اسلام مرد وعورت دونوں کو غیر فطری تعلقات سے بچنے کا حکم دیتا ہے اور نکاح کو جنسی زیادتی کے روک تھام کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ آخر زمانے میں مرد، مردوں سے شادی کرینگے اور عورتیں عورتوں سے شادیاں کریں گی۔ یہ لعنت بڑھ رہی ہے، یہ بڑا خطرناک مرض ہے، یہ ایسی علت ہے اگر یہ ایک دفعہ لگ جائے تو پھر اس کے بعد صرف اسی چیز میں سرور حاصل ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب کوئی شخص یہ عمل کرتا ہے تو ذات باری تعالیٰ کا عرش عظیم تھرانے لگتا ہے۔ ہم جنس پرستی کا مرض یوروپ اور امریکہ میں اتنا پھیلا کہ انہیں قانون بنانا پڑا کہ یہ کام جائز ہے اگر مرد، مرد سے شادی کرے تو جائز ہے کوئی حرج نہیں، عورت سے عورت شادی کرلے جائز ہے کوئی حرج نہیں، وہاں عورت اپنی رضامندی سے جنسی تعلق قائم کر لیتی ہے۔

دنیا کے کئی ملکوں میں یہ پیشہ کے طور پر بھی رائج ہے۔ وہاں بیوی، شوہر کی ملکیت نہیں ہے اسے دوسرے سے بھی جنسی تعلق قائم کرنے کا اختیار ہے۔ البتہ اگر شوہر کو اعتراض ہو تو وہ طلاق کیلئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ عورت کے جسم پر صرف اسی کا حق ہے وہ شوہر کی جاگیر نہیں ہے۔ عدالت نے بھی میاں بیوی کے بے لگام جنسی تعلقات کو قانونی جواز کر دیا ہے۔ بیوی کی مرضی کے بغیر شوہر کا جنسی تعلق قائم کرنا زنا کے زمرے میں آتا ہے۔ ۲۱ سال سے کم عمر لڑکے اور لڑکیوں کے نکاح پر سزا دی جاسکتی ہے لیکن لیوان ریلیشن شپ چاہے وہ کم عمری میں ہی ہو اس کی اجازت ہے۔ اس طرح مغرب میں بن باپ کے بچوں کی باڑھ سی آئی ہوئی ہے۔ باپ کا پتہ نہ ہونے سے سرکاری کاغذات میں ماں کا نام درج کیا جا رہا ہے۔ اس کی شروعات یہاں بھی ہوگئی ہے، مستقبل میں ایسے بچوں کی ذمہ داری لینے کو کوئی تیار نہیں ہوگا، ایسے بچے آوارہ اور اوباش بن کر سارے سماج کیلئے پریشان کن مسائل پیدا کر دینگے۔

جنسی بے راہ روی سے بچنے کی تدابیر ومشورے

اپنے نفس کی شہوتوں کو لگام دینے کی ایک تدبیر نیک بندوں کی صحبت اختیار کیجئے۔ اسلئے کہ صحبت اور ماحول انسان پر بہت جلد اثر کرتے ہیں، تنہائی سے گریز کیا جائے کیونکہ تنہائی اور خلوت میں رہنا بھی مختلف جرائم کا باعث ہوسکتا ہے۔عموماً یہی دیکھا گیا کہ جو نوجوان بیکار رہتے ہیں وہ مشت زنی اور بدفعلی جیسے خطرناک گناہوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ حتیٰ الامکان تنہائی سے بچنے کی کوشش کریں۔صبر کیساتھ نماز کا اہتمام کریں کہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے خالی نہ رہیں خود کو مصروف رکھیں جوانی ،دولت اور فارغ البالی یہ تینوں تباہی اور بگاڑ کا ذریعہ ہیں، ہر وقت یہ استحضار رہے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

قبرستان جانے کی عادت ڈالیں ،موت اور عذاب الٰہی کا استحضار کریں، گانا، میوزک سننے سے بچیں کیونکہ یہ شہوت اور حرام کاری پر ابھارتا ہے۔خود کو فحش مجلس، برے دوست اور برہنہ تصاویر دیکھنے سے بچیں۔فحش مذاق، گندے ویڈیوز دیکھنے سے پرہیز کریں، اسمارٹ فون کا استعمال کم کریں، اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، بدنیتی سے کسی عورت کی طرف دیکھنا یا ہاتھ وغیرہ سے چھونا، شہوت انگیز باتیں کرنا یا ایسے اشارات وکنایات جس سے افکار گندے ہوجاتے ہیں مکمل طور پر پرہیز کیا جائے۔مریض کی عیادت اور جنازے میں شرکت موت کی حقیقت سے روبرو کرتی ہے یہ ہمیں یاد دلاتی ہے کہ دنیا کی تمام رنگینیاں اور لذتیں عارضی ہیں اور آخرکار ہمیں اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔ جنازے کی نماز اور قبرستان کا منظر دل کو نرم کردیتا ہے اور ہمیں آخرت کیلئے فکرمند کرتا ہے اس طرح یہ اعمال ہمارے دل میں خوفِ خدا اور گناہوں سے بچنے اور نیکی کی طرف مائل کرتے ہیں۔اگر انسان یہ عہد کرلے کہ مجھے جنسی بے راہ روی سے بچنا ہے تو مندرجہ بالا تدبیریں اختیار کرنا اس کیلئے آسان ہوجائیگا۔

کبیرہ گناہ

کبیرہ گناہ اسے کہتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتاب وسنت میں منع کیا ہو۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے گناہ کبیرہ کی یوں تعریف کی ہے کہ گناہ کبیرہ ہراس گناہ کو کہتے ہیں جس کے مرتکب کے لیے ایمان کی نفی کی گئی ہو یا ملعون وغیرہ جیسے الفاظ استعمال کیے گئے ہوں۔ حضرت ابوصالحؒ، حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہر وہ گناہ کبیرہ ہے جس پر شریعت نے کوئی حد مقرر کی ہو حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں ہر وہ گناہ کبیرہ گناہ ہے جس پر جہنم کی وعید ہے۔

گناہ کبیرہ کے تعین کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض لوگ کبیرہ گناہ صرف ان سات چیزوں کو سمجھتے ہیں جن کا بیان سات کبیرہ گناہ والی حدیث میں آیا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا وہ ستر تک ہیں اوران میں سے زیادہ قریب وہ سات ہیں جس کا حدیث میں ذکر کیا گیا ہے۔ امام شمس الدین زہبیؒ نے اپنی مشہور کتاب ''الکبائر،، میں گناہ کبیرہ کا جو اعداد وشمار پیش کیا ہے اس کی تعداد ستر یا اس سے زائد تک پہنچ گئی ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں (۱) شرک کرنا (۲) قتل کرنا (۳) زنا، عورت سے بدفعلی کرنا (فاعلی اور مفعول دونوں) (۴) لواطت، لڑکے سے بدفعلی کرنا (۵) مشت زنی، ہاتھ سے زنا کرنے والا (۶) لوگوں کے سامنے ستر کھولنا (۷) حیض کی حالت میں جماع کرنا (۸) کسی جانور، گائے بکری وغیرہ سے جماع کرنا (۹) بے ریش لڑکی کی طرف شہوت سے دیکھنا (۱۰) عورت کی دبر میں جماع کرنا (۱۱) پاک دامن عورتوں پر بہتان لگانا وغیرہ یہ سب کبیرہ گناہ کے زمرے میں آتے ہیں۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ معصیتیں کفر تک ٹھیک اس طرح پہنچادیتی ہیں جس طرح بوس

وکنار سے جماع کی اور بدنظری سے شہوت کی آرزو جنم لیتی ہے یوں تو سارے معاصی اور گناہ قابل مذمت اور باعث عذاب ہیں مگر کبیرہ گناہ تو اس لائق ہیں کہ ان سے بچنے کی ہمہ وقت کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے'' وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ''(سورہ شوریٰ: ۴۲) اور وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب غصہ آجائے تو معاف کردیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعہ کبیرہ گناہوں سے بچنے والوں کو جنت میں داخل کرنے کی ضمانت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے'' إِن تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا ''(سورہ نساء:۳۱)

اگر تم ان بڑے گناہوں سے جو تمہیں منع کیے گئے ہیں بچتے رہو تو ہم تم سے تمہاری چھوٹی برائیاں دور کردیں گے اور تمہیں ایک عزت کی جگہ داخل کردیں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو شخص گناہ کبیرہ سے اجتناب کرے گا تو وہ اس کو اپنی مرضی اور فضل وکرم سے جنت میں داخل کرے گا کیونکہ صغیرہ گناہ پنج وقتہ نمازوں اور نماز جمعہ اور رمضان کے روزوں کی پابندی کی وجہ سے معاف کردیئے جاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

○○

گناہ اور اس کے مضر اثرات

گناہ زہر کی طرح خطرناک ہوتے ہیں۔ اللہ والوں نے لکھا ہے کہ انسان گناہوں کی وجہ سے مناجات کی لذت سے محروم ہوجاتا ہے اور گناہوں سے نفرت ایمان کی سلامتی کی دلیل ہے۔ یاد رکھیں کہ اگر ہم گناہ کریں گے تو گناہوں کے مضر اثرات سے نہیں بچ سکیں گے ۔گناہ ہو اور اس کے برے اثرات نہ ہو یہ کیسے ممکن ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''مَن يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ ''، (النساء۔ ۱۲۳) جس نے بھی برائی کی اسکی سزا ملیگی ۔گناہ کا ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ اس سے دل کالا ہوجاتا ہے۔

ایسا بندہ اللہ کی نظر میں ذلیل وخوار ہوجاتا ہے اور دنیا میں ندامت اور شرمندگی کا باعث ہے، جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ مخلوق کے دلوں کو اس سے پھیر دیتے ہیں۔ عزت کے بجائے ذلت ملتی ہے، امام ابن جوزیؒ نے ''ذم الهوىٰ'' میں نقل کیا ہے کہ جب بندہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے تو لوگوں میں سے اس کی تعریف کرنے والے خود اس کی برائی کرنے والے بن جاتے ہیں۔ علامہ ابن قیمؒ نے لکھا نگاہ کا ایک نقصان یہ ہے کہ اس سے سوءِ خاتمہ کا اندیشہ لگا رہتا ہے۔بعض گناہ تو انسان کو کفر سے قریب کر دیتے ہیں۔ اللہ کی اطاعت سے دوری ،توبہ واستغفار سے دوری ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرشتوں کی دعا سے محرومی ،گناہ کے سبب بندے کا اپنے رب کے ہاں حقیر ہوجانا، گناہوں سے عمر کا کم ہوجانا ،مختلف بیماریوں کا شکار ہوجانا، گناہ انسان کا زبردست دشمن ہے ۔ یہ انسانی عقل پر اثر انداز ہوکر دل کا مریض بنا دیتا ہے جس سے نور بصیرت بجھ جاتا ہے۔ارتکاب گناہ پر شرعی سزائیں مقرر ہیں جیسے ہاتھ کاٹنا،کوڑے گانا، رجم کرنا وغیرہ۔اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔

گناہوں سے بچنے کا واحد راستہ

انسان کی نفس پرستی، زن پرستی، شہوت پرستی کے نتیجے میں خوف خدا دلوں سے نکلتا جارہا ہے۔ایمان کے بعد خوف خدا اور فکر آخرت گناہوں سے بچنے میں سب سے اہم رول ادا کرتی ہے۔ایک حدیث میں فرمایا گیا جب اللہ کے خوف سے کسی بندہ کے جسم کا رونگٹا کھڑا ہوجاتا ہے تو اس وقت اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے پرانے بوسیدہ درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔موت، قبر و برزخ کی وحشت و ہولناکی اور تنہائی کو یاد رکھئے کہ اس دنیا سے رخصت ہونا ہے، فنا ہونا ہے۔احادیث میں موت کو ''ھاذم اللذٰت'' یعنی لذتوں کو ختم کرنے والی کہا گیا ہے اور اسے بکثرت یاد کرنے کی تلقین فرمائی گئی (ترمذی) موت کسی پر رحم نہیں کرتی، جوانوں کی جوانی صحت مندوں کی صحت وتندرستی کوئی بھی چیز موت کی راہ میں حائل نہیں ہوتی ''کل نفس ذائقة الموت'' ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔زندگی ایک بے سہارا تنکے یا پانی کے بلبلے کی طرح ناپائیدار ہوتی ہے۔

باقی رہنے والی چیز آخرت اور فنا ہونے والی چیز دنیا ہے اور آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے۔ احادیث میں آیا ہے کہ دنیا آخرت کے مقابلہ میں اللہ کی نگاہ میں مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتی اسی لیے احادیث وآیات قرآنیہ میں دنیوی آرائشوں سے اور اس میں انہماک سے شدت سے منع کیا گیا اور کہا گیا کہ باقی رہنے والی چیز کو فنا ہونے والی چیز پر ترجیح دے۔ترک گناہ کے لیے ایک انتہائی موثر ذریعہ موت اور احوال برزخ وآخرت کا دھیان ہے۔ ہماری یہ خوبصورتی، ہمارا جمال وحسن، جوانی کا نشہ، دولت کا گھمنڈ ہماری قابلیت کے چرچے سب ایک دن ختم ہونے والے ہیں۔گناہوں سے بچنے کا سب سے بڑا

سبب خوف وخشیت ہے۔ اگر بندہ کو دنیا وآخرت میں اللہ تعالیٰ کی پکڑ ومواخذہ کا خوف آجائے تو اس کو گناہ چھوڑنا آسان ہوجاتا ہے اسی لیے قرآن مجید میں فرمایا گیا ’’وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ○ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ (النازعات) جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کھایا اور خواہش نفس سے رک گیا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ آیات ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جو گناہ کے وقت اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کے خوف سے گناہ سے باز رہے۔(قرطبی)

میرے عزیز نوجونوں شیطان اور نفس ہمارے دشمن ہیں۔ یہ ہم سے گناہ اور نافرمانی کروا کر اللہ سے دور کرنا چاہتے ہیں۔ دنیا کی ہر چیز زوال پذیر ہے، نہ جوانی رہے گی نہ ہی یہ صحت ہمیشہ رہے گی، ایک دن خالی ہاتھ دنیا سے چلے جائیں گے۔ ہر چیز فنا اور ختم ہوجائے گی ۔ایک اللہ کی ذات باقی رہے گی۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ○وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۔

اللہ کا خوف اور اس کی معیت کا استحضار ہو تو انسان کے گناہ کی طرف بڑھتے ہوئے قدم رک جاتے ہیں۔ اس حقیقت کو ذہن نشین کرے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اللہ کا ڈر اور خوف آدمی کو گناہ سے باز رکھتا ہے اسی کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کو اور ان کے ذریعہ پوری امت کو یہ وصیت فرمائی کہ جہاں کہیں بھی رہو اللہ سے ڈرتے رہو ظاہری امور میں بھی اور پوشیدہ معاملات میں بھی۔

○○

توبہ کی دعوت

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے کہ وہ اللہ کے احکام کے مطابق زندگی گزارے اور جب بندہ اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کو شریعت کی اصطلاح میں گناہ کہتے ہیں، گناہوں سے آلودہ کردار رکھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو توبہ کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا ''وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (سورہ نور: ۳۱)

اکثر لوگ گناہ کو گناہ نہیں سمجھتے یا اس کو چھوٹا سمجھ کر گزر جاتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گناہوں کو ہرگز چھوٹا مت سمجھو یہ جمع ہو کر انسان کو ہلاک کر دیتے ہیں (رواہ احمد) اہل اللہ کا کہنا ہے کہ صغیرہ گناہوں پر جری ہونے سے صغیرہ کبیرہ بن جاتا ہے اور توبہ استغفار کرنے سے کبیرہ بھی مٹ جاتا ہے۔ توبہ کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے کہ موت کا کوئی بھروسہ نہیں۔ جب بندے سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو قرآن کریم میں اس کی معافی کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔ ارشاد باری ہے۔ ''وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ '' اور اللہ کے آگے تم سب توبہ کرو اے ایمان والو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ '' (البقرہ: آیت ۲۲۲) بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور پاک وصاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توبہ کی علامت کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ندامت، ایک حدیث میں ہے کہ اللہ کے نزدیک توبہ کرنے والے نوجوانوں سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں ہے اور ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''الندمة توبة'' یعنی توبہ کے ارکان میں سب سے بڑا رکن ندامت ہے۔ لہٰذا انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی بدکرداری پر غور کرے کہ وہ کیسے برے اعمال میں گرفتار ہے۔ غرض گناہ کو چھوڑ دے اور آئندہ ایسے گناہ کے قریب نہ جانے کا پختہ ارادہ کرے۔ الغرض جب بندہ گناہوں کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنی بدکرداری پر افسوس کرتا ہے، بیحد رنج و ملال ہوتا ہے، اللہ کے عذاب وسزا کے خوف سے توبہ کرے، سچی توبہ کرنے والے پر گناہ کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا۔

ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ گناہ کو پورے طور پر چھوڑے بغیر توبہ واستغفار جھوٹوں کی توبہ ہے یعنی جن چیزوں سے توبہ کیا ہے ان کی طرف پھر نہ لوٹے اور جب تو گناہ کو یاد کرے تو پھر اس میں لذت محسوس نہ ہو تو یہی توبہ ہے۔ ابن آدم کو مرتے دم تک اللہ سے ڈرتے رہنا چاہئے کہ ایک دن سب کو اللہ کی طرف لوٹنا ہے۔ قرآن میں ہے کہ ''إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ'' (البقرہ: ۲۲۲) یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو بار بار توبہ کرتے ہیں۔ بڑے سے بڑا گناہ توبہ کرنے سے معاف ہو جاتا ہے بلکہ بعض دفعہ اللہ کی نوازش یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ گناہوں کو عمل صالح میں بدل دیتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے توبہ کر لیا وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ گناہوں کو چھوڑ دینا افضل ترین جہاد ہے۔ اسی لیے صحابہؓ جب حقیقی جہاد سے لوٹے تو انہیں بتایا گیا کہ ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹے ہیں۔ یعنی تیر بھالے کے مقابلہ میں گناہوں سے رکنا اور نفسانی خواہشات کا گلا گھوٹنا یہ اس جہاد سے بڑا جہاد ہے۔ ○○